سائنس اور قرآن

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

95 سائنسی تحقیقات کو آیت سے ثابت کیا ہے

اہل علم کے لئے لاجواب کتاب

ناشر

مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

mobile (0044)7459131157

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سائنس اور قرآن

نام مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

طباعت پہلی بار۔۔۔۔۔۔۔۔جون ۲۰۱۹ء

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

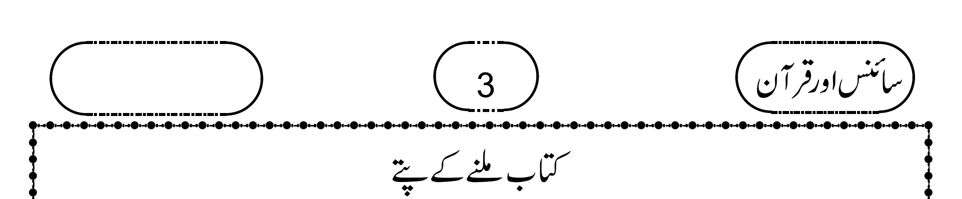
70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

E samiruddinqasmi@gmail.com

Mobile (00 44) 07459131157

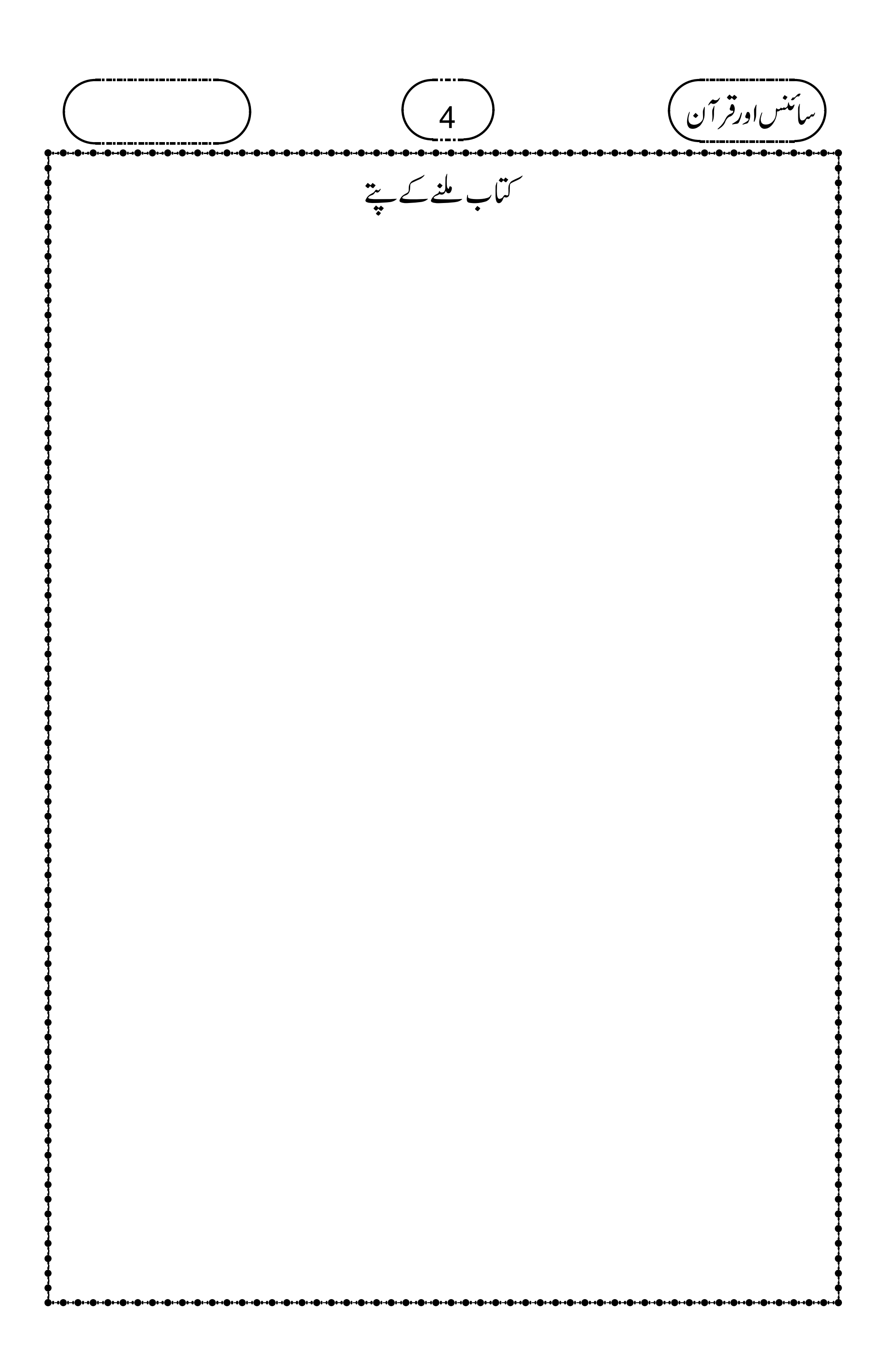
website samiruddinbooks.co.uk



کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ ثمیر مانچسٹر ،انگلینڈ

Mobil 0044 7459131157



کتاب ملنے کے پتے

اس کتاب کی خصوصیات

1	اس کتاب میں 95 سائنسی تحقیق ہیں، اور یہ تحقیقات بڑی بڑی ہیں، جنکو غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے
2	اس کتاب میں صرف آیتوں اور حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے
3	اس سے آیتوں کی تفسیر سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے
4	ان تحقیقات کو سامنے رکھ کر غیر مسلم کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ واقعی اللہ کی کتاب ہے
5	سائنسی تحقیقات کے اعتبار سے بہت معلوماتی کتاب ہے
6	کوشش کی گئی ہے کہ ہر ہر تحقیق کے لئے سائنسی فوٹو آجائے
7	اس کتاب میں 124 آیتیں ہیں، اور 14 حدیثیں ہیں
8	بہت آسان لکھی گئی ہے۔

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

۱۔۔اس کتاب کی خصوصیات	5
حضرت مولانا ثمیر الدین صاحب معقولات، اور منقولات دونوں کے ماہر ہیں	13
کتاب لکھنے کا مقصد	17
قرآن واقعی اللہ کی کتاب ہے اس لئے اس میں آج کی تحقیقات موجود ہیں	21
اگر سائنسی تحقیق آیت، یا حدیث کے خلاف ہو تو آیت اور حدیث ہی اصل ہیں	22
۲۔۔تاریخی حقائق	,
۱۔فرعون کی لاش آج بھی موجود ہے	23
۲۔اصحاب کہف کا غار آج بھی موجود ہے	27
۳۔قوم لوط	33
۴۔طوفان نوحؑ کی تصدیق ہوئی	36
۵۔قوم صالحؑ کی بستیاں لوگوں کو ملیں	40
۶۔حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے	45
۷۔حضرت مریمؑ کے محراب کی تصدیق ہوئی	48
۸۔جنات حضرت سلیمانؑ کے لئے مکان تعمیر کرتے تھے	50
۹۔سائنس کہتی ہے کہ معراج رسولؐ عین ممکن ہے	53
۱۰۔حضرت عمرؓ کی بات ساریہ کو واقعی پہنچی تھی	56

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

۳۔۔ڈاکٹری تحقیقات

,

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۔انسان کی پیدائش کے ۷ مراحل کو قرآن نے ذکر کیا تو حیران رہ گئے	59
۱۲۔اللہ انسان کو تین اندھیریوں میں پیدا کرتا ہے	71
۱۳۔بچے کے وجود سے پہلے کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے	73
۱۴۔اللہ انسان کو بہت ہی باریک کیڑے سے پیدا کرتا ہے	75
۱۵۔منی کئی پانیوں کا مجموعہ ہوتی ہے	77
۱۶۔ماہ واری کے وقت میں گندگی ہوتی ہے	80
۱۷۔ماہ واری ختم ہونے کے بعد ہم بستری کر ہی لیا کریں	84
۱۸۔جنابت کے بعد پورے جسم کو رگڑ کر دھونے کی حکمت	86
۱۹۔ایڈز کی نئی نئی بیماریاں	89
۲۰۔ایڈز کی بیماری زیادہ تر لواطت سے ہی ہوتی ہے	91
۲۱۔مذی کا پانی بھر جائے تو ایڈز کا خطرہ کم ہو جاتا ہے	96
۲۲۔فارغ ہونے کے بعد بیوی پر رکے رہیں	98
۲۳۔ہر جاندار کو اللہ نے پانی سے پیدا کیا ہے	100
۲۴۔اصل فیصلہ کرنے والا دل ہوتا ہے	101
۲۵۔موٹے جھوٹے کھانے کے فائدے	1o3
۲۶۔ختنہ کے فوائد	105
۲۷۔ہاتھ دھونے کے فوائد	108

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۲۸۔انسان کے لئے آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہے!	112
۲۹۔انسان کے لئے زبان کتنی بڑی نعمت ہے!	115
۳۰۔انسان کے لئے ہونٹ کتنی بڑی نعمت ہے!	118
۳۱۔شراب پینے سے 23 قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں	120
۳۲۔سور کا گوشت واقعی حرام ہونا چاہئے	124
۳۳۔مچھلی کھانے میں حکمت کیا ہے	128
۳۴۔ایک مرتبہ زنا کر لے تو زندگی بھر شوہر سے سچی محبت نہیں کر پاتی ہے	130
۳۵۔بوڑھاپے میں دماغ ختم ہو جاتا ہے	133
۳۶۔بچوں کو سات سال کی عمر میں پڑھائیں	135
۳۷۔ایک زمانے تک انسان کا کوئی اتا پتا نہیں تھا	137
۳۸۔پتھر کے اندر سے زندہ مینڈک نکلا تو لوگ حیران ہو گئے	138
۴۔۔جانور کی تحقیق	,
۳۹۔تھن میں دودھ عجیب انداز سے پیدا ہوتا ہے	140
۴۰۔اللہ نے شہد کو عجیب انداز میں پیدا کیا	144
۴۱۔سائنس نے تصدیق کی کہ اونٹ عجیب جانور ہے	150
۴۲۔ہر پھول، پھل میں جوڑا جوڑا پیدا کیا	152
۴۳۔ہرے پتوں کے بارے میں عجیب تحقیق،	156

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۵۔۔فضا کی تحقیق	,
۴۴۔قرآن نے بادل کے بارے میں 7 باتیں بیان کی ہیں	159
۴۵۔پانی کس طرح بارش بنتی ہے قرآن کی تفصیل	166
۴۶۔تم بارش کے پانی کو خزانہ کر کے نہیں رکھ سکتے	169
۴۷۔بلندی پر جانے سے سانس پھولنے لگتی ہے	170
۶۔۔زمین پر پہاڑ کی تحقیق	,
۴۸۔سائنس نے تصدیق کر دی کہ پہاڑ کھونٹے کی طرح گاڑا ہوا ہے	174
۴۹۔پہاڑ کے فائدے	179
۵۰۔قرآن نے کہا پہاڑ کو کھونٹے کی طرح گاڑا ہے	181
۵۱۔قرآن کریم اعلان کرتا ہے کہ پہاڑ دوڑ رہا ہے	183
۵۲۔دو دریا کے پانی خلط ملط نہیں ہوتے	184
۵۳۔گہرے سمندر میں تہ بتہ موجیں ہوتی ہیں	186
۷۔۔زمین کی بناوٹ کی تحقیق	,
۵۴۔قرآن کریم کا اعلان ہے کہ زمین اور آسمان کو زمانہ دراز میں پیدا کیا ہے	191
۵۵۔زمین کو رہائش کے قابل بنایا	195

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

۵۶۔زمین کے پھیلانے میں سائنسی تحقیق	197
۵۷۔زمین بنانے بعد اس کے چاروں طرف چھلکا بچھایا	200
۵۸۔قرآن کریم کہتا ہے، زمین اپنے مدار پر دوڑ رہی ہے	202
۵۹۔اللہ زمین کو سکیڑ رہے ہیں	207
۶۰۔زمین کا چھلکا بعد میں بنایا	209
۶۱۔زمین کے چھلکے کی وجہ سے زلزلہ نہیں آتا	211

۸۔۔آسمان کی تحقیق

۶۲۔آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو الگ الگ کیا	214
۶۳۔آسمان پہلے دھواں تھا	216
۶۴۔آسمان کو اتنا اونچا بنایا ہے کہ وہاں تک نگاہ پہنچنا مشکل ہے	218
۶۵۔ہم تم کو آسمان میں اور تمہاری ذات میں عجیب عجیب نشانیاں دکھلائیں گے	221
۶۶۔چاند اور سورج حساب سے گردش کر رہے ہیں	222
۶۷۔چاند کی روشنی اپنی نہیں ہے	226
۶۸۔چاند چلتے چلتے رکتا بھی ہے	228
۶۹۔چاند میں دو ٹکڑے ہیں	232
۷۰۔شہاب ثاقب زمین پر آکر گرتا ہے	235
۷۱۔سورج اور دیگر ستارے فضاؤں میں معلق گھوم رہے ہیں	239

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۷۲۔سورج،اورزمین اورچاندکس کوکہتے ہیں	242
۷۳۔سورج بھڑکتاہواچراغ ہے	244
۷۴۔ایک وقت آئے گاجب سورج ختم ہوجائے گا	247
۷۵۔قرآن کریم کااشارہ ہے کہ سورج بھی بے تحاشادوڑرہاہے	249
۷۶۔جتنے بھی کہکشاں ہیں یہ پہلے آسمان کے نیچے ہیں	252
۷۷۔ہرستارہ کاروٹ الگ الگ ہے	254
۹۔قیامت کے قریب کے واقعات	,
۷۸۔زمین کے اندرسے لاوے نکلیں گے	257
۷۹۔تین جگہ سے زمین دھنسے گی اورعدن سے آگ نکلے گی	259
۸۰۔قیامت کے قریب بے حساب زلزلے ہوں گے	263
۸۱۔قرآن نے کہا:سمندرکاپانی بہ پڑے گا	265
۸۲۔سائنس نے تصدیق کردی کہ سمندرکاپانی گرم ہوجائے گا	267
۸۳۔قیامت سے پہلے پہاڑچلائے جائیں گے	269
۸۴۔قیامت کے قریب ستارے جھڑجائیں گے	270

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۔ قیامت کے واقعات	,

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۸۵۔سائنس نے قیامت کی تصدیق کردی	272
۸۶۔قیامت میں ہاتھ پاؤں بولیں گے	275
۸۷۔اللہ پوروے کوجمع کریں گے	277
۸۸۔کھال کوتکلیف کااحساس زیادہ ہوتا ہے	280
۸۹۔ذرہ ذرہ قیامت میں حاضرکیا جائے گا	281
۹۰۔دنیا کی تمام چیزیں،اورتمام باتیں اللہ کی کتاب میں محفوظ ہیں	284
۹۱۔قیامت میں ہرچیز کاحساب ہوگا	287
۹۲۔قیامت میں تمام انسانوں کے اعمال وزن کئے جائیں گے	290
۹۳۔قیامت میں اپنے اپنے اعمال کودیکھیں گے	292
۹۴۔کائنات میں پھردھواں ہوگا	294
۹۵۔قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا	296
تمت بالخیر	298

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب
ایک فقیہ ہیں، ماہر فلکیات ہیں، اور تجربہ کار سائنس داں بھی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی دامت برکاتہم

ان ۵ پانچ میدانوں میں کام کئے ہیں، اور کمال کر دئے ہیں، میری ناقص رائے یہ ہے کہ اس قسم کے کام کی سخت ضرورت تھی، لیکن اب تک اس انداز کا کام کسی نے نہیں کیا تھا، کیونکہ یہ سارا کام کمپیوٹر کی مدد سے اور مکتبہ شاملہ کو تلاش کر کے کیا جاتا ہے، اور یہ عظیم کام حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب کے ہاتھ سے انجام پایا

[۱]۔۔فقہ۔۔فقہ میں ھدایہ کی شروحات بہت تھیں، لیکن ہر ہر مسئلے کے تین تین حدیثیں لکھی گئی ہو، اور پورا حوالہ دیا گیا ہے، پھر حدیث میں اس بات کا التزام کیا گیا ہو کہ صرف صحاح ستہ سے حدیث لائی جائے، یا پھر ان حضرات کے جو اساتذہ ہیں، یعنی مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، مسند احمد، سے ہی حوالہ لیا جائے، یہ التزام کسی شارح نے نہیں کی تھی، یہ التزام حضرت مولانا نے ہی کیا ہے

حضرت نے اگر دار قطنی، یا سنن بیہقی سے حوالہ لیا ہے، جو صحاح ستہ کے اساتذہ نہیں ہیں تو اس کی بھی کوشش کی ساتھ ہی مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، یا مسند احمد سے بھی حوالہ نقل کر دیا جائے تا کہ بات بالکل پکی ہو جائے

اس التزام میں حضرت کو کتنی محنت لگی ہو گی اہل علم ہی کو اس کا اندازہ ہو گا

ھدایہ کے علاوہ قدوری، اور نور الایضاح کی شرح بھی انہیں التزام کے ساتھ لکھی ہیں کہ ہر ہر مسئلے

کے لئے تین تین حدیثیں لائے ، اور ایک حنفی مکتب فکر کے طلباء کے اطمینان کے لئے کمال کی شرحیں لکھ دیں

[۲] ۔۔عقائد۔۔عقائد کا بھی بہت بڑا مسئلہ تھا، طلباء عقیدہ تلاش کرنے کے لئے پریشان ہوتے تھے، حضرت نے ۳۵۰ عقائد کی کتاب ثمرۃ العقائد، لکھی ، جتنے عقیدوں کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے حضرت نے تمام کو داخل کیا، اور اس میں بھی کمال یہ کیا کہ، ہر ہر عقیدے کے لئے دس دس آیتیں، اور دس دس حدیثیں لائے بلکہ ان سے بھی زیادہ لائے ، تاکہ طالب علم کو پورا اطمینان ہو جائے کہ جو عقیدہ لکھا گیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، کیونکہ اس کو دس دس آیتوں اور دس دس حدیثوں سے ثابت کیا گیا ہے اتنی آیتوں ، اور اتنی حدیثوں کو تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے، لیکن صحت خراب ہونے کے باوجود حضرت نے اس کام کو انجام دیا، اور سچ پوچھیں تو حق ادا کر دیا، میری ناقص نظر میں اس انداز کی کتاب اب تک میری نظر سے نہیں گزری ہے

[۳] ۔۔تقسیم وراثت ۔۔ وراثت کے لئے سراجی میں ہم لوگ پریشان ہوتے تھے، اس سے وراثت تقسیم کرنا ایک مشکل کام ہے کیونکہ اس میں پرانا حساب سیٹ کیا ہوا ہے، لیکن مولانا کی ذہانت، اور ان کی کاوش دیکھئے کہ اپنی کتاب ثمرۃ المیراث میں تمام حسابوں کو فیصد سے سیٹ کیا، اس کا فائدہ یہ ہے کلکیولیٹر سے صرف پانچ منٹ میں رد کا حساب حل ہو جاتا ہے، اسی طرح پانچ منٹ میں عول کا حساب حل ہو جاتا ہے، اور کمال کی بات یہ ہے کہ میت نے جو رقم چھوڑی ہے وہ بھی پانچ ہی منٹ میں تقسیم ہو جاتی ہے، اسی طرح مناسخہ کا حساب دس منٹ میں مکمل ہو جاتا ہے، اتنی آسانی کسی اور کتاب میں نہیں ہے جو مولانا کی کتاب میں ہے

، انہوں نے اس میں دوسرا کام یہ کیا کہ ہر ہر حصے کو ثابت کرنے کے لئے آیت ، یا حدیث لائے ہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ حصہ کس آیت یا کس حدیث سے ثابت ہے، یہ تمام کام حضرت نے عجیب انداز

میں کیئے ہیں جو میری نظر کسی اور کتاب میں نہیں ہے

[۴]۔۔۔ ثمیری کیلنڈر۔۔رویت کا مسئلہ پوری دنیا میں ایک اہم مسئلہ ہے، حضرت نے اس کے لئے کتنے وزیروں کے دروازے کھٹکھٹائے، اور وہاں سے ایسی دستاویز حاصل کی کہ بہت سو کے پاس وہ نہیں ہے

پھر اتنی مہارت حاصل کی کہ اس وقت کئی ملکوں کے لئے ثمیری کیلنڈر بناتے ہیں، اور پہلے سے فرما دیتے ہیں کہ فلاں ملک میں چاند کتنی ڈگری اونچا ہے، اور مطلع پر کتنا منٹ رہے گا، اور وہ نظر آئے گا یا نہیں آئے گا، اور دس سال سے میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت جیسا فرماتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے، اس میں فرق نہیں ہوتا، ہم میں سے اکثر علماء اس فن کو جانتے نہیں ہیں، لیکن حضرت نے اس میدان میں بھی نمایاں کام کیا ہے، جو برسوں تک یاد کیا جائے گا

[۵]۔۔سائنس اور قرآن۔۔۔اور اب یہ کتاب سائنس اور قرآن آپ کے سامنے ہے، میں نے پہلی مرتبہ دیکھا تو یقین نہیں آیا کہ یہ مولانا نے لکھی ہوگی، کیونکہ حضرت مولانا حدیث، اور فقہ کے ایک استاذ ہیں، انکو سائنس کی مہارت نہیں ہونی چاہئے، لیکن پوری کتاب دیکھنے کے بعد یقین کرنا پڑا کہ یہ کتاب حضرت ہی کی ہے

اس کتاب میں انہوں نے ۹۵ سائنسی تحقیق لائے ہیں، ہر تحقیق کے لئے آیت ضرور لائے ہیں، طلبا کو سمجھانے کے لئے کثرت کے ساتھ سائنسی فوٹو بھی لائے ہیں، ان فوٹو کا نتیجہ یہ ہے کہ آسانی سے سائنسی تحقیق سمجھ میں آجاتی ہے، اور یقین بھی ہو جاتا ہے کہ یہ تحقیق واقعی اصلی ہے

سائنس اور قرآن کے موضوع پر بہت ساری کتابیں ملتی ہیں، لیکن اتنے مضامین ان میں نہیں ہیں، اور ان کتابوں میں فوٹو تو ہے ہی نہیں

حضرت مولانا پہلے آیت لاتے ہیں، اس کا ترجمہ کرتے ہیں، پھر سائنسی تحقیق لاتے ہیں، پھر اس کو

سمجھانے کے لئے فوٹو لاتے ہیں، اور آخیر میں یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ تحقیق پہلے سے قرآن کریم میں تھی ، جس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کریم واقعی اللہ کی کتاب ہے ، تب ہی تو اتنی غامض تحقیق پہلے سے اس میں موجود ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم دہریوں کو بھی باور کرا سکتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ کی جانب سے ہے، غالبا حضرت مولانا نے اس نظریے سے بھی یہ کتاب لکھی ہے کہ غیر مسلموں کو ترغیب دی جائے کہ یہ کتاب اللہ کی ہے اس لئے اس پر ایمان لا کر اپنی آخرت بنالو

مجھے اس کا علم ہے کہ ان پیج پر فوٹو سیٹ کرنا اتنا آسان نہیں ہے، لیکن مولانا کو اتنی مہارت ہے کہ بہت خوبصورتی سے فوٹو سیٹ کرتے ہیں، اور اس کو پورا نمایا کرتے ہیں۔ یہ کام بہت محنت طلب ہے لیکن حضرت کو اس فن میں بھی اتنی مہارت ہے کہ بڑی حسن اسلوبی کے ساتھ فوٹو لگایا، اور تحقیق سمجھانے کے لئے ایک انوکھا کام کیا ہے

اللہ تعالی اس کتاب کو قبول فرمائے، اور اجر آخرت کا ذریعہ بنائے

ع این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

[مولانا] ساجد غفرلہ

۹ /۵/ ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب لکھنے کا مقصد

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

امابعد

ایک زمانے سے خیال تھا کہ اس وقت بہت سی سائنسی تحقیقات ہو چکی ہیں، اوران کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بات قرآن نے یا احادیث نے کہی ہے، جب سائنسی تحقیقات ہوئیں تو بالآخر وہی بات کہی جو اللہ نے چودہ سو سال پہلے کہی تھی، جس سے سائنس داں بھی یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ یہ کتاب واقعی اللہ کی ہے

دوسری مذہبی کتابوں میں ایسی باتیں بہت کم ہیں جو سائنس کے مطابق ہوں

تحقیق کے درمیان اس کا بھی پتہ چلا کہ دوسرے مذاہب کی کتابوں میں ایسی بات نہیں ہے جو آج کی سائنسی تحقیقات کے بالکل مطابق ہو، بلکہ بعض مرتبہ اس کے خلاف باتیں موجود ہیں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ کتاب انسان کی لکھی ہوئی ہے، یا وہ کتاب ہے تو اللہ کی لیکن اس میں تحریف ہو چکی ہے ،جس کی وجہ سے اس کی لکھی ہوئی بات آج کی سائنسی تحقیقات کے مطابق نہیں ہے

فلسفہ قدیم نے قرآن کی بہت سی آیتوں کا انکار کیا تھا

اس کا بھی اندازہ ہوا کہ پرانے زمانے میں فلسفی لوگوں نے جو نظریہ قائم کیا تھا وہ صحیح نہیں تھا، بلکہ سرسری طور پر کچھ چیزیں دیکھ کر ایک اندازہ لگایا، اور اس کو حتمی شکل دے دی، اور لوگوں نے یقین کر لیا کہ یہی اصل حقیقت ہے، پھر جب قرآن آیا اور اس کے خلاف تحقیق پیش کی تو لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا، اور اس زمانے میں کچھ لوگوں نے آیت کی تاویل کرنی شروع کر دی، لیکن آج کے زمانے میں جب سائنس نے اصلی تحقیق کی تو پرانی تحقیق کو چھوڑنی پڑی، اور قرآن کی اصلی تحقیق پر آنا پڑا

سائنسی تحقیق کی دو مثالیں

مثلا پچھلے زمانے میں فلسفہ نے یہ نظریہ پیش کیا کہ آسمان میں پھٹن، اور جٹن [خرق، والتیام] نہیں ہے، اور جب خرق والتیام نہیں ہے تو کوئی بھی آدمی آسمان کے اوپر نہیں جا سکتا، اس لئے حضور ﷺ کی معراج بھی نہیں ہوئی۔ لیکن آج ہوائی جہاز نے یہ ثابت کر دیا کہ آدمی آسمان میں جا سکتا ہے، اور بہت جلد واپس بھی آ سکتا ہے ،اس طرح سائنس نے اتنی ترقی کی قرآن کے اعلان کردہ معراج کو ثابت کر دیا، اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں، جو پچھلے زمانے میں نہیں تھیں، اور آج ثابت ہیں

اسی طرح حضرت عمرؓ نے ہزاروں میل دور سے حضرت ساریہؓ کو آواز دی، اور انہوں نے سن بھی لی ، اور اس پر عمل بھی کیا، اس پر فلسفہ والے لوگ اعتراض کرتے رہے کہ آواز اتنی دور سے کیسے سن سکتا ہے، اس لئے حضرت ساریہ والا واقعہ گویا کہ جھوٹ ہے، لیکن آج کے واٹس آپ نے ثابت کر دیا کہ ہزاروں میل دور کی آواز بھی سن سکتا ہے، اور وہاں سے تصویر اور تحریر بھی دو سکنڈ میں لا سکتا ہے، اس لئے حضرت ساریہ والا واقعہ بالکل صحیح ہے

میرے پاس سائنسی مواد کافی جمع تھا، کیونکہ اس سے پہلے بھی اس موضوع پر کام کیا تھا، اس لئے میں نے اللہ کا نام لیکر یہ تحقیقات جمع کر دی ہیں اور اہل علم کے لئے شائع کر رہا ہوں ، خاص طور پر وہ طلبہ جو تفسیر پڑھ رہے ہیں ان کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے، کہ وہ آیت کو پڑھتے وقت اس تحقیق کو بھی سامنے رکھیں تو آیتوں کے رموز کھلتے جائیں گے، اور آیتوں کی حقیقت سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی

اس کتاب کو لکھنے کی ترتیب

اس کتاب کو لکھنے کی ترتیب یہ رکھی ہے کہ، پہلے آیت لاتا ہوں، پھر اس کا ترجمہ لکھتا ہوں، پھر تھوڑا سا اس کا مطلب بتاتا ہوں اس کو لمبا نہیں کرتا تاکہ بلا وجہ بہت لمبی نہ ہو جائے

اس کے بعد سائنسی تحقیق پیش کرتا ہوں، اور سائنسی تحقیق کو آیت پر پورا منطبق کرتا ہوں، تاکہ بات پوری کھل جائے، اور اس کے بعد سائنسی تحقیق کا فوٹو لاتا ہوں، تاکہ فوٹو دیکھ کر بات سمجھ میں بھی آجائے، اور یقین بھی ہو جائے کہ یہ تحقیق بالکل صحیح ہے، اور قرآن کے مطابق ہے، یہ فوٹو اکثر انٹرنیٹ سے بنائے ہوئے ہیں، اصل چیز کی تصویر کم ہیں

اکثر تحقیق انٹرنیٹ سے لیا ہوں

اس کتاب میں اکثر تحقیق انٹرنیٹ سے لیا ہوں، اور کوشش یہ کرتا ہوں کہ آج کی نئ تحقیق طلبہ کے سامنے آجائے، پرانی تحقیق پیش نہیں کر رہا ہوں

یہ بات یاد رہے کہ سائنس کی بعض تحقیق حتمی نہیں ہے کچھ مثالیں، اور نمونے دیکھ کر قیاس لگایا گیا ہے، اس لئے اگر کوئی تحقیق قرآن اور حدیث کے خلاف ہو قرآن اور حدیث کی تحقیق اصل مانی جائے گی،

کیونکہ یہ اللہ کی بتائی ہوئی تحقیق ہے، اور سائنس کے بارے میں کہا جائے گا یہ تحقیق ابھی درمیان میں ہے، اپنے اصلی معیار پر نہیں پہنچی ہے

معذرت

یہاں قرآن کی آیت کا مسئلہ ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ بیان کرنے میں غلطی ہوگئی ہو تو میں تہ دل سے معافی مانگتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں اگر کسی صاحب کو غلطی کی اطلاع ہو تو مجھے ضرور خبر کریں، میں ان شاء اللہ اس کی اصلاح بھی کروں گا، اور خبر کرنے والے کا شکریہ بھی ادا کروں گا،

معافی کے ساتھ

اس کتاب میں بعض فوٹو ایسے ہیں جنکو میں نہیں دینا چاہتا تھا یہ مناسب نہیں ہیں، لیکن دیکھا کہ اس کے بغیر طلبہ کو سمجھانا آسان نہیں ہے، اس لئے مجبوری کے درجے میں اس کو دینا پڑا، اس لئے اہل علم سے معافی چاہتا ہوں۔۔ اسی طرح ایک ہی فوٹو کے کئی پہلو ہوتے ہیں اس لئے ہر ہر پہلو کو سمجھانے کے لئے ایک ہی فوٹو کو کئی مرتبہ لانا پڑا، اس لئے اس کا بھی معافی کا خواستگار ہوں

شکریہ

میں حضرت مولانا عبد الروف صاحب دامت برکاتہم، اور حضرت مولانا شعیب ڈیسائی صاحب شفیلڈ دامت برکاتہم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، کہ انہوں نے اس کتاب سے گہری دلچسپی لی اور ہمہ وقت ہمت افزائی بھی کرتے رہے، اللہ تعالی حضرت کو اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے، اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔۔ آمین یارب العالمین

احقر ثمیر الدین قاسمی، غفرلہ، مانچیسٹر، انگلینڈ

۲۸ / ۳ / ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن واقعی اللہ کی کتاب ہے

اس لئے اس میں آج کی تحقیقات موجود ہیں

قرآن کریم اس خدا کی کتاب ہے جس نے دونوں جہان کو بنایا، اور دنیا کی تمام چیزوں کو بنایا، اس لئے وہ جانتے ہیں کون سی چیز کیسی ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جس چیز کے بارے میں جو بات کہہ دی، پچھلے زمانے میں اس کی کتنی ہی مخالفت کی گئی ہو لیکن آج سائنسی دور میں جب پوری تحقیق ہوئی تو پتہ چلا کہ وہی بات صحیح ہے جس کو قرآن نے آج سے چودہ سو سال پہلے کہی تھی

آج کل جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں وہ تمام کے تمام قرآن کریم کے مطابق ہیں جس سے ہر آدمی کو یقین ہوتا ہے کہ واقعی یہ کتاب اللہ کی ہے، اور واقعی یہ حق اور سچی کتاب ہے

اس کتاب میں 91 سائنسی تحقیقات بیان کی جائے گی، اور یہ بتایا جائے گا کہ کون سی تحقیق کس کس آیت کے مطابق ہے، تاکہ آپ کا یقین پختہ ہو جائے، اور آپ اس کتاب کو اللہ کی کتاب سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں

اگر سائنسی تحقیق آیت، یا حدیث کے خلاف ہو تو آیت اور حدیث ہی اصل ہیں

اللہ ہی نے پوری کائنات کو پیدا کیا ہے، اس لئے وہ چیزوں کی حقیقت کو جانتے ہیں، اس لئے آیت میں جو کچھ موجود ہے وہی اصل ہے، اور اسی کو اصل مانا جائے گا

پچھلے زمانے میں فلسفہ قدیم نے آیتوں کے خلاف بہت سے نظریے پیش کئے، لیکن اآج سائنس کی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ وہ نظریہ غلط تھا، اور قرآن نے جو کہا تھا وہی اصل ہے، اس لئے سائنسی تحقیقات قرآن کے خلاف ہو تو قرآن کی پیش کی ہوئی تحقیق اصل ہوگی

اور سائنسی تحقیق کے بارے میں کہی جائے گی کہ یہ تحقیق ابھی آخری مرحلے پر نہیں پہنچی ہے، ابھی اور تحقیق کرنی باقی ہے، جب وہ آخری مرحلے پر پہنچے گی تو بالکل قرآن کے مطابق ہو جائے گی

یا یوں کہا جائے گا، قرآن نے ان الفاظ سے جو کچھ مراد لیا ہے، ہم اس کی حقیقت کو نہیں پہنچے ہیں اس لئے سائنسی تحقیق خلاف میں جا رہی ہے، قرآن کے الفاظ کی اصلی مفہوم معلوم ہوگا تو وہ سائنسی تحقیق کے مطابق ہوگا

میرا خود بھی تجربہ یہی ہے کہ قرآن جو کچھ کہتا ہے وہ اصل ہوتا ہے، اس لئے سائنسی تحقیق کو دیکھ کر قرآن کے مفہوم کو یا اس کی تحقیق کو بدلنے کی کوشش نہ کی جائے، بلکہ کوشش یہ جائے کہ سائنسی تحقیق کو قرآن کے مطابق کی جائے

اس کتاب میں یہی کیا گیا ہے کہ سائنسی تحقیق کو سامنے رکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن نے چودہ سو سال پہلے جو تحقیق پیش کی ہے، آج سائنس اسی کے مطابق اپنی ہزاروں تحقیق پیش کر رہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ قرآن واقعی اللہ کی کتاب ہے۔ ثمیر غفرلہ

ا۔فرعون کی لاش آج بھی موجود ہے

فرعون کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

۔فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً وَانَّ كَثِيْراً مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ (سورۃ یونس۱۰،آیت۹۲)

ترجمہ: اس لئے آج ہم تیرے صرف جسم کو بچائیں گے تا کہ تو اپنے بعد کے لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل بنے ہوئے ہیں

فرعون کون تھا،اور کہاں تھا

فرعون موسیٰؑ کا نام رمسیس ثانی تھا[pharoah ramesses 2]۔

یہ مصر کا بادشاہ تھا اور اپنی قوم کو یہ کہتا تھا کہ مجھے بڑا خدا کہو،اس نے خدائی کا دعوی کیا تھا ،ان کا زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام سے 1279 سال پہلے تھا،اس حساب سے آج اس کو مرے ہوئے 3298 سال ہو گئے ہیں

انہوں نے حضرت موسی علیہ السلام کی مخالفت کی تھی جس کی وجہ سے اللہ نے اس کو دریاء احمر میں غرق کر دیا تھا،اس نے موت کے وقت کلمہ پڑھا تو وہ ایمان اللہ کے یہاں قبول نہیں ہوا،لیکن اللہ تعالی نے فرمایا کہ تمہارا ایمان تو قبول نہیں کیونکہ عذاب کو اپنی نظروں سے دیکھنے کے بعد ایمان لایا ہے ،لیکن چلو تمہارے جسم کو میں محفوظ رکھتا ہوں تا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے تم عبرت کا نشان بن جاو

قرآن چونکہ اللہ کی کتاب ہے اس لئے اس نے جو وعدہ کیا وہ آج تک پورا کیا کہ اس فرعون کا جسم آج

تک محفوظ ہے،اور لوگوں کے لئے عبرت کا نشان ہے

اس لاش کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ابھی بھی بال محفوظ ہے۔اور گوشت، ہڈی،اور چمڑی بھی محفوظ ہے،اللہ نے جو وعدہ کیا تھا کہ تمہارے جسم کو محفوظ رکھوں گا،اللہ نے آج تک اس کو پورا کیا دریائے نیل کے قریب تبسہ کا مقام ہے،،وہاں ایک وادی ہے،valley of the king]،جس میں بادشاہوں کی قبریں ہیں،[محترم اوریت صاحب ان بادشاہوں کی قبروں سے فرعون کی لاش 1898ء میں نکال کر لائے تھے اور اس کو قاہرہ کے عجائب خانے میں لوگوں کو دیکھنے کے لئے رکھی گئی ہے تاکہ لوگوں کے عبرت کی نشانی بن جائے

سائنسی تحقیقات

اس لاش میں کمال کی بات یہ ہے کہ اور لاشوں کو ممی میں رکھتے ہیں،لیکن یہ لاش ممی میں نہیں ہے،ویسے ہی کھلی ہوئی ہے اور 3298 سال کے گزر جانے کے بعد بھی ویسی ہی محفوظ ہے،اور ابھی مصر میں قاہرہ کے عجائب خانے میں ہے،آج بھی لگتا ہے کہ ابھی کچھ سال پہلے انتقال کیا ہے

فرانس کے سائنس داں ڈاکٹر مورس بوکائلی نے 1975ء میں اس لاش پر تحقیق کی تھی،انہوں نے بتایا کہ یہ لاش پہلے نمکین پانی میں رہی ہے،اس پر نمک کا اثر ہے،پھر اس کو کسی نے دریا کے کنارے سے اٹھایا ہے،اور ایک زمانے تک ویسے ہی رہی ہے

آج کل کے سائنس دانوں نے جب تحقیق کی،اور یہ دیکھا کہ اس لاش کے اوپر نمک کے ذرات ہیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سمندر میں ڈوب کر مرا ہے تو سائنس داں حیران ہو گئے ،اور اس سے زیادہ حیران گی اس بات پر ہے کہ یہ لاش آج تک محفوظ ہے،اور زبان حال سے کہتی ہے کہ اللہ کا کلام بالکل سچ ہے،کہ انہوں نے کہا تھا۔فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْکَ بِبَدْنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰيَةَ (سورۃ یونس

۱۰۔آیت ۹۲) کہ آج ہم تمہارے جسم کو محفوظ رکھیں گے، تا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے آپ نشان عبرت بن جائیں





یہ فرعون کی لاش کے دو فوٹو ہیں، ان میں بال، گوشت، اور چمڑی نظر آ رہی ہے



یہ بھی فرعون کی لاش کا فوٹو ہے،اس میں اس کی ناک ،کان چہرہ اور ہاتھ نظر آ رہے ہیں جو بالکل سالم اور محفوظ ہیں،اور قاہرہ کے عجائب خانے میں ہے،اور لوگوں کے لئے عبرت کا نشان ہے
اور قرآن نے جو یہ کہا تھا میں تمہارے جسم کو محفوظ رکھوں گا،وہ معجزہ آج بھی ثابت ہے، **فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدْنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَةً** (سورۃ یونس ۱۰،آیت ۹۲)

۲۔اصحاب کہف کا غار آج بھی موجود ہے

اصحاب کہف کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

۔ ام حسبت ان اصحاب الکھف و الرقیم کانوا من آیاتنا عجبا o اِذْاوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَھَیِّیْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَداً (سورۃ الکہف ۱۸ ،آیت ۱۰)

ترجمہ : کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ غار اور رقیم والے لوگ ہماری نشانیوں میں سے کچھ زیادہ عجیب تھے؟، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تھی ،اور اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہا کرتے تھے ،اے ہمارے پروردگار ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرمایئے اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لئے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجئے۔

دوسری آیت میں ہے۔ **و لبثوا فی کھفھم ثلٰث مائۃ سنین و ازدادو اتسعا**۔(سورت کہف، ۱۸،آیت ۲۵)

ترجمہ :اور وہ اصحاب کہف اپنے غار میں تین سو سال اور مزید نو سال سوتے رہے

اصحاب کہف، کب تھے اور کہاں تھے

اصحاب کہف 251 ء میں تھے، یہ حضرات سات جوان تھے اور ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا یہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے، اس شہر کا پرانا نام، افسوس، تھا، اور جس بادشاہ نے قید کرنے کا سوچا تھا ان کا نام، دقیوس، تھا، ابھی ۲۰۱۹ء میں انکو انتقال کئے ہوئے، 1768 سال ہوئے یہ لوگ رات میں گھر سے بھاگ گئے تھے، اور ایک غار میں سو گئے، اور اللہ کے حکم سے 309 سال تک اسی غار میں بغیر کھائے پیۓ سوتے رہے،

یہ غار اردن کے شہر عمان سے شمال کی جانب 7 کیلو میٹر کے فاصلے پر ایک ویران جگہ پر ہے، اس گاوں کا نام الرقیب، یا الرزاق ہے، اس کو انگلش میں، seven sleepers کہتے ہیں

۸ مئی ۱۹۹۶ء کو دو پہر کے وقت میں خود اس غار پر گیا ہوں، قرآن کے بیان کردہ یہ 6 قرائن اس غار میں پائے جاتے ہیں مثلاً

1۔۔غار کا منہ جنوب کی جانب ہے کوئی آدمی غار میں داخل ہونے کے لئے کھڑا ہو تو اعلان قرآن کے مطابق سورج غار کی دائیں جانب سے نکلتا ہے اور اس کی بائیں جانب غروب ہوتا ہے

2۔۔سورج کی کرنیں غار کے دروازے تک آتی ہیں غار کے اندر داخل نہیں ہو پاتیں۔البتہ روشنی کا عکس غار کے اندر خوب جاتا ہے

3۔۔غار کا منہ اتنا کشادہ نہیں ہے لیکن غار اندر سے کافی کشادہ ہے جس میں تقریباً پندرہ آدمی بآسانی سو سکتے ہوں جو۔وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِنْه۔(آیت ۱۷، سورت الکھف ۱۸)

ترجمہ: اور اس غار کے ایک کشادہ حصے میں سوئے ہوئے تھے۔کا منظر پیش کرتا ہے

4۔۔غار کے اوپر پرانے ساخت کی مسجد بنی ہوئی ہے جو ابھی اوپر سے ٹوٹ چکی ہے صرف بنیاد باقی ہے

5۔۔میں نے خود دیکھا کہ۔ غار کے اندر آٹھ قبریں پتھر کی بنی ہوئی ہیں ان تمام قبروں کی ہڈیاں جمع کر کے ایک قبر میں رکھ دی گئی ہیں اور زائرین کے دیکھنے کے لئے اس قبر میں چھوٹا سا سوراخ کر دیا گیا ہے اور اندر ایک بلب ڈال دیا گیا ہے جس سے اصحاب کہف کی بکھری ہوئی ہڈیاں نظر آتی ہیں، اس قبر میں سات آدمیوں کی کھوپڑیاں ہیں، ان کے ہاتھ، پاؤں، پسلی وغیرہ کی ہڈیاں موجود ہیں، ایک الگ شیشے کی الماری میں ایک کتے کے سر کی ہڈی موجود ہے، اس الماری میں ایک چھوٹی سی موٹی روٹی بھی موجود ہے کہتے ہیں یہ وہی روٹی ہے جس کو اصحاب کہف شہر سے خرید کر لائے تھے، الماری میں پرانے ساخت کی مٹی کا لوٹا، چراغ اور تسبیح بھی موجود ہے واللہ اعلم

6۔۔یہ غار اردن میں ہے، حضرت عیسیٰؑ کی بعثت یروشلم میں ہوئی تھی، وہ وہیں پیدا ہوئے، اور وہیں سے اٹھائے گئے، یہ غار یروشلم سے صرف ۴۵ میل کی دوری پر واقع ہے، چونکہ یہ سات نوجوان حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے تھے، اس لئے غالب گمان یہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے شہر سے قریب ہونے کی وجہ سے انہوں نے ایمان لایا ہوگا، اس لئے قرینہ یہ ہے کہ اصحاب کہف کا غار یہی الرقیب میں ہے ۔۔باقی اللہ جانے، کوئی حتمی بات کہنا مشکل ہے

نوٹ: میں دوبارہ ۴ مئی ۲۰۱۳ء میں غار پر گیا تو اس میں ہڈیاں نہیں تھیں کسی نے انکو چرا لیا تھا

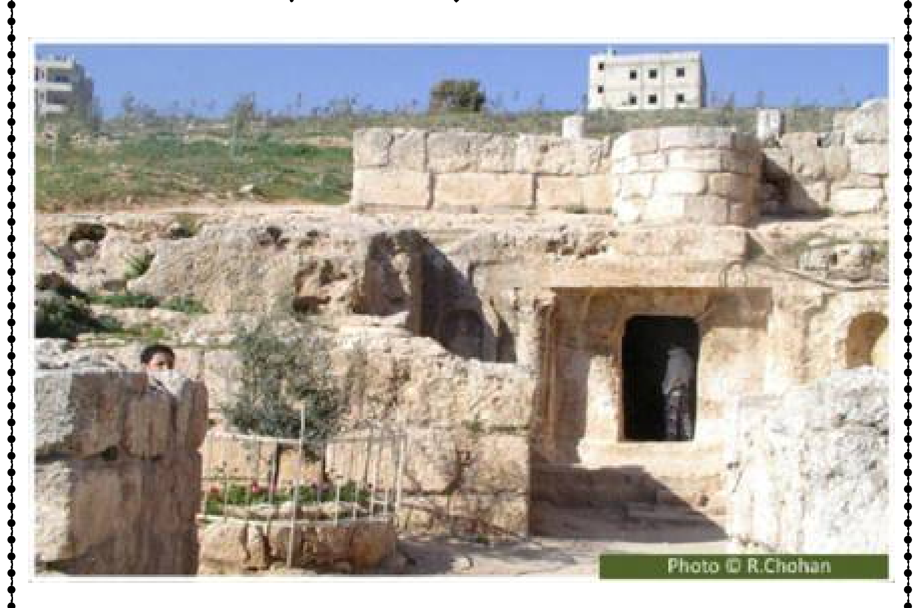
سائنسی تحقیق

ایک زمانے تک لوگ یہ اعتراض کرتے رہے کہ ایک آدمی تین سو سال تک بغیر کھائے پئے کیسے زندہ رہ سکتا ہے، اس لئے وہ قرآن کی اس حقیقت پر شک کرتے تھے

ابھی سال پہلے میرے پڑوس میں ایک نوجوان کا ایکسیڈنٹ ہوا، جس کی وجہ سے وہ ڈیڑھ سال تک بیہوش رہا، ڈاکٹر مشین کے ذریعہ جسم میں کھانا پینا پہنچاتے تھے، ڈاکٹروں نے مایوس ہوکر مشین نکال لینے کا فیصلہ کیا، لیکن ایک رشتہ دار کے منع کرنے سے تھوڑی تاخیر کی، پھر وہ اچھا ہونا شروع ہوا، اور آج ایک صحت مند زندگی گزارر رہا ہے

اگر ڈاکٹر مشین کے ذریعہ ڈیڑھ سال تک بیہوش آدمی کو زندہ رکھ سکتا ہے تو اللہ پاک اپنی قدرت سے تین سو سال تک کیوں زندہ نہیں رکھ سکتے ؟

۱۹۶۳ء میں جب اس غار کا انکشاف ہوا تو پوری دنیا قرآن کی اس حقیقت کو دیکھ کر حیران ہو گئے اصحاب کہف کے اس غار میں دیکھیں، کہ غار کے اوپر مسجد بنائی ہوئی ہے





یہ غار کے اندر سات جوانوں کی ہڈیاں نظر آ رہی ہیں



یہ اصحاب کہف کے غار کے اندر کا حصہ ہے جس میں سات قبریں ہیں

۳۔قوم لوط

قوم لوط[qaum loot] کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

۔فجعلنا عالیھا سافلھا و امطرنا علیھم حجارۃ من سجیل ، ان فی ذالک لاٰ یٰت للمتوسمین، و انھا لبسبیل مقیم۔(سورۃ الحجر۱۵،آیت ۷۶)

ترجمہ: پھر ہم نے اس زمین کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا، اور ان پر پکی مٹی کے پتھروں کی بارش برسا دی، حقیقت یہ ہے کہ اس سارے واقعے میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں، اور یہ بستیاں ایک ایسے راستے پر واقع ہیں جس پر لوگ مستقل چلتے رہتے ہیں

دوسری آیت ہے۔ **فلما جآ ء امر نا جعلنا عالیھا سافلھا و امطرنا علیھا حجارۃ من سجیل منضود** ۔(سورت ھود ۱۱، آیت۸۲)

ترجمہ: پھر جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اس زمین کے اوپر والے حصے کو نیچے والے حصے میں تبدیل کر دیا ،اور ان پر پکی مٹی کے تہہ بر تہہ پتھر برسائے

قوم لوط کہاں تھی اور کب تھی

1813 قبل مسیح میں قوم لوط کی بستیاں سدوم اور عمورہ موجود تھیں، ابھی ۲۰۱۹ء میں ان کو مرے ہوئے 3832 سال ہو گئے ہیں

،یہ بستیاں بحر میت dead sea کے قریب تھیں بحر میت اردن میں ہے، اور اس کے دار الخلافہ عمان سے 40 کیلو میٹر دوری پر ہے، اور مسجد اقصی سے 40 کیلو میٹر کی دوری پر ہے

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے، اور انہیں کے زمانے میں تھے، یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بستی حبرون (کنعان، یروشلم) سے 30 میل دور ہے، یہ بستی عمان اور حبرون کے درمیان واقع ہے، اہل مکہ جب شام تجارت کے لئے جاتے تھے تو انہیں بستیوں کے قریب سے گزرتے تھے، ان کا راستہ انہیں بستیوں کے قریب سے تھا، اور آج بھی وہ راستہ باقی ہے، اسی لئے اللہ نے اوپر فرمایا کہ۔**و انہا لبسبیل مقیم** ۔(سورۃ الحجر ۱۵، آیت ۷۶) کہ قوم لوط کی بستیاں اہل مکہ کے راستے میں ہیں، وہ ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کر سکتے ہیں

حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم والوں کی طرف پیغام لیکر بھیجا، وہ لوگ اور گناہوں کے ساتھ لواطت میں مشغول تھے۔لیکن انہوں نے نہیں مانا، آخر اللہ نے ان پر دو عذاب دئے، ایک تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے، اور دوسرا عذاب یہ تھا کہ ان کی بستیوں کو الٹ دی تھی

جہاں ان کی بستیوں کو الٹی ہے لوگ کہتے ہیں کہ وہ اس وقت بحر میت بن گئی ہے

، میں خود مئی ۱۹۹۶ء کو بحر میت پر گیا ہوں ، اس کے بعد بھی کئی مرتبہ وہاں گیا ہوں

سائنسی تحقیق

اسلامیات المستشار ادارہ نے یہ شائع ہے جو انٹرنیٹ پر ہے کہ۔جنوری ۲۰۱۱ء میں امریکی غوطہ خوروں نے بحر میت میں غوطہ لگا کر اندر کا فوٹو لیا تو اس سے پتہ چلا کہ بحر میت کے اندر ایسی جگہ بھی ہے جہاں لگتا ہے کہ جگہ اونچی ہے، لیکن اس پر نمک پڑا ہوا ہے اس لئے اندر کا فوٹو نہیں لے سکے ہیں

دوسری دلیل یہ ہے کہ امریکہ والوں نے بحر میت کے قریب ایک جگہ کی کھدائی کی تو پتہ چلا کہ وہاں بہت بڑا قبرستان ہے، اور اس میں ہزاروں لوگ دفن ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ قوم سدوم اور قوم عمورہ کے لوگ تھے جو یہاں دفن ہیں



یہ قوم لوط کی بستیاں تھیں جو امریکی لوگوں کی کھودائی میں نکلی ہیں



یوٹیوب پر یہ بحر میت میں قوم لوط کی ڈوبی ہوئی قوموں کا نظارہ ہے، لیکن معلوم نہیں کہ یہ انٹرنیٹ پر بنایا ہے، یا اصلی ہے۔

۴۔طوفان نوحؑ کی تصدیق ہوئی

طوفان نوح کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوْ الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُم وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً (سورۃ الفرقان ۲۵، آیت ۳۷)

ترجمہ: اور ہم نے قوم نوح کو بھی ہلاک کیا جب انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں ایک نشان عبرت بنا دیا

دوسری آیت میں ہے۔ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيّ وَقِيْلَ بُعْدا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ ہود ۱۱، آیت ۴۴)

ترجمہ: اور کام پورا ہو گیا اور کشتی جودی پر آ کر ٹھہری اور کہ دیا گیا کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے لوگ رحمت سے دور ہو گئے۔

سائنسی تحقیق

طوفان نوح کب ہوا اور کہاں ہوا

حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت پہلے تھے، اور حضرت آدم علیہ السلام کے بعد تھے، یہ حضرت آدم، حضرت شیث، اور حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد دنیا میں رسول بنا کر بھیجے گئے تھے ، انہوں نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک سمجھایا، لیکن انہوں نے نہیں مانا، آخر اس قوم پر عذاب آیا، اس قوم پر بارش اور پانی کا عذاب آیا، ان لوگوں پر مسلسل چھ ماہ تک بارش ہوتی رہی، بتاتے

ہیں کہ اس کی وجہ سے زمین سے تیرہ سوفٹ پانی اوپر ہو گیا تھا

کچھ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے 2650 BC سال پہلے حضرت نوح علیہ السلام دنیا میں بھیجے گئے تھے، اس حساب سے، 2019 میں انکو مبعوث ہوئے 4669 سال ہوئے

جب قوموں نے نہیں مانا تو حضرت نوحؑ کو حکم ہوا کہ وہ کشتی بنائیں اور اپنے لوگوں کو اس کشتی پر سوار کر لیں، چونکہ پوری زمین پر پانی ہونا تھا، اس لئے انسان کے ساتھ جانوروں کو بھی کشتی میں سوار کیا

یہ کشتی پانی میں چلی، اور چھ ماہ کے بعد جودی پہاڑ پر جا کر رکی، پھر نوحؑ اور ان کے ساتھ جو لوگ سوار تھے وہ لوگ کشتی سے نیچے اترے، اور زمین میں پھیل گئے

بعد میں جتنے لوگ تھے ان کی نسل نہیں چلی، بلکہ صرف حضرت نوحؑ کے جو تین بیٹے تھے، سام، حام، یافث، صرف انہیں تین کی نسلیں چلیں، اور انہیں سے پوری دنیا میں آدمی پھیلے

حضرت نوحؑ کا ایک بیٹا تھا، یام، اس کا لقب تھا کنعان، یہ کافر تھا اس لئے وہ کشتی میں سوار نہیں ہوا، اور طوفان میں ڈوب گیا، قرآن میں اس کا ذکر ہے

جودی پہاڑ کہاں ہیں

ترکی کے شمال میں ایک صوبہ ہے، اگری، [agri] اس صوبے میں لمبی چوڑھی پہاڑی سلسلہ ہے، اس کا نام کوہ ارارات [mount ararat] ہے، اسی کوہ ارارات میں ایک چوٹی کا نام ہے جودی [mount judi]، اسی جودی پہاڑ کے پاس آ کر حضرت نوحؑ کی کشتی رکی تھی، آیت میں اسی جودی پہاڑ کا ذکر ہے

قرین قیاس بھی یہی ہے کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں کشتی رکی ہوگی، کیونکہ حضرت نوحؑ عراق میں جو قومیں

بستی تھیں ان کو سمجھانے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے،اور جودی پہاڑ عراق سے شمال کی جانب موجود ہے،اس لئے حتمی بات تو نہیں کہی جاسکتی ہے،لیکن قرین قیاس یہی ہے کہ یہ وہی جگہ ہے

2010ء میں چین کے سائنس دانوں نے جودی پہاڑ کو کھوج نکالا تھا،اور اس کشتی کی بھی تلاش کی تھی

یہ کوہ ارارات ہے جس کے ایک کنارے پر کوہ جودی واقع ہے







ان دونوں فوٹو میں کوہ جودی کے پاس حضرت نوحؑ کی کشتی نظر آ رہی ہے
اور مٹی میں مل چکی ہے، البتہ کشتی کا نشان باقی ہے ۔اور قرآن نے جو چودہ سو سال پہلے کہا تھا، و استوت علی الجودی , کہی تھی، وہ بات آج سچ ثابت ہوئی

۵۔قوم صالحؑ کی بستیاں لوگوں کو ملیں

قوم عاد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔و ثمود الذین جابوا الصخر بالواد۔(سورت الفجر ۸۹، آیت ۹)

ترجمہ: اور ثمود کی اس قوم کے ساتھ کیا کیا جس نے وادی میں پتھر کی چٹانوں کو تراش رکھا تھا

۔و تنحتون من الجبال بیوتا فارحین۔(سورت الشعراء ۲۶، آیت ۱۴۹)

ترجمہ :اور کیا پہاڑوں کو بڑے ناز کے ساتھ تراش کر تم ہمیشہ گھر بناتے رہو گے۔

۲۵/ مارچ/ ۲۰۱۷ء کو میں اپنی اہلیہ کے ساتھ قوم ثمود کی اس بستی پر پہنچا، اور غور سے دیکھا کہ قرآن نے جو بیان کیا ہے وہ سب بالکل سچ ہے، ثمیر الدین قاسمی، مانچیسٹر

قوم عاد کب ہوا اور کہاں ہوا

سعودی عربیہ میں جب آپ تبوک کی طرف جائیں گے تو قوم عاد کی بستیاں ملتی ہیں مدینہ شریف سے 359 کیلومیٹر شمال کی طرف ہے، یہ مقام العلی شہر کے قریب ہے

وہاں قرآن کے بیان کے مطابق وادی ہے، اور ان وادیوں میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں، پہاڑ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی پہلے پانی کا سیلاب آیا ہوگا، اور اس سیلاب کی وجہ سے پہاڑ کا حصہ کٹ کٹ کر گر گیا ہے، یا مسلسل تیز ہوا چلنے کی وجہ سے پہاڑ کٹ کٹ گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

پہاڑ پانی کے سیلاب کی وجہ سے کٹا ہے

حضورؐ جب جنگ تبوک کے لئے تشریف لیجا رہے تھے تو قوم عاد کی بستیوں کے پاس سے گزرے تھے قوم عاد کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو تبلیغ کے لئے بھیجا، لیکن انہوں نے نہیں مانا، اور یہ معجزہ مانگا کہ اس پتھر سے گابھن اونٹنی نکلے گی، اور نکلتے ہی بچہ دے گی تب ہم لوگ آپ کی بات مان لیں گے، معجزہ کے مطابق پتھر سے اونٹنی نکلی، اور نکلتے ہی بچہ دیا، لیکن یہ اونٹنی اتنی بڑی تھی کہ پورے کنواں کا پانی پی جاتی تھی، اس لئے یہ طے ہوا کہ ایک دن اونٹنی پانی پئے گی، اور دوسرے دن گاؤں والے اس کنواں سے پانی پئیں گے، لیکن گاؤں والے اس پر بھی صبر نہیں کر سکے، اور اونٹنی کے پاؤں کو کاٹ دیا، اس کی وجہ سے ان لوگوں پر چیخ کا عذاب آیا اور سب ہلاک ہو گئے، صرف حضرت صالحؑ اور ان کے ماننے والے عذاب سے بچے

یہ قوم چٹان کو کاٹ کر گھر بنایا کرتی تھی، میں نے خود دیکھا کہ ایک لمبا چوڑا چٹان ہے جس میں تقریبا ۵۵ مکانات بنے ہوئے ہیں، باہر کا حصہ بہت خوبصورت بناتے تھے، اور اندر کا حصہ کمرہ نما بناتے تھے، کمرہ کے کنارے پر قبر نما بھی جگہ موجود ہے، یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ قبر نما گہرا کیوں بناتے تھے، تقریبا ہر گھر میں دیکھا کہ یہ قبر نما گہرا بنا ہوا ہے، معلوم نہیں ایسا کیوں بناتے تھے

وادی پھیلی ہوئی ہے، اس میں تقریبا چھ چٹانیں ہیں جن میں یہ مکانات بنائے گئے ہیں، ایک چٹان ایسا بھی جن کے اندر بیٹھنے کے لئے دربار عام بنایا ہے

اور میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ابھی مکان بنا ہی رہے تھے کہ ان پر عذاب آ گیا ہے، کیونکہ کمرے کے اندر پورا بنا ہوا نہیں ہے، اور وہ بیٹھنے اور سونے کے قابل نہیں ہے

سائنسی تحقیق

ابھی تحقیق سے پتہ چلا کی قرآن نے جو یہ کہا تھا کہ وہ وادی کے اندر چٹان کو کاٹ کر گھر بناتے تھے،و ثمود الذین جابوا الصخر بالواد۔(سورت الفجر۸۹،آیت۹)

ترجمہ:اور ثمود کی اس قوم کے ساتھ کیا کیا جس نے وادی میں پتھر کی چٹانوں کو تراش رکھا تھا،
ٹھیک یہ وادی کے اندر ہی چٹان کو تراش کر گھر بنایا کرتے تھے

اس تحقیق کے بعد لوگ حیران ہو گئے کہ قرآن کتنا سچا ہے کہ انہوں نے چودہ سو سال پہلے جیسا کہا تھا، ویسا ہی ثابت ہوا



یہ قوم صالح کا وہ پہاڑ ہے جس میں انہوں نے کھود کر اپنا گھر بنایا تھا



اس کو دیکھیں باہر سے کتنا خوبصورت بنایا ہے



قوم صالح نے لوگوں کے بیٹھنے کے لئے دیوان خاص بنایا تھا

قوم صالح ؑ کا کنواں

اس وادی میں ایک چٹان کے بالکل پاس میں ایک کنواں بھی ہے جو تقریبا تیس فٹ گہرا ہوگا آج بھی یہ کنواں موجود ہے، اسی کنواں سے اونٹنی پانی پیتی تھی، اور قوم بھی پانی پیتی تھی، چونکہ ایک ہی کنواں تھا اس لئے اونٹنی، اور قوم کے درمیان پانی پینے میں جھگڑا ہوا اور آخر عذاب آ گیا

ایک پہاڑ کے کنارے پر یہ ایک کنواں ہے، جس سے قوم صالحؑ پانی پیا کرتے تھے، اور صالح ؑ کی اونٹنی بھی پانی پیا کرتی تھی



قوم صالح ؑ کا یہ وہ کنواں ہے جس سے اونٹنی پانی پیتی تھی، اور اس کی قوم بھی اسی سے پانی پیتی تھی

٦۔حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ۔ارشاد ربانی ہے۔ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا (سورۃ التحریم ٦٦،آیت ١٢)

ترجمہ: نیز عمران کی بیٹی مریم کو، مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ،تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی

۔و التی احصنت فرجها فنفخنا فيها من روحنا و جعلناها و ابنها اٰية للعالمين ۔(سورت الانبیاء ٢١،آیت ٩١)

ترجمہ: اوراس خاتون کو دیکھو جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھوں کی ،اورانہیں اوران کے بیٹے کو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادی۔

ان آیتوں میں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے

پچھلے زمانے میں عیسائی حضرات کو بڑی پریشانی ہوئی کہ بغیر باپ کے حضرت عیسیٰؑ کو کیسے پیدا کرے گا ،اس لئے کچھ حضرات نے ان کا باپ منتخب کرلیا،اور کچھ لوگوں نے کہا یہ اللہ کا بیٹا ہے

سائنسی تحقیق

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اللہ کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں ہے

پہلی مثال:۔۔۔میں نے ایک مرتبہ گیہوں کے آٹے کا گوند بنایا، جو گوند بچ گیا اس کو ایک بوتل میں بند کر دیا، اور اوپر سے ڈھکن لگا دیا، اور ایک طاق پر رکھ دیا کہ کچھ دنوں کے بعد اس سے کتاب سا ٹیں گے

ایک مہینہ کے بعد اس بوتل کو کھولا تو بند بوتل میں بیشمار چھوٹے چھوٹے کیڑے ہو چکے تھے، گوند کو کاغذ پر انڈیلا تو اس پر کیڑے کیڑے ہی چل رہے تھے

اب سوال یہ ہے کہ۔۔ یہ بوتل پوری طرح بند ہے، اس میں کوئی کیڑا نہیں جا سکتا، تو یہ کئی سو کیڑے بغیر باپ کے، اور بغیر ماں پیدا کیسے ہوئے؟

جو خدا ان کیڑوں کو بغیر ماں کے، اور بغیر باپ کے پیدا کر سکتا ہے، وہی خدا بغیر باپ کے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کر سکتا ہے۔

دوسری مثال:۔۔۔میں نے اونی سوٹر پلاسٹک کی تھیلی میں اچھی طرح بند کر کے صندوق میں رکھ دیا، چھ مہینے کے بعد پہننے کے لئے نکالا تو اس مین اونی کیڑا ابھرا ہوا تھا، اور سارا سوٹر کھا چکا تھا

اب سوال یہ ہے کہ۔۔ پلاسٹک کے بند تھیلے میں کوئی کیڑا نہیں جا سکتا، تو یہ کئی سو کیڑے بغیر باپ کے، اور بغیر ماں پیدا کیسے ہوئے؟

جو خدا ان کیڑوں کو بغیر ماں کے، اور بغیر باپ کے پیدا کر سکتا ہے، وہی خدا بغیر باپ کے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کر سکتا ہے۔

تیسری مثال :۔۔۔ہم لوگ ہر سال کوٹھی میں چاول رکھتے ہیں، اوراس کو پوری طرح بند کردیتے ہیں، لیکن چھ مہینے کے بعد کوٹھی کھولتے ہیں تو اس چاول میں کڑوروں کیڑے ہوتے ہیں، اور چاول کو کھا چک چکے ہوتے ہیں

جو خدا ان کیڑوں کو بغیر ماں کے، اور بغیر باپ کے پیدا کرسکتا ہے، وہی خدا بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کو پیدا کرسکتا ہے۔

آخر جس خدا نے باپ کے عضو تناسل میں منی پیدا کی، اور ایک قطرے منی میں کئی کڑوڑ انسانی کیڑا پیدا کرتا ہے، اور اسی کو بڑا کر کے انسان پیدا کرتا ہے وہ خدا بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کیوں پیدا نہیں کر سکتا،

اس لئے آیت میں جو کہا کہ میں نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا ہے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، اوراس کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کے لئے باپ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس آیت پر ایمان رکھنا چاہئے

۷۔حضرت مریمؑ کے محراب کی تصدیق ہوئی

ان دو آیتوں میں حضرت مریم علیہ السلام کے محراب کا ذکر ہے، سائنس نے اس کی تصدیق کر دی ہے

۔و کفلھا زکریا کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا ۔(سورت اٰل عمران۳، آیت ۳۷)

ترجمہ :اور حضرت زکریاؑ حضرت مریم ؑ کے سرپرست بنے، جب بھی زکریاؑ انکے پاس ان کی محراب میں جاتے، ان کے پاس کوئی رزق پاتے

۔فنادته الملائكة و هو قائم يصلى فى المحراب ۔(سورت اٰل عمران۳، آیت ۳۸)

ترجمہ : چنانچہ ایک دن حضرت زکریاؑ محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے انہیں آواز دی

سائنسی تحقیق

اس وقت سائنس والوں نے تحقیق کی ہے کہ مسجد اقصی جو ابھی موجود ہے، اس کا اوپر کا حصہ تو حضور ﷺ کے بعد بنایا ہے، لیکن اس کے نیچے کا جو حصہ ہے وہ اصل مسجد اقصی ہے، حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانے میں وہی مسجد اقصی تھی، اسی میں حضرت زکریاؑ نماز پڑھا کرتے تھے، اور اسی مسجد کے ایک کنارے میں ایک جگہ ہے جس میں حضرت مریمؑ عبادت کیا کرتی تھی، اوپر کی آیت میں اسی محراب کا ذکر ہے

میں ۲۰۰۸ء میں مسجد اقصی گیا تو نیچے کے حصے میں خاص طور پر گیا، تو دیکھا کہ وہاں ایک پرانا محراب

ہے، وہاں کے نگراں نے بتایا کہ یہ وہی محراب ہے جس میں حضرت مریمؑ نماز پڑھا کرتی تھی۔



مسجد اقصی کے نچلے حصے میں یہ حضرت مریمؑ کا یہ وہ محراب ہے جس میں وہ نماز پڑھا کرتی تھیں



یہ مسجد اقصی کے نچلے حصے کا منظر ہے جہاں حضرت مریمؑ ،اور حضرت زکریاؑ کا محراب ہے،

۸۔جنات حضرت سلیمانؑ کے لئے مکان تعمیر کرتے تھے

۔ **و من الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه**۔(سورت سبا۳۴،آیت۱۲)

ترجمہ :اور جنات میں سے کچھ وہ تھے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے

۔ **یعملون له ما یشاء من محاریب و تماثیل وجفان کالجواب و قدور رٰسیات** ۔(سورت سبا۳۴،آیت۱۳)

ترجمہ :جنات سلیمانؑ کے لئے جو چاہتے تھے بنا دیا کرتے تھے،اونچی اونچی عمارتیں،تصویریں،حوض جیسے بڑے بڑے لگن،اور زمین میں جمی ہوئی دیگیں

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے بڑی بڑی دیگیں بناتے تھے

سائنسی تحقیق

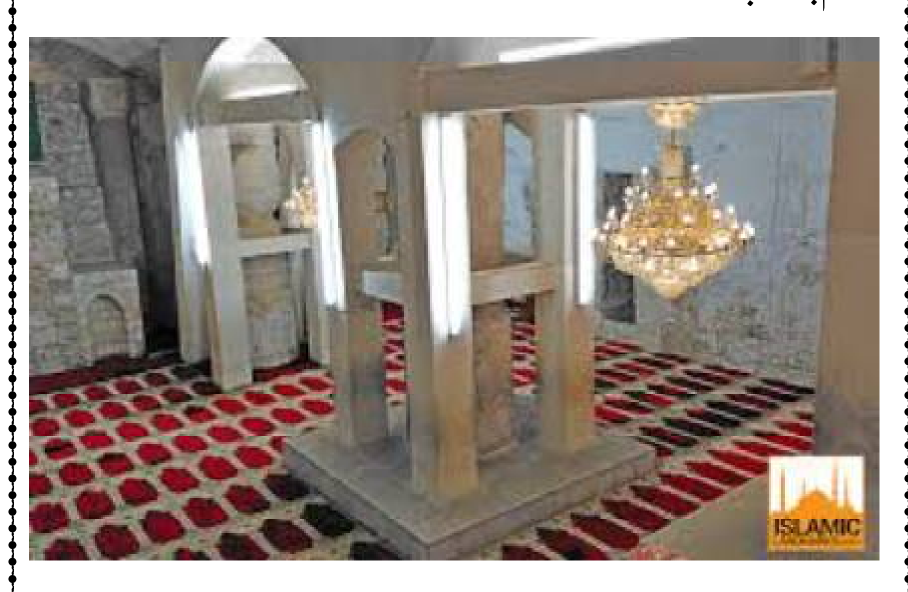
مسجد اقصی کا نچلا حصہ اصل مسجد اقصی ہے،حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں یہی مسجد اصل تھی،حضورؐ کے بعد اوپر مسجد اقصی بنائی گئی ہے،اس نیچے والی مسجد میں ابھی بھی چار بڑے بڑے ستون ہیں جو ایک ہی پتھر کے ہیں، یہ ستون اتنے بڑے بڑے ہیں کہ کوئی انسان اس کو نہیں بنا سکتا،اور نہ ان کو کھڑا کر سکتا

ہے، وہاں کے نگراں نے مجھے بتایا کہ یہ ستون حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں جناتوں نے بنایا ہے، اوراسی نے کھڑا کیا ہے

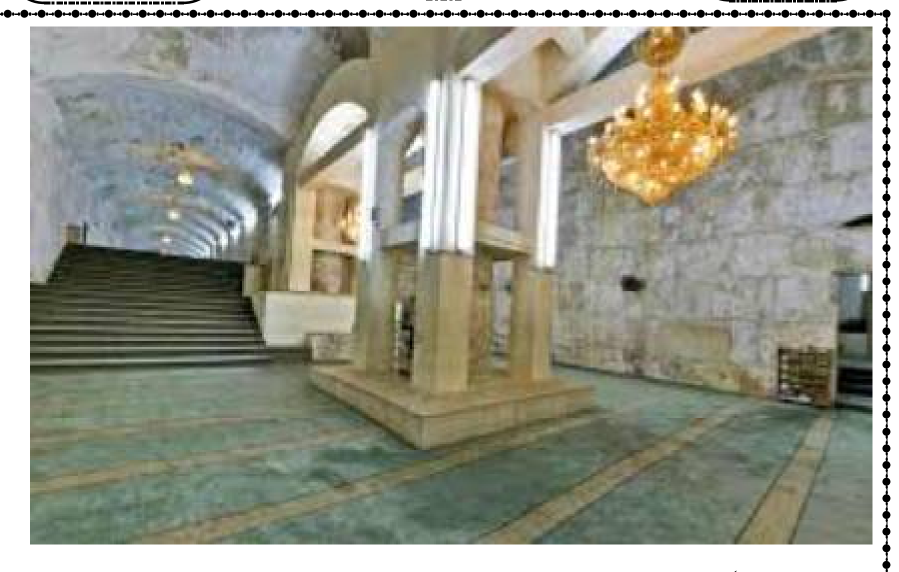
یہ ستون بہت پرانے ہیں اور دیکھنے سے لگتا ہے کہ کسی جنات ہی نے بنایا ہو، کیونکہ انسان تو اتنا بڑا بڑا نہ بنا سکتا ہے،اور نہ اس طرح کھڑا کر سکتا ہے

مسجد اقصی کی چاروں طرف بڑی بڑی دیواریں ہیں،، لگتا ہے کہ اس کا اکثر حصہ بھی جناتوں نے تعمیر کی ہیں، کیونکہ اس میں بھی بڑے بڑے بڑے پتھر ہیں،اور بڑے بڑے پتھر سے تعمیر کی گئی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب



اس فوٹو میں غور سے دیکھیں، کہ سیمنٹ کے چار نئے ستون کے درمیان میں ایک موٹا سا پرانا ستون ہے جو ایک ہی پتھر سے بنا ہوا ہے، یہ اتنا لمبا چوڑا ایک ہی پتھر ہے،ایسا لگتا ہے کہ جنات ہی نے بنایا ہوگا



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ سیمنٹ کے نئے ستون کے درمیان ایک پتھر کا پرانا ستون ہے،
یہ ستون اتنا لمبا چوڑا ہے کہ یہ کسی جنات ہی نے بنایا ہوگا،اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ
کے جنات نے ان سب کو بنایا ہے

۹۔سائنس کہتی ہے کہ معراج رسولؐ عین ممکن ہے

معراج کے سلسلے میں ارشاد ربانی ہے،

۔سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله ۔(سورت بنی اسرائیل ۱۷،آیت۱)

ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گئی، جس کے اردگرد ہم نے برکتیں نازل کی ہیں

۔حدثنا انس بن مالک عن مالک بن صعصعة رضی الله عنهما ... و أتیت بدابة أبیض دون البغل و فوق الحمار البراق فانطلقت مع جبریل فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح ۔(بخاری شریف، کتاب بدء الخلق ، باب ذکر الملائکة صلوات اللہ علیھم ،ص ۵۳۵،نمبر ۳۲۰۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک حدیث بیان کرتے ہیں ۔۔۔حضورؐ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا ، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا ، اس کا نام براق تھا ، میں اس پر سوار ہو کر حضرت جبریل کے ساتھ چلا ، جب دنیا کے آسمان پر آیا ،تو جبریل نے آسمان کے خازن سے کہا کہ دروازہ کھولو۔

اس آیت اور حدیث میں معراج کے واقعے کا ذکر ہے

معراج کا واقعہ کب پیش آیا

ہجرت سے چھ ماہ پہلے آپ ام ہانیؓ کے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ حطیم میں لیٹے ہوئے تھے، کہ حضرت جبریلؑ براق لیکر حاضر ہوئے اور آپ کو پہلے مسجد لیجایا گیا، وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت کی، اور پھر وہاں سے پہلا آسمان، پھر دوسرا آسمان، اسی طرح ساتوں آسمان کا سیر کرایا گیا، یہ سیر بیداری کی حالت میں ایک ہی رات میں کرائی گئی، اسی کو معراج کا واقعہ کہتے ہیں

معراج پر اشکال

پچھلے زمانے میں لوگوں نے معراج پر بہت اشکال کیا کہ آیک آدمی ایک ہی رات میں آسمان پر کیسے گیا ،اور اتنی جلدی کیسے واپس آ گیا

فلسفہ والوں کا کہنا تھا کہ آسمان میں خرق، اور التیام نہیں ہے، یعنی آسمان میں پھٹن، اور جٹن نہیں ہے، اور کوئی دروازہ بھی نہیں ہے تو وہ آسمان کے اوپر کیسے گئے؟

اہل مکہ تو اتنا تعجب ہوا کہ اس کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو گھیر لیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے، کہ ایک آدمی ایک ہی رات میں ساتوں آسمان، جنت، اور جہنم کی سر کر آئے، ایسا لگتا ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ سچ نہیں بول رہے ہیں

سائنسی تحقیق

آج کل لوگ روکٹ کے ذریعہ ہزاروں کیلو وزنی چیز آسمان پر لیجا رہے ہیں، بلکہ چاند تک پہنچ رہے ہیں، کچھ لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ مریخ پر اپنا گھر بنائیں، اگر آدمی بہت ہی حقیر وسائل سے یہ سب کر

رہے ہیں تو اللہ تعالی براق کے ذریعہ ایسا کیوں نہیں کر سکتے

جبکہ براق کا عالم یہ ہے کہ جہاں حضرت جبریلؑ کی نظر پڑتی تھی وہاں تک براق کا پاؤں پڑتا تھا، براق، برق سے ہے یعنی بجلی، اور بجلی اتنی تیز ہوتی ہے کہ روشنی ایک سیکنڈ میں ،186,282 میل پر سیکنڈ دوڑتی ہے، اس لئے اگر اللہ کا براق ایک رات میں ساتوں آسمان اور زمین کا سیر کرالایا تو کسی کو کیا اشکال ہوسکتا ہے

اس لئے سائنس ثابت کرتی ہے کہ معراج کا واقعہ بالکل سچ اور حق ہے

۱۰۔حضرت عمرؓ کی بات ساریہ کو واقعی پہنچی تھی

حضرت عمرؓ مدینہ طیبہ میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، اور حضرت ساریہؓ ہزاروں میل دور مقام، فسا، اور دار جبرد میں فوج کے ساتھ تھے، حضرت عمرؓ نے ان کی حالت دیکھی کہ وہ شکست کھا جائیں گے، اس لئے انہوں نے خطبہ کے درمیان حضرت ساریہ کو آواز دی، حضرت ساریہ نے اس آواز کو ہزاروں میل دور سے سنی، اور پہاڑ کی طرف متوجہ ہوئے، اور حفاظتی اقدام کر کے جنگ لڑی اور کامیاب ہوئے

یہ واقعہ ۲۳ھ میں پیش آیا ہے

اس کے لئے حضرت عمرؓ کے جملے یہ ہیں

۔فقام فقال یا ایها الناس انی رأیت هذین الجمعین و اخبر بحالهما و صاح عمر و هو یخطب : یا ساریة : الجبل الجبل ، ثم اقبل علیهم و قال ان لله جنود و لعل بعضها ان یبلغهم ، فسمع ساریة و من معه الصوت ، فلجئوا الی الجبل ثم قاتلوهم۔

(الکامل فی التاریخ،، ذکر فسا و دارالجبرد، باب ثم دخلت سنة ثلاث وعشرون، جلد۲، ص۴۲۲)

ترجمہ: حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں ان دونوں جماعتوں کو دیکھ رہا ہوں، اور دونوں جماعتوں کی حالت کی خبر دی، اور جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے حضرت عمرؓ نے آواز دی، اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو، اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو، پھر حضرت عمرؓ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، اللہ تعالی کے کچھ لشکر ہیں، ایسا ممکن ہے کہ کچھ لشکر حضرت ساریہ کو میری بات پہنچا دے، حضرت ساریہ اور جو حضرات ان کے ساتھ سب نے حضرت عمرؓ کی آواز سنی، اور پہاڑ کی طرف پناہ لی، اور پھر دشمنوں سے جنگ کی

اس قول صحابی میں ہے کہ ۲۳ھ میں حضرت عمرؓ نے ہزاروں میل دور سے حضرت ساریہؓ کی حالت

بھی دیکھی ، اور انکو آواز دیکر اپنی بات بھی سنائی

اس واقعہ پر اشکال

پچھلے زمانے میں کچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ ہزاروں میل سے حضرت عمرؓ نے کیسے ساریہؓ کی حالت دیکھی ، اور حضرت عمرؓ کی بات حضرت ساریہؓ نے کیسے سنی ، یہ بات محال ہے

سائنسی تحقیق

اس دور میں واٹس اپ ، مبائل فون ، اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک سکنڈ میں ہزاروں میل یہ پانچ چیزیں بھیج دیتے ہیں

[۱] آواز ،

[۲] تصویر

[۳] تحریر ،

[۴] فلم ، اور وی ڈیو ،

[۵] ویڈیو کال سے باتیں

یہ پانچوں چیزیں فورا چلی جاتی ہیں
پس اگر آپ کا ادنی سا مبائل یہ تمام چیزیں بھیج سکتا ہے تو حضرت عمرؓ نے ہزاروں میل سے حضرت ساریہؓ کی حالت دیکھ لی ، اور حضرت ساریہ کو اپنی بات سنادی تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے ،
یہ اس بات کے حق ہونے کی دلیل ہے کہ حضرت کی کرامت کی وجہ سے یہ سب باتیں ہوگئیں





ان دو تصویروں میں دیکھیں کہ آواز کس طرح کس طرح انٹرنیٹ سے ہر جگہ پھیلتی ہے، اسی طرح حضرت عمر کی آواز حضرت ساریہ تک گئی ہوگی۔

۱۱۔انسان کی پیدائش کے ۷ مراحل کو قرآن نے ذکر کیا تو سائنس داں حیران رہ گئے

انسان کی پیدائش پر ارشاد ربانی یہ ہے

۔و لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ، ثم جعلناه نطفة فی قرار مكين ، ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظم لحما ثم انشأنا ه خلقا آخر فتبارک الله احسن الخالقين۔(سورت المومنون۲۳،آیت۱۴)

ترجمہ:اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا، پھر ہم نے اس کو ٹپکی ہوئی بوند کی شکل میں ایک محفوظ جگہ پر رکھا، پھر ہم نے اس بوند کو جمے ہوئے خون کی شکل دے دی، پھر اس جمے ہوئے خون کو ایک لوتھڑا بنا دیا، پھر اس لوتھڑے کو ہڈیوں میں تبدیل کر دیا، پھر ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا، پھر اسے ایسی اٹھان دی کہ وہ ایک دوسری ہی مخلوق بن کر کھڑا ہو گیا، غرض بڑی شان ہے اللہ کی جو سارے کاریگروں سے بڑھ کر کاریگر ہے!

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سات مرحلے سے گزر کر آدمی انسان بنتا ہے، اور پھر جوان ہوتا ہے

پچھلے زمانے میں ان سات مراحل کی تحقیق نہیں تھی

پچھلے زمانے میں یہ تحقیق نہیں تھی اس لئے لوگ سرسری طور پر اس آیت سے گزر جاتے تھے، لیکن آج جب خردبین کے ذریعہ، اور ایکسروں کے ذریعہ، بچے کے پیدا ہونے کے مرحلے کی تحقیق ہوئی تو سائنس داں اور ڈاکٹر حیران ہو گئے، کہ جو بات آج سے چودہ سو سال قرآن نے کہی تھی، آج چودہ سال کے بعد ہو بہو وہی بات ثابت ہوئی، جو قرآن نے کہا تھا، اس میں ایک حرف کے برابر بھی کمی بیشی نہیں ہوئی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعی اللہ کی کتاب ہے

پیدائش کے سات مراحل کی سائنسی تحقیق

یادداشت کے لئے پہلے پیدائش کے ان سات مراحل کو ذہن میں رکھیں

۔(١) و لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين

(٢) ، ثم جعلناه نطفة فی قرار مكين

(٣)، ثم خلقلنا النطفة علقة

(۴) فخلقنا العلقة مضغة

(۵) فخلقنا المضغة عظاما

(٦) فكسونا العظم لحما

(٧) ثم انشأناه خلقا آخر فتبارک الله احسن الخالقين ۔(سورت المومنون ٢٣، آیت ١۴)

پیدائش کا پہلا مرحلہ:۔(ا) و لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين۔
ترجمہ: میں نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے
مرد کی منی کھانے پینے سے پیدا ہوتی ہے، اور کھانا، اور غذا مٹی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔
دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا تھا، اور سب انسان حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے ہیں، اس لئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے، اور چونکہ منی کھانے سے بنتی ہے، اور کھانا مٹی سے بنتا ہے، اس لئے یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے
سلالۃ: کا ترجمہ ہے کسی چیز کا خلاصہ، کسی چیز کا نچوڑ۔
ابھی یہ تحقیق ہوئی ہے کہ منی کے ایک قطرے میں باریک باریک کئی لاکھ کیڑے ہوتے ہیں، یہ جو منی کے قطرے میں سفید سفید ذرات نظر آتے ہیں، یہ سب باریک باریک کیڑے ہوتے ہیں، اور انہیں میں سے ایک کیڑے سے پورا انسان پیدا ہوتا ہے، اور باقی سارے کیڑے ضائع ہو جاتے ہیں
اللہ نے اس آیت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے
جب سائنس کی تحقیق ہوئی کہ اتنے باریک کیڑے کو بڑھا کر، اور پال پال کر اللہ تعالی پانچ فٹ کے انسان کو پیدا کرتا ہے تو ڈاکٹر اس تحقیق پر حیران ہو گئے

اس فوٹو میں دیکھیں کہ ایک قطرہ منی [semen] میں کئی لاکھ چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں





اس فوٹو میں دیکھیں کہ منی کا کیڑا [sperm] عورت کے انڈے میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے

لیکن کمال کی بات یہ ہے کہ ان لاکھوں کیڑوں میں سے صرف ایک کیڑا انڈے میں گھسے گا، اور اسی ایک کیڑے سے پانچ فٹ کا انسان بنایا جائے گا، باقی سب کیڑے ضائع ہو جائیں گے

بیوی سے ہم بستری کے فورا بعد یہ شکل بنتی ہے

پیدائش کا دوسرا مرحلہ:۔(۲)، ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین

ترجمہ : پھر ہم نے اس کو ٹپکی ہوئی بوند کی شکل میں ایک محفوظ جگہ پر رکھا،

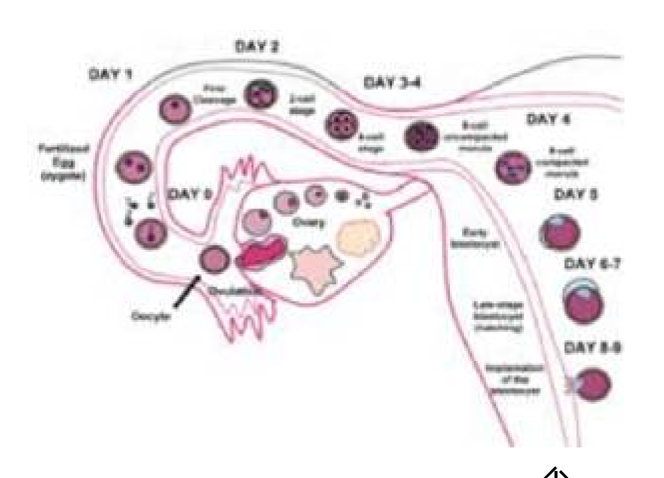
جب مرد ہم بستری کرتا ہے تو منی کا کچھ قطرہ بچہ دانی (womb) میں داخل ہوتا ہے، اس قطرے میں لاکھوں کیڑے (sperm) ہوتے ہیں، ان تمام کیڑوں میں سے صرف ایک کیڑا کو موقع ملتا ہے کہ عورت کی جو منی ہوتی ہے، اس میں انڈا ہوتا ہے، اس انڈے میں گھس جائے، اس میں گھسنے کے بعد جس طرح دانے کی جڑ نکلتی ہے اسی طرح اس کیڑے کی جڑ نکلتی ہے، اور وہ جڑ بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ چپک جاتی ہے [اس کو اردو میں، نال، اور، انگریزی میں umbilical cord کہتے ہیں]، اور اس سے خون چوسنا شروع کرتی ہے، اور اسی خون کے چوسنے سے یہ کیڑا بڑھنے لگتا ہے، اور انسان بن جاتا ہے

منی کا یہ ایک کیڑا بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ چپکتا ہے، اسی کو قرآن نے۔ **ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین**۔ کہا ہے، کہ اس کیڑے کو ایک محفوظ جگہ پر رکھا، اور وہاں سے وہ بڑھنا شروع کیا

منی کا یہ کیڑا اتنا باریک، اور اتنا نازک ہوتا ہے کہ عورت کے جسم ذرا سی گرمی تیز ہو جائے، یا ٹھنڈی زیادہ ہو جائے، یا خون کا دوران تیز ہو جائے، یا خون کا دوران سست ہو جائے تو یہ کیڑا فورا مر جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک عورت اٹھارہ سال کی عمر سے پینتیس ۳۵ سال کی عمر تک ہی بچہ پیدا کر سکتی ہے، اور اس سترہ سال میں چھ، یا سات ہی بچہ پیدا کر سکتی ہے [کبھی کبھار زیادہ ہو جائے اس کا اعتبار نہیں کیا ہے

چونکہ یہ مرحلہ بہت نازک ہے اس لئے اللہ نے احسان جتلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نطفہ کو ایک محفوظ جگہ پر رکھا ہے

ڈاکٹروں نے جب تحقیق کی کہ یہ کیڑا کس طرح بچہ دانی کی دیوار سے چپکتا ہے، اور پھر اس سے خون چوستا ہے، اور پھر بڑھنا شروع کرتا ہے تو وہ اس آیت پر حیران ہو گئے



اس فوٹو میں دیکھیں کس طرح منی کا کیڑا بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا ہے، اسی کو قرآن نے کہا ہے کہ **ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین** ، کہ منی کے کیڑے کو میں نے محفوظ جگہ پر رکھا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ منی کا کیڑا اماں کی بچہ دانی میں محفوظ جگہ پر ہے اور آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے
یہ صورت حال دو مہینے تک رہتی ہے

پیدائش کا تیسرا مرحلہ:۔(۳)، ثم خلقلنا النطفة علقة۔

ترجمہ: پھر ہم نے اس بوند کو جمے ہوئے خون کی شکل دے دی

یہ کیڑا جب بڑھتا ہے تو جمے ہوئے خون کی شکل میں نظر آتا ہے، اور چونکہ بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوتا ہے، اس لئے ایسا لگتا ہے کہ خون کا لوتھڑا دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے

علقۃ: کا معنی ہے لٹکا ہوا، چونکہ یہ کیڑا بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہوتا ہے، اسی لئے قرآن نے اس کو علقۃ، کہا ہے



1st month (4 weeks)



آپ اس فوٹو میں دیکھیں کہ منی کا کیڑا جما ہوا خون بنکر بچہ دانی کی دیوار سے لٹکا ہوا ہے، یہ صورت تیسرے مہینے میں بنتی ہے

پیدائش کا چوتھا مرحلہ :۔(۴) فخلقنا العلقة مضغة

ترجمہ: پھر اس جمے ہوئے خون کو ایک لوتھڑا بنا دیا

مضغ کا ترجمہ ہے چبانا۔ کچھ ہفتوں کے بعد یہ جما ہوا خون گوشت کی شکل اختیار کرتا ہے، لیکن وہ گوشت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں کہیں سے کسی نے چبا دیا ہوا اسی لئے قرآن نے اس کو مضغہ، کہا ہے، چبائی ہوئی چیز

اصل میں یہاں سے اب انسانی ڈھانچا بننا شروع ہو جاتا ہے، سر، دونوں ہاتھ، بیچ کا دھڑ، دونوں پاؤں کا حصہ، اب بننا شروع ہوتا ہے جو جگہ جگہ سے چبائے ہوئے گوشت کی طرح معلوم ہوتا ہے



آپ اس فوٹو میں دیکھیں کہ یہ خون کا لوتھڑا چبائے ہوئے گوشت کی طرح معلوم ہوتا ہے

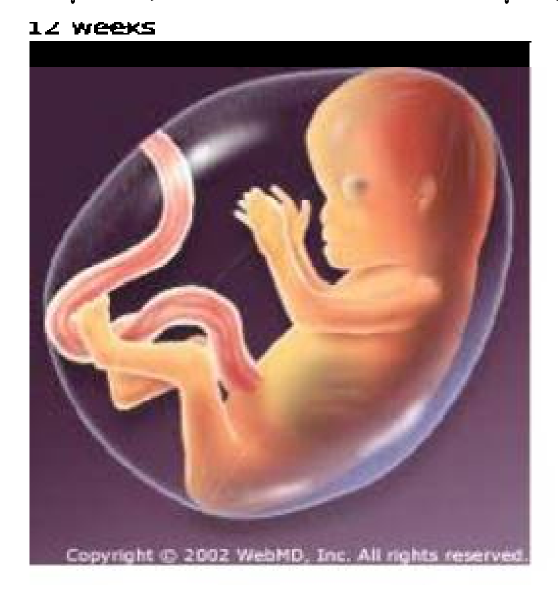
یہ صورت چوتھے مہینے میں بنتی ہے

پیدائش کاپانچواں مرحلہ:۔(۵) فخلقنا المضغة عظاما

ترجمہ : پھر اس لوتھڑے کو ہڈیوں میں تبدیل کر دیا

عظام کا معنی ہے، ہڈی۔تقریبا چار ماہ کے بعد یہ چبایا ہوا گوشت کی طرح، جو مضغہ، بنا ہوا تھا، اس کے اندر ہڈیاں بننا شروع ہوتی ہیں، جس کو قرآن نے کہا ہے کہ میں نے گوشت کے لوتھڑے کو اب ہڈیوں میں تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے

اصل میں اس پانچویں مرحلے میں، اب ہڈیاں، سر، آنکھیں، دل، گردہ، پھیپھڑا، ہاتھ اور پاؤں واضح طور پر بننا شروع ہو جاتا ہے، اور خردبین سے دیکھیں تو تھوڑا تھوڑا نظر بھی آتا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ چبائے ہوئے گوشت کے اندر ہڈیاں بننی شروع ہو گئی ہیں

یہ صورت چھٹے مہینے میں بنتی ہے

پیدائش کاچھٹا مرحلہ:۔(٦) فکسونا العظٰم لحما

ترجمہ :، پھر ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا

لحم کا ترجمہ ہے گوشت ۔۔اس چھٹے مرحلے میں ہڈیوں پر گوشت چڑھتا ہے،اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ پورے جسم کی ہڈی بن چکی ہے،اور کافی حدتک گوشت بھی بن چکا ہے،لیکن مزید گوشت بنایا جارہا ہے،اور ہر عضو کو مکمل کرنے کے مرحلے میں ہے،اس مرحلے میں خردبین سے دیکھیں گے تو تمام اعضاء مکمل نظر آئیں گے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ہڈیوں پر کافی حدتک گوشت چڑھ چکا ہے

یہ صورت آٹھویں مہینے میں بنتی ہے

پیدائش کا ساتواں مرحلہ :۔(۷) ثم انشأنا ہ خلقا آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔(سورت المومنون۲۳،آیت۱۴)

ترجمہ:،پھر اسے ایسی اٹھان دی کہ وہ ایک دوسری ہی مخلوق بن کر کھڑا ہو گیا،غرض بڑی شان ہے اللہ کی جو سارے کاریگروں سے بڑھ کر کاریگر ہے!

اس مرحلے میں بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے،اور ایک مکمل انسان بن جاتا ہے

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ شروع میں یہ ایک باریک سا سفید کیڑا تھا،اور اب وہ ایک انسان بن کر کھڑا ہو گیا ہے، یہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے ۔

۔اگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ پہلے بہت باریک سا سفید کیڑا تھا، جو خردبین سے بھی نظر نہیں آرہا تھا،اور اب وہ انسان بن گیا تو اس کو یقین نہیں آئے گا کہ اتنی بڑی تبدیلی کیسے آگئی،اور یہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا

اللہ احسان جتلاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ تخلیق کی ہے،اس لئے میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے، اور مجھ پر ایمان رکھنا چاہئے

پیدائش کے ساتویں مرحلے کی تصویر دیکھیں



یہ صورت نویں میں مہینے میں بنتی ہے
اس فوٹو میں دیکھیں کہ باریک کیڑے سے مکمل انسان بن چکا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ کیڑے سے کچھ اور ہی مخلوق بن چکی ہے اسی کو اللہ نے فرمایا ہے کہ،ثم انشأنا ہ خلقا آخر ،کہ کچھ اور ہی مخلوق بنا کر تیار کر دی ہے

ڈاکٹر نے جب ان سات مراحل کی تحقیق کی تو وہ حیران ہو گئے ،کہ قرآن نے جن جن سات مراحل کا تذکرہ کیا ہے، واقعی وہ حرف بحرف صحیح ہیں، اور واقعی یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے

۱۲۔اللہ انسان کو تین اندھیریوں میں پیدا کرتا ہے

قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ میں انسان کو تین اندھیریوں میں پیدا کرتا ہوں، یہ میرا کرشمہ ہے اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔ یَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰث،ذالکم الله ربکم

(سورۃ الزمر ۳۹،آیت ۶)

ترجمہ:: اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر تین تین تاریکیوں میں، یہی اللہ ہے جو تمہارا پروردگار ہے

سائنسی تحقیق

پچھلے زمانے میں اس کا پتہ نہیں تھا کہ انسان تین اندھیریوں میں پلتا اور بڑھتا ہے،لیکن ابھی خردبین کی مدد سے یہ تحقیق ہوئی کہ واقعی انسان تین اندھیریوں میں پلتا اور بڑھتا ہے

[۱] ایک اندھیری ہے۔ماں کا پیٹ

[۲] دوسری اندھیری ہے، بچہ دانی [womb] جس کی دیوار کے ساتھ چپک کر بچہ بڑھتا،اور اس دیوار سے خون چوستا ہے

[۳] تیسری اندھیری ہے، [اس کو انگریزی میں،embryo، کہتے ہیں]

منی کا کیڑا شروع میں عورت کے انڈے میں گھستا ہے، بعد میں یہ انڈا جھلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے، بچہ اسی میں تیرتا رہتا ہے،اور اسی میں بڑھتا ہے، اس جھلی کی وجہ سے باہر کی چوٹ وغیرہ سے بچہ محفوظ رہتا

ہے ۔یہ بچے کے لئے تیسری اندھیری ہے

یہ بچہ کے لئے تیسری اندھیری ہے،جس کو قرآن کہتا ہے کہ میں نے انسان کو تین اندھیریوں میں پیدا کیا



اس کا فوٹو میں دیکھیں اوپر کا لال پردہ ہے،یہ بچہ دانی ہے،اور اس کے اندر سفید سا گھیرا ہے،یہ ایک جھلی سی ہوتی ہے،یہ دو ہو گئے،اور تیسرا اماں کا پیٹ ہے،اس طرح تین اندھیری ہوگئی،جس میں بچہ پلتا ہے



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ بچہ تین پردوں میں پل رہا ہے

۱۳۔بچے کے وجود سے پہلے کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے

آج کل ایکسرے اور خردبین کے ذریعہ دیکھ لیتے ہیں کہ بچہ دانی میں کیا ہے لڑکا ہے یا لڑکی، یا علقہ اور مضغہ کے خون کو ٹیسٹ کر کے معلوم کر لیتے ہیں کہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی اس سے اشکال ہوتا ہے کہ ڈاکٹر خون ٹیسٹ کر کے پہلے ہی جان جاتے ہیں کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، تو نیچے والی آیت میں کیسے دعوی کیا گیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَنْدَہ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِیْ الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفَسَ مَّا ذَاتَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرَضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (سورۃ لقمن ۳۱، آیت ۳۴)

ترجمہ: یقیناً قیامت کی گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے، اور کسی متنفس کو یہ پتہ نہیں ہے کہ کون سی زمین میں اس کو موت آئے گی، بیشک اللہ ہر چیز کا مکمل علم رکھنے والا ہے، ہر بات سے پوری باخبر ہے۔

سائنسی تحقیق

کسی بھی چیز کے دو مرحلے ہیں

[۱] ایک مرحلہ یہ ہے کہ اس میں علامات ظاہر ہو چکے ہیں، مثلا حمل ٹھہر چکا ہے، اور بچے کا الٹرا ساونڈ

کر کے،اس کے بلیڈ پریشر،کو جانچ کر کے،اور کلوسٹرول کو جانچ کر کے یہ اندازہ لگا لیا جائے کہ،حمل میں لڑکا ہے،یا لڑکی،یہ ممکن ہے،لیکن صورت حال علامات ظاہر ہونے کے بعد ہوتا ہے،علامات ظاہر ہونے سے پہلے کتنی ہی کوشش کر لے،یہ پتہ نہیں لگتا ہے کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی،قرآن نے اسی بات کا دعوی کیا ہے کہ علامات ظاہر ہونے سے پہلے کسی کو پتہ نہیں ہوتا ہے کہ حمل میں کیا ہے اس لئے آیت آج ترقی کے دور میں بھی اپنی اصلیت،اور حقیقت پر باقی ہے

دوسری مثال: بارش کی کی ہے۔

آج کل ایسی مشینیں تیار ہو گئی ہیں کہ ہوا کا رخ معلوم کر لیتی ہیں،پھر یہ بھی معلوم کر لیتی ہے کہ اس میں بادل کتنا ہے،اور یہ بھی معلوم کر لیتی ہے کہ یہ بادل کس رفتار سے چل رہا ہے،اور کہاں تک جا کر یہ بارش بن کر برسے گا،اور بادل کے موٹے اور پتلے کو دیکھ کر یہ بھی معلوم کر لیتے ہیں کیسی بارش ہوگی،تیز مسلا دھار بارش ہوگی،یا ہلکی بارش ہوگی،سینکڑوں سال کے تجربے سے یہ اندازہ لگا لیتے ہیں،اور ویدر [weather] والے دو چار دن پہلے سے یہ بتا دیتے ہیں کہ اگلا ہفتہ کیسا رہے گا

اس سے لوگوں کو اس آیت پر شک ہونے لگا ہے،کہ آیت میں کہا گیا ہے،کہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کہاں بارش ہوگی اور کتنی ہوگی۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْث ۔اور آج کل ویدر والے پہلے سے بتا دیتے ہیں کہ کہاں بارش ہوگی،اور کس انداز میں ہوگی،اور کب ہوگی،اور وہ تقریبا صحیح بھی ہوتی ہے

تو اس کا جواب بھی وہی ہے کہ علامات ظاہر ہونے کے بعد کوئی بھی بتا سکتا ہے کہ کب بارش ہوگی،اور کس انداز کی ہوگی،لیکن علامات ظاہر ہونے سے پہلے آج بھی کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ بارش کب ہوگی،اور کتنی ہوگی،اور یہ آیت آج بھی اپنی حقیقت پر ہے،اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

۱۴۔ اللہ انسان کو
بہت ہی باریک کیڑے سے پیدا کرتا ہے

منی کے باریک کیڑے کے بارے میں ارشاد ربانی ہے
۔الم نخلقکم من ماء مهین فجعله فی قرار مکین۔(سورت المرسلات ۷۷، آیت ۲۱)
ترجمہ : کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

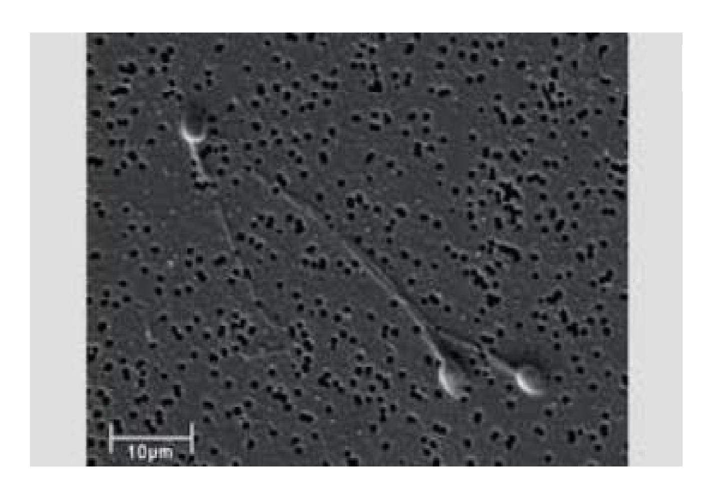
۔ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهین ۔(سورت السجدہ ۳۲، آیت ۸)
ترجمہ : پھر اس کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی۔
ان دونوں آیتوں میں اللہ نے فرمایا کہ حقیر پانی سے انسان کو پیدا کیا ہے

سائنسی تحقیق

اب تک لوگ یہی سمجھتے رہے کہ منی حقیر پانی ہے، ناپاک پانی ہے، بے قیمت پانی ہے جس سے اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے، لیکن جب سائنس نے تحقیق کر کے یہ بتایا کہ منی کے ایک قطرے میں کئی لاکھ کیڑے ہوتے ہیں، یہ جو منی میں سفید سفید چھوٹے چھوٹے ذرات نظر آتے ہیں وہ سب باریک باریک کیڑے ہیں، اللہ نے ایک قطرہ منی میں اتنا سارا کیڑا پیدا کیا ہے، اور اتنا چھوٹا چھوٹا پیدا کرتا ہے

پھران تمام کیڑوں میں سے صرف ایک کیڑے کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ عورت کے انڈے میں گھس جائے ،اور وہاں گھس کر عورت کی بچہ دانی کی دیوار کے ساتھ چپک کر خون چوسنا شروع کرے،اور پھر بڑھنا شروع کرے،اور نو مہینے کے بعد ایک چلتا پھرتا انسان بن جائے

جب سائنس کو یہ تحقیق ہوئی کہ اتنے باریک کیڑے سے انسان کو پیدا کیا جاتا ہے تو کھل کر اس کے سامنے ماءمہین کی حقیقت آئی،اور حیران ہو کر رہ گئے،اور یقین کیا کہ یہ واقعی اللہ کی کتاب ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ایک قطرہ منی میں کئی لاکھ زندہ کیڑے ہیں،اور یہ بھی دیکھیں کہ کتنے باریک باریک کیڑے ہیں کہ خردبین سے بھی نظر نہیں آتے ،اوران میں سے صرف ایک کیڑے سے انسان کی پیدائش عمل میں آتی ہے

۱۵۔منی کئی پانیوں کا مجموعہ ہوتی ہے

منی کئی پانیوں کا مجموعہ ہے،اس بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔اِنَّا خَلَقْنَا الاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (سورۃ الدھر ۷۶،آیت ۲)

ترجمہ: ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے پیدا کیا ہے

اس آیت کی تفسیر تو یہی ہے کہ انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا ہے،یعنی مرد اور عورت کے مجموعہ پانی سے پیدا کیا ہے۔

سائنسی تحقیق

لیکن آج کل ڈاکٹری تحقیق یہ ہے کہ خود مرد کی منی بھی تین پانی اور کیڑوں کا مجموعہ ہے

[۱] پہلا ہے۔۔ودی، یہ ہلکا سا پانی ہوتا ہے اور لیس دار ہوتا ہے،مرد جب عورت سے ملاعبت کرتا ہے تو عضو تناسل سے یہ پانی نکلنے لگتا ہے،اور جب ہم بستری کرتا ہے تب بھی منی کے ساتھ یہ پانی ہوتا ہے

[۲] دوسرا ہے۔۔منی کی تھیلی کا پانی۔منی جہاں بنتی ہے،اور جہاں جمع ہوتی ہے،اس تھیلی میں ایک خاص قسم کا پانی ہوتا ہے،اس پانی میں منی کا کیڑا تیرتا رہتا ہے

[۳] تیسرا ہے۔۔غدہ مثانہ کی رطوبت۔یہ پانی مثانہ میں پیدا ہوتا ہے ،اور منی کے ساتھ مل جاتا

ہے ،جب کوئی منی کو سونگھتا ہے تو اس کو اسی پانی کی بو آتی ہے

[۴] اور چوتھا ہے۔۔۔ منی کا کیڑا، یہ اللہ پاک ایک قطرہ منی میں کئی لاکھ کیڑا پیدا کر دیتے ہیں ان چار چیزوں کے مجموعے کا نام منی ہے، اور اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میں نے انسان کو کئی پانی کے مجموعے سے پیدا کیا ہے تا کہ اس کو آزمائیں کہ وہ میری ربوبیت کا اقرار کرتا ہے یا نہیں

منی چار چیزوں کا مجموعہ ہے یہ اللہ کا احسان ہے

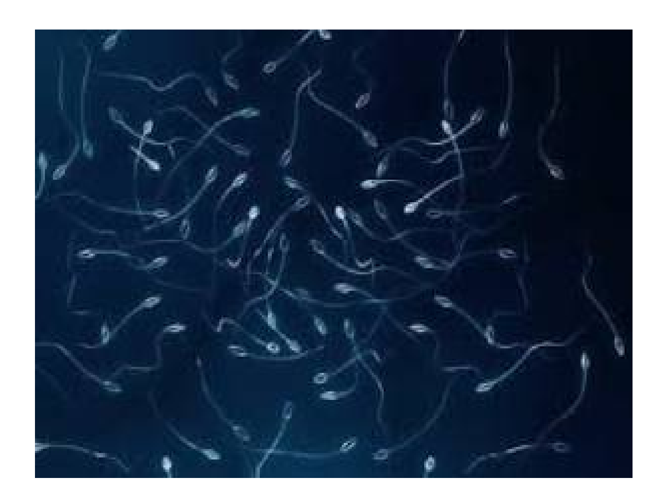
اس آیت میں اشارے اشارے میں اللہ نے احسان جتایا ہے کہ میں نے منی کو کئی چیزوں کا مجموعہ بنایا ہے۔ مثلا اگر منی میں صرف کیڑے ہوتے ،اور لیس دار پانی نہیں ہوتا تو منی چنے کی طرح سخت ہوتا، اور جب وہ نکلتی تو جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں زخمی کرتی چلی جاتی، اس سے آدمی کو مزا نہیں آتا، بلکہ ایک مصیبت ہو جاتی

دوسری بات یہ ہے کہ، 66 سال کی عمر میں منی میں کیڑوں کی مقدار کم ہو جاتی ہے، اور پانی کی مقدار تھوڑی زیادہ ہو جاتی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب عضو تناسل سے منی نکلتی ہے تو کیڑا کم ہونے کی وجہ سے ہلکا سا جھٹکا ہوتا ہے، جوانی کی طرح زوردار جھٹکا نہیں ہوتا،، صرف ایک پھسلتا ہوا پانی کی طرح عضو تناسل سے منی نکل جاتی ہے، جس کی وجہ سے بہت کم مزا آتا ہے، اور فارغ ہونے کے بعد شوہر بیوی کو صرف پھیکی مسکراہٹوں کے ساتھ دیکھتا رہتا ہے، یا جوانی کے وہ مزے یاد کرتے رہتے ہیں جو صحیح مقدار میں کیڑوں کی وجہ سے ، منی یمنی ، ہوتا تھا، یعنی منی نکلتے وقت جھٹکا ہوتا تھا، اور میاں بیوی دونوں کو خوب مزا آیا کرتا تھا

اللہ نے اس کا احسان جتایا ہے کہ میں نے تم کو جھٹکے والی منی عطا کی ہے [الم یک نطفة من منی

یمنی۔[سورت القیامۃ ۷۵،آیت ۳۷]،جس سے تم دونوں کوخوب مزا آتا ہے[

جب ڈاکٹری تحقیق اس مقام پر پہنچی تو وہ ان آیتوں کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ، خدا نے بہت پہلے کیسی بات کہہ دی ہے جو آج برسوں بعد اس کا پتہ چلا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ منی کے قطرے میں پانی بھی ہے، مذی بھی ہے، ودی بھی ہے،اور منی کے کیڑے بھی ہیں،اور یہ منی چار چیزوں کا مجموعہ ہے

۱۶۔ماہ واری کے وقت میں گندگی ہوتی ہے

جب عورتوں کو ماہ واری[monthly period] آتی ہے تو خود ماہ واری ایک ناپاک اور گندی چیز ہے،اوراس موقع پر ہم بستری کرنے سے کئی قسم کی بیماری کا خدشہ ہوتا ہے

،اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے۔**و یسئلونک عن المحیض ، قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ، و لا تقربوھن حتی یطھرن ، فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امر کم اللہ**۔(سورت البقرۃ ۲،آیت ۲۲۲)

ترجمہ :اورلوگ آپ سے ماہ واری کے بارے میں پوچھتے ہیں،آپ کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے،اس لئے ماہ واری کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو،اور جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے اس سے ہم بستری نہ کرو،ہاں جب وہ پاک ہوجائیں تو ان کے پاس اسی طریقے سے جاؤ جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

لغت :اذی،کا ترجمہ گندگی بھی ہے اور اذی کا ترجمہ،تکلیف کی چیز،بھی ہے،اور یہاں آیت میں دونوں معانی مراد ہیں

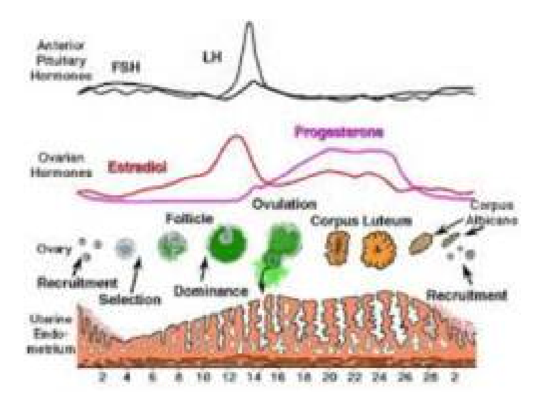
سائنسی تحقیق

ہم بستری کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عورت پوری طرح ہم بستری کے لئے تیار ہو،اس کوخود بھی مزا آنے لگے،اوراس کے خاص عضو میں مذی کا پانی پورا بھر جائے،اس وقت ہم بستری کرنے سے دونوں کوخوب لطف آتا ہے،اورعورت کے عضو،یا مرد کے عضو میں کوئی بیماری یا خامی نہیں آتی،اسی ہم بستری سے بچہ پیدا ہوتا ہے

ماہ واری کی حالت میں عورت کی تکلیف

لیکن اگر عورت ماہ واری کی حالت میں ہو تو اس وقت عورت میں یہ باتیں ہوتیں ہیں، جس کی وجہ سے اس وقت ہم بستری کرنے سے مزا بھی نہیں آئے گا، اور چار قسم کی بیماریوں کا اندیشہ رہے گا

[۱]۔۔۔عورت کے بچہ دانی میں چاروں طرف ٹیشوز ہوتے ہیں، وہ ٹیشوز بڑھتے ہیں اور ایک ماہ تقریبا چار میلی میٹر لمبے ہو جاتے ہیں، اور اللہ کا نظام یہ ہے کہ ماہ کے آخیر میں یہ جھڑنے لگتے ہیں، جب یہ جھڑتے ہیں تو وہاں سے خون رستا ہے، اس خون میں یہ ٹیشوز بھی ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے خون کالا مائل گاڑھا نظر آتا ہے، یہ خون چار سے سات روز تک جستہ جستہ نکلتا رہتا ہے، اسی خون کا نام حیض ہے، اسی کو ماہ واری [monthly period] کہتے ہیں



اس کا فوٹو میں دیکھیں کہ بچہ دانی کا ٹیشو بہت اونچا اور لمبا ہو گیا ہے، اور پھر اٹھائیس دنوں کے بعد یہ کٹنا شروع ہو گیا ہے، اسی کٹنے کو حیض آنا کہتے ہیں

[۲]۔۔۔دوسری بات یہ ہے کہ ماہ واری کے وقت بچہ دانی میں کافی تکلیف ہوتی ہے، کیونکہ بچہ دانی میں ایک قسم کا زخم ہوتا ہے، اسی لئے بعض عورت کو تو بہت تکلیف ہوتی ہے، اس وقت عورت میں سستی بھی ہوتی ہے

[۳]۔۔۔ ماہ واری کے وقت پورے عضو خاص میں خون بھرا ہوتا ہے، اور اس خون میں ایڈز کے جراثیم ہوتے ہیں

[۴]۔۔۔اس ماہ واری کے وقت میں عورت قطعا ہم بستری کے لئے تیار نہیں ہوتی، کیونکہ وہ تو سخت تکلیف میں ہے، اور جو اس وقت میں ہم بستری کرتے ہیں وہ صرف زبردستی کرتے ہیں

ماہ واری کی حالت میں ہم بستری سے میاں بیوی دونوں کو بیماری کا زبردست خطرہ

[۱]۔۔۔ماہ واری کی حالت میں عورت کے عضو خاص میں مذی نہیں آتی، اس لئے وہ عضو اندر سے سخت ہوتا ہے، لیس دار نہیں ہوتا، اس لئے مرد کے عضو کو اندر جانے میں کافی مشقت ہوتی ہے، اور بعض مرتبہ عورت کا زخم اور بڑھ جاتا ہے

[۲]۔۔۔ ماہ واری کا خون گندہ اور ناپاک تو ہے ہی اس میں ایڈز [HIV] اور [STL] کے جراثیم ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے دونوں کو یہ بیماری لگ سکتی ہے

[۳]۔۔۔جن لوگوں نے ماہ واری کی حالت میں ہم بستری کی وہ بتاتے ہیں خون کے اثر سے دو دن تک مرد کے عضو خاص میں جلن رہتی ہے

ان تینوں بیماریوں کی وجہ سے قرآن کریم نے ایک چھوٹا سا جملہ کہا، **قل هو اذى**، کہ وہ گندگی بھی ہے اور تکلیف اور بیماری کی چیز بھی ہے اس لئے اس حال میں عورتوں سے الگ رہا کرو۔

۱۷۔ ماہ واری ختم ہونے کے بعد ہم بستری کر ہی لیا کریں

ماہ واری ختم ہونے کے بعد قرآن کریم نے ہلکے انداز میں زور دیا ہے کہ ہم بستری کر لیا کریں ،اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے۔

۔و یسئلونک عن المحیض ، قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ، و لا تقربوھن حتی یطھرن ، فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امر کم اللہ ۔(سورت البقرۃ ۲، آیت۲۲۲)

ترجمہ : اورلوگ آپ سے ماہ واری کے بارے میں پوچھتے ہیں،آپ کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے،اس لئے ماہ واری کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو،اور جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے اس سے ہم بستری نہ کرو،ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریقے سے جاؤ جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

لغت: **تطھرن** : کا ترجمہ ہے کہ اچھی طرح پاک ہو جائے،یعنی ماہ واری کا خون آنا پورے طور پر بند ہو جائے، پھر عورت رگڑ رگڑ کر تمام خون کو دھو لے،اور غسل کر لے،اور بالکل فریش ہو جائے تب یہ کہا کہ اب بیوی سے ہم بستری کر لیا کرو، **تطھرن**،کا یہی مطلب ہے

سائنسی تحقیق

[۱]۔۔۔برسوں تحقیق کے بعد ڈاکٹر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ماہ واری ختم ہو جانے کے بعد بچہ دانی حیض کے ٹیشوس سے بالکل صاف ہو جاتی ہے، اور خالی ہو جاتی ہے، اور اسی خالی بچہ دانی میں حمل ٹھہرتا ہے

[۲]۔۔۔اس وقت بچہ دانی میں مذی بھی خوب آتا ہے جس سے عورت اور مرد دونوں کو ہم بستری کرنے میں خوب مزا آتا ہے

[۳]۔۔۔عورت اور مرد کئی دنوں سے صبر کئے بیٹھے ہیں اس لئے دونوں کا جی بھی ہم بستری کے لئے بہت بیتاب ہے

[۴]۔۔۔اور خاص بات یہ ہے کہ اس وقت عورت کی بچہ دانی میں وہ انڈا کثیر مقدار میں آتا ہے جس میں حمل ٹھہرتا ہے

اسی لئے قرآن کریم نے ہلکے انداز میں کہا کہ اس وقت کو مت گنواؤ، بلکہ ہم بستری کر کے اپنی کھیتی کر لیا کرو ،نسائکم حرث لکم فاتو حرثکم انیٰ شئتم .ترجمہ کہ بیوی تیری کھیتی ہے جیسے چاہو اپنی کھتی کر ہی لیا کرو، یہی وقت صحیح کھیتی کرنے کا ہے

ڈاکٹر جب اس تحقیق پر پہنچے، اور قرآن کریم کی آیت کو دیکھا تو بے ساختہ بول پڑے کہ واقعی یہ اللہ کا کلام ہے ورنہ اتنی باریک تحقیق کون بیان کر سکتا ہے

نوٹ: اس بارے میں بہت ساری تصویریں ہیں لیکن دانستہ نہیں دے رہا ہوں

۱۸۔ جنابت کے بعد پورے جسم کو رگڑ کر دھونے کی حکمت

جنابت کے بعد یہ حکم ہے کہ پورے جسم کو خوب رگڑ رگڑ کر دھوئے ، اس کی حکمت کیا ہے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے

جنابت کے غسل کرنے کے بارے میں ارشاد ربانی یہ ہے

۔یا ایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکٰرای حتی تعلموا ما تقولون و لا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ۔ (سورت النساء۴، آیت ۴۳)

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تک نشے کی حالت میں ہوتو اس وقت تک نماز کے قریب بھی نہ جانا جب تک تم جو کچھ کہہ رہے ہو اسے سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک غسل نہ کرلو (نماز جائز نہیں ہے)

دوسری آیت میں ہے

۔و ان کنتم جنبا فاطھروا ۔ (سورت المائدۃ ۵، آیت ۶)

ترجمہ :اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہوتو سارے جسم کو غسل کے ذریعہ خوب اچھی طرح پاک کرو۔

ان آیتوں میں ہے کہ جنابت کے بعد پورے جسم کو خوب دھوؤ

سائنسی تحقیق

جب تک ایڈز کے جراثیم کی تحقیق نہیں ہوئی تھی تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ جماع کے بعد جسم پر گندگی آجاتی ہے اس لئے پورے جسم کو دھونے کے لئے کہا گیا ہے، یا جسم ناپاک ہو جاتا ہے، اس لئے پورے جسم کو دھونے کے لئے کہا گیا ہے

لیکن اب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ ہم بستری کے دوران میاں بیوی دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے شرم گاہ پر جاتے ہیں، اور یہ ممکن ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کے شرم گاہ پر ایڈز کی بیماری کے جراثیم ہو، یا کسی اور بیماری کے جراثیم ہو ، اور جراثیم ہاتھ میں لگ گیا ہو، اور یہ طے ہے کہ ہم بستری کے دوران دونوں کے ہاتھ کبھی سر پر کبھی جسم کے مختلف حصے پر لگتے ہیں، اس لئے بیماری کے یہ جراثیم جسم کے مختلف حصے پر چپک چکے ہوں گے، اور مرد یا عورت میں سے کسی کو یہ پتہ بھی نہیں ہے کہ بیماری کا کون سا جراثیم کہاں چپکا ہے، اور یہ پھیل بھی رہا ہے، اس لئے ہم بستری کے بعد پورے جسم کو رگڑ رگڑ کر دھو لینا چاہئے تاکہ ایڈز یا بیماری کے جراثیم دھل جائے اور آگے پھیلنے کا موقع نہ ملے

اسی طرح ہم بستری کے وقت میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں، بلکہ خوب لیتے ہیں، اس لئے یہ ممکن ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کے منہ میں، یا ہونٹوں پر بیماری کے جراثیم ہو، اور وہ جراثیم منہ میں جا چکا ہو، اور ان دونوں کو اس کی خبر بھی نہ ہو، اس لئے قرآن کریم نے حکم دیا کہ اس غسل میں منہ میں بھی پانی ڈالو، اور اس کو اچھی طرح دھو تاکہ منہ میں انجانے میں جراثیم چلا گیا ہو تو وہ بھی اس سے دھل جائے گا، اور جراثیم مزید نہیں پھیلے گا

ڈاکٹر کی اس تحقیق کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت بہت مفید ہو جاتی ہے جس نے بہت پہلے حکم دیا کہ ہم بستری کے بعد غسل کر لینا چاہئے اور پورے جسم کو رگڑ رگڑ کر دھو لینا چاہئے تاکہ ایڈز یا دوسری

بیماریوں کے جراثیم نہ پھیلے

دوسری بات یہ ہے کہ، ہم بستری کے بعد جسم کی ساری رگیں سست پڑ جاتی ہیں، اور ایک قسم کی کمی آجاتی ہے، دیکھا یہ گیا ہے غسل کے پانی سے یہ سستی ختم ہو جاتی ہے، اور جسم میں بڑی تازگی آجاتی ہے، قرآن کریم نے اس لئے بھی حکم دیا کہ جنابت کے بعد غسل کرلیا کریں تا کہ پاک صاف بھی ہو جائے ،اور رگوں کی سستی بھی ختم ہو جائے

اور تیسری بات یہ ہے کہ دونوں کے جسم سے گندگی نکلی ہے، اور معلوم نہیں کہاں کہاں پھیل گئی ہے، اور لگ گئی ہے، اس لئے قرآن نے حکم دیا کہ ان گندگیوں کو اچھی طرح دھولو اور صاف کرلو تا کہ پاک صاف ہو کر زندگی گزار سکو گے اسی لئے جنابت کے بعد میاں بیوی دونوں کو رگڑ رگڑ کر دھو کے غسل کرنے کا حکم دیا۔

۱۹۔ایڈز کی نئ نئ بیماریاں

ایڈز [AIDS--HIV]

جب زنا اور لواطت عام ہوجائے تو ایسی ایسی بیماریاں آئے گیں کہ پہلے لوگوں میں یہ کبھی نہیں آئی تھیں اس کے لئے حضورؐ کی پیشین گوئی یہ ہے

۔عن عبد الله بن عمر قال اقبل علینا رسول الله ﷺ فقال ... لم تظهر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بها الافشا فیهم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافهم الذین مضوا ۔(رواہ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، ص۵۷۹، نمبر۴۰۱۹)

۔ترجمہ: آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔۔۔کہ کسی قوم میں زنا، اور لواطت عام ہوئی ہوتو طاعون اور ایسی تکلیف دی بیماری پھیل پڑتی ہے جو ان کے پچھلے اسلاف میں نہیں ہوئی تھی

لغت: الفاحشۃ: کا ترجمہ فحش چیز، اس کا مطلب ہے لواطت، یعنی مرد یا عورت کے پیخانہ کے راستے سے خواہش پوری کرنا، اور زنا بھی اس کا مطلب ہے، یعنی لواطت یا زنا عام ہوجائے

سائنسی تحقیق

۱۹۸۳ء میں سائنس دانوں کو اس کا پتہ چلا کہ ایڈز ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو پہلے کمزور کرتی ہے، پھر آہستہ آہستہ مار دیتی ہے، اور اس کا بھی پتہ چلا کہ جس آدمی کو ایڈز ہے، اس کے ساتھ یہ چار تعلق بنائیں تو یہ ایڈز تعلق بنانے والے کے جسم میں بھی چلی آتی ہے

[1]۔۔۔پہلی ہے لواطت ،یعنی اگر مرد یا عورت کے پیخانہ کے راستے میں عضو تناسل کو ڈال کر بار بار خواہش پوری کرے تو اگر عورت کے جسم میں یہ بیماری ہے تو مرد میں چلی آئے گی ،اور مرد کے پاس ہے تو عورت میں چلی جائے گی

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیماری کا کیڑا پیخانہ کے راستے میں زیادہ ہوتے ہیں ،اس لئے جوں ہی اس کے اندر عضو تناسل پہنچتا ہے یہ کیڑا مرد کو لگ جاتا ہے،اور مرد کو بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے

یا اگر مرد کے اندر یہ بیماری ہے تو اس کی منی میں بھی ایڈز کا کیڑا ہوتا ہے،اس لئے جیسے ہی منی پیخانہ کے راستے میں گئی تو عورت یا مرد کے پیخانہ کے راستے میں یہ کیڑا پہنچ جاتا ہے،اور آہستہ آہستہ انڈا بچہ دینا شروع کرتا ہے اور اس کے جسم میں بھی ایڈز پیدا ہو جاتا ہے،شروع میں اس بیماری کا پتہ نہیں چلتا ہے، لیکن جب زیادہ ہو جائے تو ڈاکٹر اس کی تحقیق کر لیتا ہے،اور مریض کو اس کا پتہ لگ جاتا ہے

عورت کی شرم گاہ میں مذی کا پانی ہم بستری کے لئے بہت ضروری ہے

ڈاکٹر اور حکیم بتاتے ہیں کہ وہ ہم بستری جس سے مرد اور عورت دونوں کو بے پناہ مزا آئے ،اور فارغ ہونے کے بعد دونوں کو سکون حاصل ہو،اس کے لئے ضروری ہے کہ عورت کی شرم گاہ میں بھرپور مذی کا پانی ہو،اگر بھرپور پانی ہے تو ذرا سا زور لگانے سے عضو تناسل بچہ دانی تک چلا جاتا ہے کیونکہ مذی کا پانی لیس دار ہوتا ہے،اس کی وجہ سے عضو تناسل بہت آصانی سے بہت اندر تک چلا جاتا ہے،اس لئے ہلکا سا دو تین جھٹکے کے بعد ہی منی نکلنی شروع ہو جاتی ہے،اور ادھر سے عورت کی منی بھی نکل کر شرم گاہ میں آنا شروع ہو جاتی ہے،اس سے دونوں کو خوب مزا آتا ہے، دونوں سکون محسوس کرتے ہیں،اور دونوں جلد فارغ ہو جاتے ہیں،اس سے شرم گاہ سرخ نہیں ہوتی اور نہ وہ زخمی ہوتی ہے

۲۰۔ایڈز کی بیماری زیادہ تر لواطت سے ہی ہوتی ہے

اوپر کے قاعدے کو یاد کرنے کے بعد اب سنئے کہ پیخانہ کی جگہ ہم بستری کی جگہ نہیں ہے، کیونکہ وہاں مذی کا پانی نہیں ہوتا، ہم بستری اس وقت صحیح اور مزیدار ہوتی ہے جب شرم گاہ میں خوب عورت کی مذی کا پانی ہو، لیکن پیخانہ کا راستہ تو بالکل خشک ہوتا ہے، اس کی وجہ سے عضو تناسل اس میں مشکل سے جاتا ہے، اس لئے لواطت کرنے والا عضو تناسل کو بار بار دھکیلتا ہے، اور کروانے والا چیختا رہتا ہے، کیونکہ اس کو مزا نہیں آتا، بلکہ تکلیف ہوتی ہے لیکن کرنے والے کو خوش کرنے کے لئے صاف انکار نہیں کرتا، اور یہ بھی ایک بات ہے کہ وہاں جلدی منی بھی نہیں نکلتی، اس لئے لواطت کرنے والا بہت دیر تک دھکے مارتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے پیخانہ کا راستہ سرخ ہو جاتا ہے، بلکہ سوج جاتا ہے اور زخمی ہو جاتا ہے، اب بار بار ایسا کرنے سے چونکہ وہ جگہ سوجی ہوئی ہے اس لئے اس میں کیڑا پیدا ہو جاتا ہے، اور اسی کیڑا پیدا ہونے کا نام ایڈز ہے

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ لواطت سے بہت جلدی ایڈز پیدا ہوتا ہے

جب ایک مسلمان ڈاکٹر کی نظر اوپر والی حدیث پر گئی تو وہ حیران ہو گئے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ لواطت سے ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ پہلے اس کا نام ہی نہیں سنا ہوگا

زنا سے بھی ایڈز کی بیماری پھیلتی ہے

[۲]۔۔۔دوسرا ہے زنا۔ زنا میں ہوتا یہ ہے کہ ایک عورت چار مردوں سے کرا وا چکی ہے، اب اس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کس مرد میں ایڈز کی بیماری ہے، اس لئے جس مرد میں ایڈز کی بیماری ہوگی، اس کا کیڑا عورت کی شرم گاہ میں چلی آئی، جس سے عورت ایڈز کی بیمار ہو جاتی ہے

اور اسی شرم گاہ میں دوسرے مرد نے عضو تناسل ڈالا تو اس کے عضو تناسل میں بھی یہ کیڑا چلا گیا اور وہ بھی ایڈز کا مریض بن گیا، اور چونکہ وہ زانیہ ہے، اس لئے بار بار کئی مردوں سے زنا کرواتی ہے، اس لئے اس سے ایڈز کی بیماری زیادہ پھیلتی ہے

دوسری بات یہ ہے کہ میاں بیوی ہو تو مثلا پانچ دنوں کے بعد مرد کو ہم بستری کی ضرورت پڑی، تو چونکہ عورت نے کسی اور مرد سے ہم بستری نہیں کرائی ہے، اور دونوں کی عمر تقریبا ایک ہے، اس لئے جب پانچ دنوں کے بعد مرد کو ضرورت پڑی تو عورت کو بھی پانچ دنوں کے بعد خواہش ہو جاتی ہے، اس لئے ذرا سا چھونے پر عورت کی شرم گاہ میں مذی کا پانی بھر جاتا ہے، اور وہ جگہ انتہائی لیس دار ہو جاتی ہے، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مرد کا عضو تناسل درمیان میں نہیں رہتا، بلکہ ذرا سا زور لگانے سے وہ عورت کی بچہ دانی تک پہنچ جاتا ہے، اور صرف تین چار ہلکے جھٹکے کے بعد منی نکلنی شروع ہو جاتی ہے، اس سے زیادہ جھٹکے لگانے کی نوبت ہی نہیں آتی ، اور دونوں کو خوب مزا آتا ہے، اور دونوں کو سکون بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے دونوں کی منی نکل چکی ہے

لیکن اگر زنا کا معاملہ ہے، اور کئی مرد کر رہے ہیں، تو مثلا ابھی عورت سے ایک مرد نے زنا کیا، اب اس عورت کو مثلا پانچ دنوں کے بعد خواہش ہوگی، اور شرم گاہ میں مذی کا پانی پانچ دن بعد آئے گا، لیکن دو روز کے بعد ہی دوسرا مرد زنا کے لئے آ گیا، اور اس کو خوش کرنے کے لئے عورت کو مجبورا زنا کرانی ہے،

اور ہم بستری کی ایکٹنگ کرنی ہے، تو یہ طے ہے کہ عورت کی شرم گاہ میں مذی کا پانی نہیں آئے گا، اس لئے وہ خشک رہے گا، اس لئے اب جو اس میں عضو تناسل ڈالے گا تو وہ بیچ میں ہی رہ جائے گا، بچہ دانی تک نہیں جائے گا، اور دوسری بات یہ ہے کہ اس صورت میں جلدی منی نہیں نکلتی اس لئے اس کو بار بار زبردست دھکا مارنا پڑتا ہے، اور عورت چلاتی رہتی ہے، اس دھکے سے عورت کی شرم گاہ سرخ ہو جاتی ہے، اور بعض مرتبہ زخمی ہو جاتی ہے

اور اگر اسی طرح بار بار زنا کرواتی رہی تو اس سے ایڈز کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے، اور عورت ایڈز کا بیمار ہو جاتی ہے، اور اب جو آدمی بھی اس شرم گاہ میں عضو تناسل ڈالے گا اس کو بھی ایڈز کا کیڑا لگ جائے گا، اور وہ بھی ایڈز کا مریض ہو جائے گا، اس کو انگریزی میں [heterosexual] کہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی طبیعت ہم بستری کرنے کی نہیں ہے پھر بھی آپ مجبور کر کے کرنا چاہتے ہیں اسی لئے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زنا بھی ایڈز کی بیمار پھیلنے کے لئے بہت بڑا ذریعہ ہے

اور حضور نے تو بہت پہلے فرمایا تھا کہ زنا کی کثرت ہوگی تو ایسی ایسی بیماری شروع ہوگی کہ تم نے اس کا نام بھی نہیں سنا ہوگا، اور یہی ہوا کہ ۱۹۸۳ء سے پہلے ایڈز کا نام کسی نے نہیں سنا تھا، اور جب لوطت، اور زنا عام ہوئی تو یہ نئی نئی بیماریاں شروع ہو گئیں، اور حضور کی پیشین گوئی سو فیصد پوری ہو گئی

میں جب انٹرنیٹ ہر گیا اور یہ دیکھا کہ ایڈز کے پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ لواطت بتائی تو میں حیران ہو گیا کہ یہی بات کتنے پہلے حضورؐ نے بتائی تھی، اور آج سائنس بھی اسی کی تصدیق کر رہی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ایڈز بیماری کا گھاؤ انسان کے جسم پر ہے، اور اسی گھاؤ کا جراثیم منتقل ہوتا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ اوپر بائیں جانب سب سے پہلے لواطت کا فوٹو دیا ہے کہ اس سے بہت زیادہ ایڈز پھیلتا ہے اور دوسرے نمبر پر دیا ہے کہ زنا سے بہت زیادہ ایڈز پھیلتا ہے

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ایڈز سے بچنے کے لئے کنڈوم استعمال کرلو

آج کل ایڈز سے بچنے کے لئے ڈاکٹر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ کنڈوم [condoms] استعمال کرلو، یہ ایک ربر کی تھیلی ہوتی ہے جس کو عضو تناسل پر پہن لیا جاتا ہے، تاکہ مرد کے ایڈز، یا بیماری کا اثر عورت کو نہ پڑے اور عورت کے ایڈز، یا بیماری کا اثر مرد کو نہ پڑے

لیکن اس میں یہ چار خامیاں ہیں

[۱] ۔۔عورت کی شرم گاہ میں مذی کا پانی نہیں آتا جس کی وجہ سے مرد اور عورت دونوں کو مباشرت کا مزا بہت کم آتا ہے، اس لئے یوں سمجھو کہ یہ ایک بیکار چیز ہے

[۲] ۔۔منی جلدی نہیں نکلتی۔۔ چونکہ مرد کا عضو تناسل عورت کے عضو تناسل سے نہیں ملتا اس لئے منی نکالنے کے لئے دیر تک جھٹکا دینا پڑتا ہے، اس سے بھی عورت کی شرم گاہ میں سوجن ہوتی ہے، اور پھر وہی ایڈز کا خطرہ رہتا ہے

[۳] ۔۔ہم بستری کا مزا نہ مرد کو آتا ہے اور نہ عورت کو آتا ہے

[۴] ۔۔بار بار کے خشک جھٹکے سے عورت چلاتی رہتی ہے، اور مرد مزا تلاش کرنے کے لئے بے پناہ دھکے مارتا ہے، اور دونوں اپنی زندگی برباد کرتے ہیں

ایڈز کا صحیح علاج

اس کا صحیح علاج حضور نے بتایا کہ ۱۸ سال کی عمر میں نکاح کرو اور خوب مزے لوٹو، اس سے نہ ایڈز ہوگا، اور نہ کوئی بیماری ہوگی، اور کبھی ہوگئی تو چونکہ وہ زندگی بھر کی ساتھی ہوتی ہے اس لئے ایک دوسرے کو سہارا دیکر خوشی کی زندگی گزار لوگے

۲۱۔مذی کا پانی بھر جائے تو ایڈز کا خطرہ کم ہو جاتا ہے

اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد یہ ہے

۔عن جابر بن عبد اللہؓ ...قال [رسول اللہ ﷺ] تزوجت ؟ قلت نعم ، قال بکر أم ثیبا ؟ قلت بل ثیبا قال أفلا جاریة تلاعبها و تلاعبک ؟ ۔(بخاری شریف، کتاب البیوع ، باب شراء الدواب والحمیر ،ص ۳۳۷،نمبر ۲۰۹۷)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ۔۔۔مجھ سے حضور ﷺ نے پوچھا کیا شادی کر لی؟ میں نے کہا ہاں! پھر پوچھا کنواری عورت سے کی یا بیاہی سے؟، میں نے کہا بیاہی عورت سے کی ہے،تو آپ نے فرمایا کوئی نئی لڑکی سے نکاح نہیں کر لیا تا کہ تم اس سے کھیلتے ،اور وہ تم سے کھیلتی۔

لغت: تلاعب، کا ترجمہ ہے کھیل کرنا۔ یہاں لطیف طور پر حضورؐ نے اشارہ فرمایا کہ ملاعبت ہو تب ہی ہم بستری میں خوب مزا آتا ہے

، ملاعبت کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کو دیر تک چھوتا رہے، بوسہ لیتا رہے، اور عورت مرد سے دیر تک کھیلتی رہے، یہاں تک کہ عورت کی شرم گاہ میں مذی کا پانی خوب بھر جائے۔اب اس مرحلے پر مرد ہم بستری کرے تو لطف بھی بہت آتا ہے، دونوں کو سکون ہو جاتا ہے، دونوں کی منی پوری طرح نکل جاتی ہے،اور ایسی صورت میں ایڈز کی بیماری کا خطرہ نہیں رہتا

سائنسی تحقیق

آج ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ اگر عورت کو ذہنی طور پر کوئی پریشانی ہے، یا کوئی بات ہے جس کی وجہ سے شرم گاہ میں مذی کا پانی نہیں آیا، اور مذی کا پانی نہیں بھرا، اور اس حال میں ہم بستری کرلی تو عضو تناسل درمیان میں رہ جاتا ہے، اور کافی رگڑنے کے بعد منی نکلتی ہے، چونکہ شرم گاہ مذی نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہے، اور جماع کرنے والے نے کافی رگڑ دیا ہے، اس طرح بار بار رگڑنے سے شرم گاہ زخمی ہو جاتی ہے، اور ایذ کی بیماری شروع ہو جاتی ہے،، اس جماع کو انگریزی میں ۔ hetrosexual کہتے ہیں اور یہ بھی ایڈز پھیلنے کا ذریعہ ہے

جب میں نے ڈاکٹری تحقیق پڑھی، اور حدیث کے اشارے کو بھی پڑھا تو حیران ہو گیا کہ حضورؐ واقعی نبی تھے کہ اشارے اشارے میں کتنی گہری بات بتا گئے، اور ایڈز کا علاج بھی بتا گئے، فللہ الحمد

۲۲۔فارغ ہونے کے بعد بیوی پر رکے رہیں

ہم بستری کے وقت مرد فارغ ہو چکا ہے، لیکن ابھی تک عورت فارغ نہیں ہوئی تو مرد کو چاہئے کہ عورت کے فارغ ہونے تک اس پر رکا رہے، تا کہ اس کی بھی خواہش پوری ہو جائے اور اس کو بھی سکون حاصل ہو جائے،

اس کے لئے حدیث یہ ہے

۔**عن انس بن مالک : ان النبی ﷺ قال اذا غشی الرجل اهله فلیصدقها فان قضی حاجته و لم تقض حاجتها فلا یعجلها** ۔(مصنف عبدالرزاق، باب القول عند الجماع وکیف یصنع ،وفضل الجماع، جلد٦، ص١٥٦، نمبر١٠٥٠٨)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ شوہر بیوی سے ہم بستری کرے، تو پورے طور پر اس کی خواہش پوری کرے۔اگر شوہر اپنی ضرورت پوری کر چکا ہے [یعنی فارغ ہو چکا ہے]اور عورت ابھی فارغ نہیں ہوئی ہے تو اس کو جلدی نہ کرائے [بلکہ اس پر دیر تک رکا رہے تا کہ وہ بھی فارغ ہو جائے

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ مرد کے عضو خاص میں جو سوراخ ہے وہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے اس لئے اس کی منی جلدی نکلتی ہے، اور وہ جلدی فارغ ہو جاتا ہے، لیکن عورت کی منی نکلنے کا جو سوراخ ہے وہ پتلا ہوتا ہے، اور منی کافی اوپر سے گھوم کر آتی ہے اس لئے اس کے نکلنے میں تھوڑی دیر ہوتی ہے، عموما مرد کے فارغ ہونے

کے بعد عورت منی نکالنے کے لئے زور لگاتی ہے،اور جب زور لگا کر فارغ ہو جاتی ہے تو بہت سکون محسوس کرتی ہے، کیونکہ منی کی تھیلی جو بھری ہوئی تھی وہ خالی ہوگئی ہے،

اس عجیب لمحے میں مرد کو عورت کے اوپر ہی رہنا چاہئے،اور نیچے کی طرف زور لگائے رکھنا چاہئے،تا کہ عورت فارغ ہو جائے،لیکن جس مرد کو یہ گر معلوم نہیں ہے وہ اپنی منی نکالنے کے بعد فورا نیچے اتر آتا ہے، اورعورت کو پیاسا چھوڑ دیتا ہے،اس لئے حضور نے اشارے اشارے میں فرمایا کہ،تم اپنی ضرورت پوری کر چکے ہو تو جلدی مت اتر جاؤ،ابھی عورت کے اوپر کے رہو،اور عورت کو بھی اپنی ضرورت پوری کرنے دو

یہ تحقیق بہت ہی غامض ہے،لیکن حضورؐ نے اشارے اشارے میں اس کو فرما دیا،جب ڈاکٹروں نے یہ حدیث دیکھی،اوراپنی تحقیق پر غور کیا جو برسوں کے بعد حاصل ہوئی تھی تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا، **ان هذا الا نبی کریم**۔کہ یہ واقعی محترم نبی ہی ہیں

۲۳۔ ہر جاندار کو اللہ نے پانی سے پیدا کیا ہے

ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے اس کے بارے میں ارشاد ربانی یہ ہے

۔وَجَعَلْنَا من الْمَآءِ كُلَّ شَئءٍ حَيٍّ اَفَلاَ يُوْمِنُوْنَ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۳۰)

ترجمہ: اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے تحقیق کی اور بتایا کہ دنیا میں جتنے جاندار بھی پیدا کئے ہیں سب کو پانی ہی سے پیدا کیا ہے، اس میں دوسرے مادے بھی ہوتے ہیں، لیکن پانی کا مادہ زیادہ ہے

بلکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سارے درخت صرف پانی میں اس کی جڑیں ہوتی ہیں، مٹی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا پھر بھی وہ بڑھتا ہے، اور زندہ رہتا ہے، لیکن اگر پانی نہ ہو تو کوئی جاندار زندہ نہیں رہتا

میرے گھر میں کئی مرتبہ پیالے میں صرف پانی رکھ کر پیاز کی جڑیں ڈال دی تو دیکھا کہ پیاز مکمل طور پر بڑھی اور خوب لہلہائی، تو میں دیکھ کر حیران ہو گیا کہ بغیر مٹی کے یہ کیسے لہلہا رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر جاندار چیز کی پیدار پانی سے ہے

سائنس نے یہ تحقیق کر کے اس آیت کی پوری تصدیق کی ہے

۲۴۔اصل فیصلہ کرنے والا دل ہوتا ہے

دل کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ وہی اصل بات سمجھنے کا سرچشمہ ہے

۔ **لهم قلوب لا يفقهون بها**۔(سورت الاعراف ۷،آیت ۱۷۹)

ترجمہ:ان انسانوں کے پاس دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں ہیں

اس آیت میں ہے کہ دل نہیں سمجھتا،حالانکہ ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ سوچنے سمجھنے کی قوت دماغ کو ہے،دل کو نہیں،اس لئے ایک زمانے سے لوگ اس آیت پر اعتراض کرتے تھے

سائنسی تحقیق

ڈاکٹروں نے ابھی یہ تحقیق کی ہے کہ سوچنے کا اور سمجھنے کے لئے تو دماغ ہے،وہی سوچتا ہے اور وہی تمام پہلوؤں پر غور کرتا ہے،لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دماغ سوچنے میں دل کے تابع ہے،اگر دل کسی کے طرف مائل ہے تو دماغ اس کی اچھائی کی طرف زیادہ سوچتا ہے،اور برائی کی طرف کم سوچتا ہے،اور اگر دل میں کسی کی دشمنی ہے تو دماغ اس کی برائی کی طرف زیادہ سوچتا ہے،اور اس کی اچھائی کی طرف کم سوچتا ہے

اسی طرح اگر وہ مسلمان ہے اور شریعت سے محبت رکھتا ہے تو وہ شریعت کی خوبیوں کے بارے میں زیادہ سوچے گا،اور اگر وہ مسلمان نہیں ہے تو وہ کفر کے بارے میں زیادہ سوچے گا

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ دل میں ایک قسم کا مقناطیس ہے،یہی وجہ ہے کہ جب عورت اپنے بچے کو

گود میں لیتی ہے تو سب سے پہلے وہ بوسہ لیتی ہے، پھر اپنے سینے سے اور دل سے چپکا لیتی ہے، اس چپکانے سے دونوں کو قلبی سکون ہو جاتا ہے، بچے کو بھی اور ماں کو بھی، اور جب تک سینے سے نہیں لگائے گی تب تک نہ بچے کو سکون ہوتا ہے، اور نہ ماں کو، ماں کے دل میں ایک قسم کی کمی محسوس ہوتی ہے، کیونکہ اس کے دل کے مقناطیس کو سکون نہیں ملا۔

اس حدیث میں اس کی پوری وضاحت ہے

۔سمعت النعمان بن بشير يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول ...الا و ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا و هی القلب ۔(بخاری شریف، کتاب الایمان باب فضل من استبرألدینہ،ص۱۲،نمبر۵۲)

ترجمہ:نعمان ابن بشیر کہتے ہیں کہ حضورﷺ سے کہتے ہوئے سنا۔۔سنو جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ ٹھیک رہتا ہے تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، سنو،وہ ٹکڑا، دل، ہے

اس حدیث میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ دماغ سوچتا ضرور ہے،لیکن فیصلہ کرنے کے لئے اور رجحان قائم کرنے کے لئے اصل میں دل ہے اس لئے قرآن نے یہ فرمایا کہ ان کافر انسانوں کے پاس سمجھنے کا دل نہیں ہے

اور جب ڈاکٹری تحقیق ہوئی تو لوگ قرآن کی آیت دیکھ کر حیران ہو گئے۔ کہ کیسے قرآن پاک نے بہت پہلے کہہ دیا کہ سمجھنے کے لئے اصل سر چشمہ دل ہے

۲۵۔موٹے جھوٹے کھانے کے فائدے

ہم لوگ ایک زمانے تک یہ سمجھتے رہے کہ مرغن غذائیں جسم کے لئے مفید ہے، لیکن حضور کی عام غذا یہ تھی کہ بغیر چھنے ہوئے آٹا کھاتے تھے تو مجھے بہت تعجب ہوا کہ اس میں کیا فائدہ ہے، لیکن سائنسی تحقیق نے ثابت کر دیا کا بغیر چھنا ہوا آٹا ہی مفید ہے، اس کے لئے حدیث یہ ہے

۔سألت سهل بن سعد فقلت هل أكل رسول الله ﷺ النقى ؟ فقال سهل ما رأى رسول الله ﷺ النقى من حين ابتعثه الله حتى قبضه الله قال فقلت هل كانت لهم فى عهد رسول الله ﷺ مناخل ؟ قال ما رأى رسول الله ﷺ منخلا من حين ابتعثه الله حتى قبضه قال قلت كيف كنتم تأكلون الشعير غير منخول ؟ قال كنا نطحنه و ننفخه فيطير ما طار و ما بقى ثريناه فأكلناه ۔(بخاری شریف، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبی ﷺ واصحابہ یأ کلون، ص۹۶۶، نمبر۵۴۱۳)

ترجمہ :سہل بن سعد سے میں نے پوچھا، کیا حضورؐ نے چھنا ہوا آٹا کھایا؟ تو حضرت سہل نے فرمایا کہ جب سے حضورؐ کو مبعوث فرمایا اس سے لیکر وصال تک میں نے چھنا ہوا آٹا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے پوچھا کہ حضورؐ کے زمانے میں چھلنی ہوا کرتی تھی، تو فرمایا کہ بعثت سے وصال تک میں نے چھلنی نہیں دیکھی،، میں نے کہا آپ حضرات بغیر چھنا ہوا جو کا آٹا کیسے کھاتے تھے، تو فرمایا کہ ہم پیس لیتے تھے، پھر اس آٹے پر پھونک مارتے تھے، اس میں سے جو اُڑ گیا وہ اُڑ گیا، اور جو باقی رہ گیا اس کو گوندھ لیتے تھے، اور کھا لیتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ بغیر چھنے ہوئے جو کے آٹے کی روٹی کھاتے تھے

عرب پہاڑی ملک ہے اس لئے وہاں اس زمانے میں گیہوں کم ہوتا تھا، البتہ کہیں کہیں جو ہو جاتا تھا،

اور وہ لوگ اسی کی روٹی کھاتے تھے

سائنسی تحقیق

اس وقت ڈاکٹری تحقیق یہ ہے کہ اللہ نے انسان کی آنت کا نظام کچھ ایسا بنایا ہے کہ سفید آٹا اتنا ہضم نہیں ہوتا، اور جسم کے لئے اتنا مفید بھی نہیں ہے، اس کی بنسبت وہ آٹا جس میں چوکر ہو اور تھوڑا موٹا ہو، وہ جلدی ہضم ہوتا ہے، اور اس میں ویٹامن D بھی ہوتا ہے، جس کی وجہ سے پیٹ کے لئے بہت مفید ہے، اور صحت کے لئے مفید ہوتا ہے

میں برطانیہ آیا تو دیکھا کہ بہت سارے لوگ wholemeal bread کھاتے ہیں، اور اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں، تو مجھے بہت تعجب ہوا، حالانکہ وہ بریڈ مہنگا ملتا ہے، اور میدے کا بریڈ تھوڑا سستا ہوتا ہے، اس کے باوجود لوگ ہول میل بریڈ کھاتے ہیں، اور جب حدیث کو یاد کیا تو اور حیرانگی ہوئی کہ حضورؐ نے چودہ سو سال پہلے فرما گئے تھے کہ بغیر چھنا ہوا آتا زیادہ مفید ہے، اور سائنس آج تحقیق کر کے حیران ہیں

اسی طرح ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ جو کا آٹا گیہوں کے آٹے سے زیادہ مفید ہے، تو حدیث کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے

۲۶۔ختنہ کے فوائد

ختنہ کے بارے میں حضور ؐ کا ارشاد یہ ہے

۔عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ خمس من الفطرۃ ، الاستحداد ، و الختان ۔(ترمذی شریف، کتاب الادب، باب ماجاء فی تقلیم الاظفار،ص۶۲۴،نمبر ۲۷۵۶/ابوداود شریف، کتاب الطہاۃ، باب السواک من الفطرۃ،ص۱۹،نمبر۵۴)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں، نیچے کا بال مونڈنا،اور ختنہ کرانا

مرد کے عضو تناسل پر جو چمڑا ہوتا ہے اس کو کاٹ کر الگ کر دینے کا نام ختنہ ہے

سائنسی تحقیق

سائنس نے یہ تحقیق کی ہے کہ ختنہ کرنے [circumcision] کے یہ 5 فائدے ہیں

[ا]۔۔۔ہم بستری کے لئے ضروری ہے کہ مرد کا عضو تناسل عورت کے عضو تناسل سے رگڑے، تب جا کر عورت کو بھی مزا آتا ہے، اور مرد کو بھی مزا آتا ہے، لیکن اگر درمیان میں یہ چمڑی حائل ہو جائے تو رگڑ میں کمی آجاتی ہے، اور یہ بلا وجہ کا چمڑا درمیان میں دربان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے، اور عضو کو عضو کے ساتھ ملنے نہیں دیتا جس کی وجہ سے مرد اور عورت دونوں کو لطف میں کمی آجاتی ہے

لیکن اگر ختنہ کر کے اس چمڑے کو الگ کر دیا جائے تو ہم بستری کے وقت دونوں کے عضو خوب ملتے ہیں،

دونوں خوب رگڑ کھاتے ہیں ، اور لطف کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے ، اور عورت ایسے لطف کی ہمیشہ خواہاں ہوتی ہے

،اس لئے انگریز ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ یہ اسلام کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر آدمی کو ختنہ کرانا چاہئے یہ بہت مفید چیز ہے،اس سے جماع کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے

[۲]---[urinary tract infection] یہ بیماری ہے جو پیشاب کی نالی میں انفیکشن ہوتا ہے اس میں ہوتا یہ ہے کہ پیشاب کے قطرے کی وجہ سے بعض مرتبہ عضو تناسل میں گھاؤ کے جراثیم ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے گھاؤ بڑھتا ہے،اور پیشاب کرنے میں تکلیف ہوتی ہے

اگر ختنہ نہ کیا ہو تو یہ جراثیم چمڑی کے اندر جمع رہتے ہیں،اور گھاؤ کو بڑھاتے رہتے ہیں،لیکن اگر ختنہ کیا ہو تو وہ جگہ پانی کے دھونے سے صاف ہو جاتی ہے،اور انفیکشن کے جراثیم کو وہاں جمع ہونے کی گنجائش نہیں ہوتی،اس لئے ختنہ کرنے کا یہ بھی ایک بہت بڑا فائدہ ہے

[۳]---ایڈز کی بیماری [aids -HIV] یہ ایک قسم کا گھاؤ ہے، جو جسم کے کسی بھی حصے پر ہوتا ہے، اور بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اگر یہ گھاؤ عورت کی شرم گاہ میں ہے،اور مرد نے ہم بستری کی ،اور مرد کا ختنہ کیا ہوا نہیں ہے ،تو گھاؤ کے جو جراثیم ہے وہ مرد کے عضو تناسل کی چمڑی میں جا گھستا ہے،اور چونکہ وہ چمڑی کے اندر ہے،اس لئے اس کو آسانی سے صاف بھی نہیں کر سکتا ہے،اور یہ کیڑے بڑھنے لگتے ہیں اور مرد کو بھی ایڈز کا بیمار بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ ختنہ کئے ہوئے نہیں ہوتے ،ایڈز کی بیماری ان کو آسانی سے لگتی ہے،اور اس سے وہ مر بھی جاتے ہیں

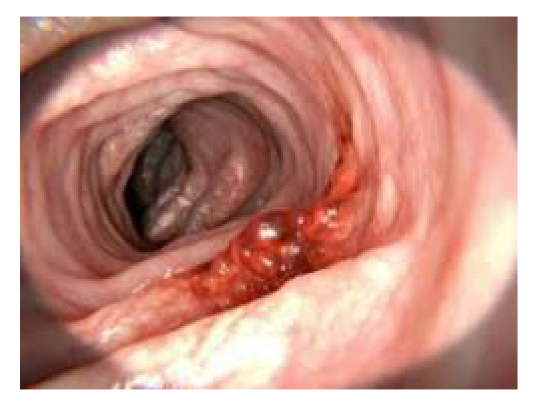
لیکن اگر ختنہ کیا ہوا ہے اور عضو تناسل پر ایڈز کا کیڑا آ بھی گیا تو وہ پانی سے جلدی صاف ہو جاتا ہے،اور آدمی ایڈز سے محفوظ رہتا ہے، یہ ختنہ کا تیسرا بڑا فائدہ ہے

[۴] کینسر کی بیماری [cancer] اگر عورت کی شرم گاہ میں کینسر ہے،اور مرد کا ختنہ کیا ہوا نہیں ہے تو

کینسر کا کیڑا بہت آسانی سے چمڑی میں گھس آتا ہے، اور وہ انڈا بچہ دیکر پھیلنے لگتا ہے، اور چونکہ اندر ہوتا ہے اس لئے مرد کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ مجھے کینسر ہو چکا ہے، جب بہت درد ہوتا ہے تب جا کر پتہ چلتا ہے کہ عضو تناسل میں کینسر ہو چکا ہے لیکن اگر ختنہ کیا ہوا ہو تو پانی سے دھونے کی وجہ سے یہ کیڑے مر جاتے ہیں، اور کینسر کو فروغ نہیں سکتے، ختنہ کا یہ چوتھا فائدہ ہے

[۵]۔۔۔فرض غسل باقی رہ جائے گا۔ اگر آپ مسلمان ہیں اور ختنہ نہیں کرایا ہے تو منی نکلنے کے بعد آپ پر ضروری ہے کہ اس چمڑی کو الٹا کر اچھی طرح منی دھوئیں تا کہ اس میں ناپا کی نہ رہے، اور فرض غسل مکمل ہو جائے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں تو فرض غسل باقی رہ جائے گا، اور فرض نماز ادا نہیں ہو گی لیکن اگر ختنہ کیا ہوا ہے تو اتنی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، عضو تناسل کو اوپر اوپر دھولیں، آپ کا غسل ہو جائے گا۔ یہ ختنہ کا پانچواں فائدہ ہے

جب ڈاکٹروں کو ان فوائد کا پتہ چلا تو وہ بے ساختہ بول پڑے کہ جس نبیؐ نے بہت پہلے، کینسر اور ایڈز کی بیماری کا آسان علاج بتایا تھا وہ واقعی اللہ کے نبی ہوں گے، ورنہ اتنا تحقیقی علاج وہ کیسے بتا سکتے ہیں۔



اس فوٹو میں دیکھیں کہ شرم گاہ میں ایڈز کا گھاو ہے، اس کا جراثیم بغیر ختنہ کئے ہوئے عضو تناسل کے اندر گھس جاتا ہے، اور چونکہ عضو تناسل کے چمڑے کے اندر ہو جاتا ہے اس لئے وہ بڑھتا رہتا ہے

۲۷۔ ہاتھ دھونے کے فوائد

صاف ستھرا رہے اور اور ہاتھ اور پاؤں کی صفائی رکھے اس کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد یہ ہے

۔عن سلمان قال قرأت فی التوراة ان برکة الطعام الوضوء قبله فذکرت ذالک للنبی ﷺ فقال برکة الطعام الوضو قبله ، و الوضو بعده ۔(ابوداود شریف، کتاب الاطعمة، باب فی غسل الید قبل الطعام، ص ۵۳۷، نمبر ۳۷۶۱، ترمذی شریف، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی الوضوء قبل الطعام وبعده، ص ۴۳۴، نمبر ۱۸۴۶)

ترجمہ : حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات شریف میں پڑھی کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھولے، میں نے حضور ؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے، اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئے

۔عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من نام و فی یده غمر ولم یغسله فأصابه شیء فلا یلومن الا نفسه ۔(ابوداود شریف، کتاب الاطعمة، باب فی غسل الید من الطعام، ص ۵۴۸، نمبر ۳۸۵۲)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کوئی سو جائے اور اس کے ہاتھ میں گوست کی چکناہٹ رہ جائے، اور اس کو دھوئے نہیں، پھر کوئی چیز لگ جائے [کوئی چیز کاٹ لے] تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہئے [کیونکہ اسی کی غلطی تھی]

اس حدیث میں ہے کہ کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھولے، پھر سوئے

بلکہ اس کی خاص تاکید کی کہ اگر گوشت کھایا ہو تب تو ضرور اس کی چکنائی کو دھو کر سوئے ، ورنہ رات میں کوئی بھی کیڑا، یا سانپ، بچھو اس کو کاٹ سکتا ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے تحقیق کی ہے کہ آپ کوئی گندی چیز کو چھوتے ہیں، یا سڑی ہوئی چیز کو چھوتے ہیں تو اس کے چھوٹے چھوٹے جراثیم آپ کے ہاتھوں اور انگلیوں میں لگ جاتے ہیں، اور چونکہ وہ بہت باریک ہوتے ہیں اس لئے آپ کو نظر نہیں آتے ،لیکن جب ان ہاتھوں سے کسی اور چیز کو چھوتے ہیں، اور اس سے پہلے ہاتھ نہیں دھوتے ہیں تو یہ جراثیم ان چیزوں میں پہنچ جاتے ہیں، پھر وہ وہاں پھیلنے لگتے ہیں اور وہاں بھی بیماری پھیلتی ہے

چنانچہ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ جراثیم پھیلنے کا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تک منتقل ہونے کا بہت ذریعہ انسان کا ہاتھ ہے،اس لئے کھانے کے بعد، کسی سڑی ہوئی چیز کو چھونے کے بعد، یا کسی گندی چیز کو چھونے کے بعد فورا ہاتھ دھو لینا چاہئے۔

چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کے یہاں اس بات پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی بھی کام کرنے کے لئے پلاسٹک کا موزہ استعمال کرتے ہیں تا کہ کسی مریض کی بیماری کسی دوسرے کو نہ لگ جائے ،اسی طرح وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو کسی خاص دوائی کے ذریعہ دھوتے ہیں تا کہ ہاتھ صاف رہے، اور ہاتھ پر چپکا ہوا جراثیم کسی دوسری جگہ منتقل نہ ہو جائے

یہ تو آج سائنس نے یہ تحقیق کی ہے کہ ہاتھ کے ذریعہ جراثیم منتقل ہوتے ہیں،لیکن حضور ؐ نے برسوں پہلے فرمایا تھا کہ کھانے سے پہلے، یا کھانے کے بعد، ہاتھ دھو لیا کرو، بلکہ اگر گوشت کھایا ہو تو ضرور ہاتھ

دھولیا کرو، تا کہ اس کی چکنائی سے تم کو نقصان نہ ہو

بلکہ ہر نماز میں اس کی تاکید کی کہ وضو کرو، اور اس میں پانچ مرتبہ ہاتھ، اور پاؤں دھوو تا کہ ہمیشہ صاف ستھرا بھی رہو، اور جراثیم منتقل کرنے کا ذریعہ نہ بنو

ہاتھ نہ دھونے سے میری آنکھ سرخ ہوتی رہی

کئی مرتبہ میری آنکھ سرخ ہوگئی اور درد ہو گیا، اور کھجلاہٹ بھی ہونے لگی، جب بار بار ایسا ہوا تو میں نے غور کیا کہ کبھی کبھار اپنے بائیں ہاتھ سے سالن یا گوشت کا ٹکڑا چھو لیتا ہوں، اور چونکہ تھوڑا سا چھوتا تھا اس لئے دائیں ہاتھ کو تو دھو لیتا تھا، لیکن بائیں ہاتھ کو نہیں دھوتا تھا، اس لئے بائیں ہاتھ پر مرچ، مسالے، اور تیل کی چکناہٹ رہ جاتی تھی، پھر جب آنکھ میں کھجلاہٹ ہوتی تو بھول میں بائیں ہاتھ سے ہی آنکھ کو مسل دیتا، اس مسلنے کی وجہ سے ہلکی سی مرچ، یا ہلکا سا مسالہ آنکھ میں پہنچ جاتا، اور کھجلاہٹ کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتی، پھر بائیں ہاتھ سے ہی کھجلا دیتا، تو اور کھجلاہٹ بڑھتی، اور انفیکشن کی شکل اختیار ہو جاتی، اور آنکھ سرخ ہو جاتی تھی

مجھے بعد میں پتہ چلا کہ بائیں ہاتھ میں مرچ کا اثر رہتا ہے جس کی وجہ سے یہ بار بار آنکھ سرخ ہو جاتی ہے، اب میں کھانے کے بعد خاص طور پر صابن سے دائیں ہاتھ اور بائیں دھوتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ آنکھ میں کھجلاہٹ نہیں ہوتی ہے، اور آنکھ سرخ بھی نہیں ہوتی ہے۔۔

حدیث پر عمل کرنے کا یہ بہت بڑا فائدہ ہے، اگر آپ کی آنکھ بھی بار بار سرخ ہوتی ہے تو آپ بھی اس طرف توجہ دیں کیونکہ جراثیم منتقل کرنے میں ہاتھ کا خاص کردار ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ہاتھ دھویا ہوا نہیں ہے، اس لئے باریک باریک جراثیم موجود ہیں



چھوٹا جراثیم نظر نہیں آتا اس لئے اس فوٹو میں چھوٹا جراثیم کو بڑا کر کے دکھلایا گیا ہے

ہاتھ دھویا ہوا نہ ہو تو یہی جراثیم انجانے میں دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ اور نقصان کرتا ہے۔

۲۸۔انسان کے لئے آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہے!

انسان کے لئے آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہے اس کے بارے اللہ نے اس طرح احسان جتایا ہے

۔الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين۔(سورت البلد۹۰، آیت ۸۔۹)

ترجمہ۔کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائی، اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے

ایک آدمی نابینا ہو تو دنیا کی کوئی نعمت اس کو اچھی نہیں لگتی، وہ کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا، اور وہ ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے، اس لئے خداوند قدوس نے انسان پر احسان جتاتے ہوئے کہا کہ کیا میں نے آنکھ جیسی عظیم نعمت تم کو نہیں دی

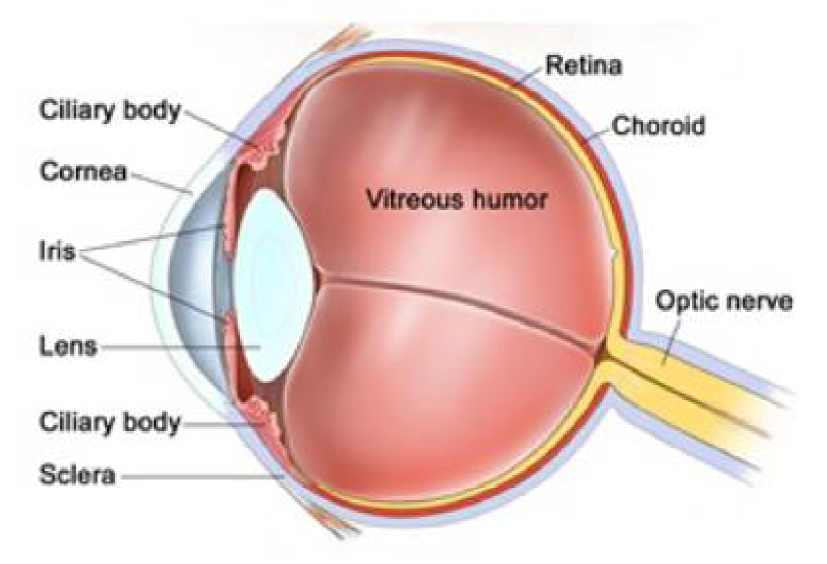
سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے تحقیق کی آنکھ کا ڈھیلا کئی قسم کے پردوں، اور رگوں کا مجموعہ ہے، ہر پردے کا کام بالکل الگ الگ ہے، پھر ہر رگ کا کام بھی الگ الگ ہے، پھر یہ سارے پردوں اور رگوں کے کاموں کو دماغ تک بھیجتا ہے، اور دماغ اس کو چیک کرتا ہے، اور چیزوں کو دیکھتا ہے، اور اس کو محفوظ رکھتا ہے

انسان کی آنکھ کے پیچھے بہترین دماغ ہوتا ہے اس لئے وہ دماغ دیکھی ہوئی چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے، اس سے کام لیتا ہے، اور اس سے لطف بھی اٹھاتا ہے

لیکن جانور کا دماغ بہت کمزور ہوتا ہے اس لئے دیکھی ہوئی چیزوں کو محفوظ نہیں کر پاتا، اور اس سے کما حقہ فائدہ بھی نہیں اٹھا پاتا۔اس لئے اللہ نے احسان جتاتے ہوئے کہا کہ، کیا میں نے تمہارے لئے آنکھ نہیں بنائی

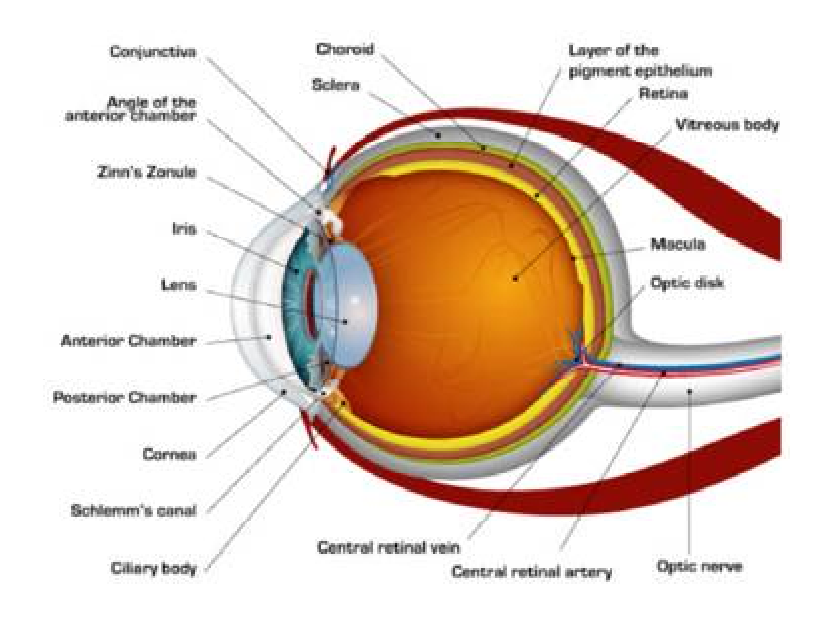
آپ آنکھ کے اس فوٹو کو دیکھیں



1	cornea	آنکھ کے اندر یہ اوپر کا پردہ ہے، اور بہت صاف ہوتا ہے
2	anterior chamber	یہ دوسرا پردہ ہے
3	iris	آنکھ میں یہ چاروں طرف کالی پٹی ہوتی ہے
4	lens	یہ آئینہ ہے جس پر چیزوں کی تصویر چھپتی ہے
5	vitreous body	یہ آنکھ کا ڈھیلا ہے، جس میں جیلی جیسی چیز بھری ہے
6	retina	اوپر کی تصویر یہاں بھیجی جاتی ہے
7	optic nerve	اس نرو کے ذریعہ تمام تصویریں دماغ تک جاتی ہے

آنکھ میں یہ سات اہم چیزیں ہیں جن کی وجہ سے آنکھ دیکھ پاتی ہے

آنکھ کی اس دوسری تصویر کو بھی غور سے دیکھیں



آنکھ ان بارہ 12 پردوں، اور رگوں کا مجموعہ ہے، اور اتنی باریک رگوں، اور پردوں سے چیزیں نظر آتی ہیں، اور ان سبھوں کو اللہ نے پیدا کیا ہے اسی لئے اللہ نے انسانوں پر احسان جتایا ہے۔

جب ڈکٹری تحقیق ہوئی کہ آنکھوں میں اتنی باریک باریک رگیں ہیں تو وہ حیران ہو گئے، کہ قرآن کریم نے کیسی کیسی باتوں کی طرف اشارہ کیا اسی لئے قرآن کریم نے انسانوں پر احسان جتایا کہ کیا تمہارے لئے آنکھ جیسی نعمت نہیں پیدا کی

۲۹۔انسان کے لئے زبان کتنی بڑی نعمت ہے!

انسان کے لئے زبان کتنی بڑی نعمت ہے اس کے بارے اللہ نے اس طرح احسان جتایا ہے

۔**الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين**۔(سورت البلد۹۰،آیت ۸۔۹)

ترجمہ۔کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائی،اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے

زبان[tongue]سے پانچ کام ہوتے ہیں

[۱]۔۔۔پہلا کام یہ ہے کہ اسی سے کھانا کھایا جاتا ہے ،اگر زبان نہ ہو تو کوئی آدمی کھانا نہیں کھا سکتا وہ جلد ہی مر جائے گا۔۔

[۲]۔۔۔زبان ہی کھانے کو دانتوں کے درمیان میں ڈالتا ہے،اور اس کی مدد سے دانت کھانا چبا پاتا ہے،اگر زبان نہ ہو تو کھانا چبانا مشکل ہو جائے گا،اور کھانے کو نگلنے کے لئے حلق میں ڈالتا ہے

[۳]۔۔۔جب زبان کے اوپر کھانا جاتا ہے تو اس کی رگوں میں ایسا سسٹم ہے کہ فوراً ایک لیس دار پانی باہر آتا ہے،اس سے کھانا چکنا ہو جاتا ہے،اور حلق کے اندر اترنے کے قابل ہو جاتا ہے،اگر یہ لیس دار پانی نہ ہو تو جو کھانا حلق کے اندر جائے گا وہ حلق کو چھلتا جائے گا،اور بار بار ایسا کرنے سے حلق زخمی ہو جائے گا

[۴]۔۔۔زبان کے چمڑے کے نیچے ایک جھلی ہوتی ہے،اس میں خانے بنے ہوتے ہیں،اس خانے کا کام یہ ہے کہ مزا کو بتائے کہ یہ کھانا،میٹھا ہے،یا تیکھا ہے،یا کڑوا ہے،یا نمکین ہے،لذیذ ہے،یا بد مزا ہے

[۵]۔۔۔ زبان کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ حلق میں وائس بکس [voice box] سے آواز آتی ہے تو وہ صرف ایک آواز ہوتی ہے،اس میں الفاظ نہیں ہوتے جس سے کوئی سمجھے کہ کیا بول رہا ہے،اور کیا کہہ رہا ہے،زبان اپنی نوک کے ذریعہ اس آواز میں الفاظ پیدا کرتی ہے،اس میں کاف ، لام وغیرہ کی آواز

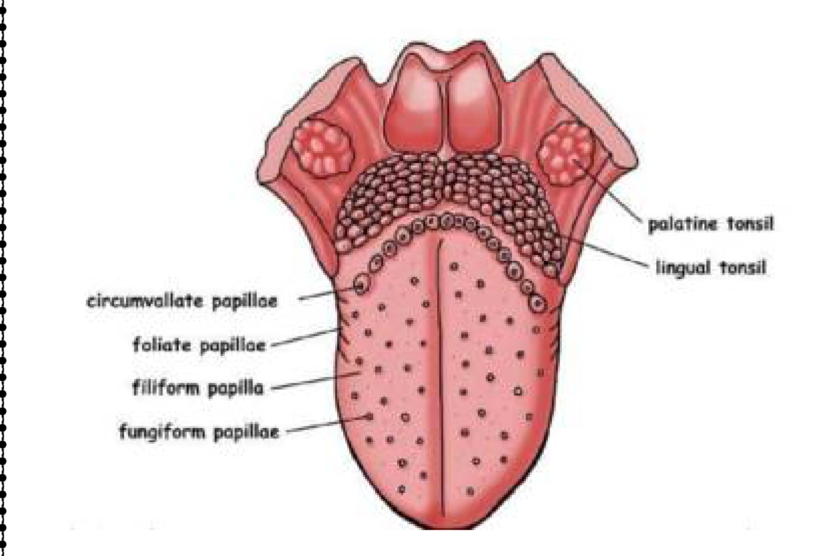
بناتی ہے تا کہ سامنے والا سمجھ سکے کہ آدمی کیا کہنا چاہتا ہے، جانور کی زبان میں یہ صلاحیت نہیں ہے، اس لئے جانور آواز تو نکالتا ہے لیکن حروف، اور الفاظ نہیں بنا سکتا، اس لئے کسی کو سمجھ میں نہیں آتا کہ جانور کیا کہہ رہا ہے،

یہی وہ زبان ہے جس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے اور آدمی کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے، اور یہی وہ زبان ہے جس سے کڑوی بات کرتا ہے، اور انسان کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے،

چونکہ اس زبان میں اللہ نے دونوں صفتیں رکھیں ہیں، اور زبان ہی کے ذریعہ سے دونوں باتیں ہوتی ہیں، اس لئے اللہ نے احسان جتاتے ہوئے کہا کہ کیا تمہارے لئے میں نے زبان جیسی نعمت نہیں پیدا کی ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے تحقیق کی ہے کہ زبان میں ذائقہ چکھنے کے لئے چار قسم کے خانے ہوتے ہیں، اور اسی خانے میں چھوٹی چھوٹی رگیں ہوتی ہیں، جو مختلف قسم کے ذائقہ کو محسوس کرتی ہیں، ان خانوں کا نام [papillae] کہتے ہیں



	filiform papillae	
	fungiform papillae	
	vallate papillae	
	,foliate papillae	

زبان میں یہ چار قسم کے پپلیاز ہوتے ہیں، یہ پھنسی کی طرح ابھری ہوئی رگیں ہوتی ہیں، اور ان میں کسی میں میٹھا چیک کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، کسی میں تیکھا، کسی میں کڑوا، اور کسی میں کھٹا چیک کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، اسی کی وجہ سے کھانے کے مزے کا پتہ چلتا ہے، جو بہت بڑی چیز ہے، اسی لئے اللہ نے احسان جتایا ہے، کہ ہم نے تمہارے لئے زبان جیسی نعمت دی ہے

۳۰۔انسان کے لئے ہونٹ کتنی بڑی نعمت ہے!

انسان کے لئے ہونٹ کتنی بڑی نعمت ہے اس کے بارے اللہ نے اس طرح احسان جتایا ہے

۔**الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين ، و هديناه النجدين** ۔(سورت البلد ۹۰،آیت ۸۔۹)

ترجمہ:۔کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائی ،اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے ،اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دئے ہیں

ہونٹ[lips] سے پانچ 5 کام ہوتے ہیں

[۱]۔۔۔ہونٹ منہ کے اندر کی چیز کو باہر نہیں آنے دیتا،اور باہر کی چیز کو بغیر ارادے کے اندر نہیں جانے دیتا، یہ بہت بڑا کام ہے جو ہونٹ کرتا ہے

اگر منہ پر ہونٹ نہ ہوتو منہ پر ایک بڑا سوراخ نظر آئے گا،جس سے زبان،دانت اور حلق نظر آئے گا،اور بہت بھدا ہوگا

[۲]۔۔۔زبان سے جو آواز نکلتی ہے اس میں اچھے انداز میں الفاظ بنانا،اور ایسی بات بنانا جو لوگوں کو سمجھ میں آئے وہ ہونٹ کا کام ہے، یہی وجہ ہے کہ بوڑھاپے میں ہونٹ کی رگیں کمزور ہو جاتی ہیں اس لئے اس کی آواز سے بات سمجھ میں نہیں آتی ، یہ تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت بول رہے ہیں،لیکن کیا بول رہے ہیں یہ پتہ نہیں چلتا ، کیونکہ ہونٹ اس کو صاف نہیں بنا سکتا ہے۔

[۳]۔۔۔مسکرانے کے وقت ہونٹ ہی پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے،اسی سے ہنسی نکلتی ہے،اور زندگی گلزار بن جاتی ہے۔اور غم کے وقت اسی سے آہیں نکلتی ہیں اور زندگی ایک عذاب کا منظر پیش کرتی ہے اور یہ بھی

ہونٹوں سے ہوتا ہے، اسی لئے اللہ نے احسان جتایا ہے

[۴]۔۔۔ہونٹ کے اندر جو رگیں ہوتی ہیں ان میں ایک قسم کا مقناطیس ہوتا ہے، اور بہت حساس ہوتی ہیں، جب بچہ روتا ہے تو ماں کے دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے، اور جب ہونٹوں سے بوسہ لیتی ہے تو اس کو دلی سکون ہوتا ہے، اور بچے کو بھی سکون ہو جاتا ہے، یہ اتنی بڑی خوشی ہوتی ہے کہ دنیا میں ماں، باپ کے لئے اتنی خوشی کسی اور سے نہیں ہوتی

۔بڑھاپے میں دادا کے لئے اور نانی کے لئے یہی نعمت سب سے بڑی ہوتی ہے کہ معصوم پوتوں، اور نواسیوں کا ہونٹوں سے بوسہ لیتے رہیں، اور باقی زندگی کو ہنسی خوشی گزار لیں

[۵]۔۔۔یہی حال جماع کے وقت کا ہے کہ میاں بیوی ہونٹوں سے ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں تبھی جماع کا پورا مزا ملتا ہے، اللہ نے ایسی نعمت ہونٹوں میں رکھی ہے

۔اللہ نے ہونٹوں میں اتنی بڑی بڑی نعمتیں رکھی ہیں، اسی لئے اللہ پاک نے احسان جتاتے ہوئے کہا کہ کیا میں نے تمہارے لئے ہونٹ نہیں بنائے

چونکہ ہونٹ اور زبان دونوں میں یہ طاقت رکھی ہے کہ ایمان کا بھی اظہار کرے اور کفر کا بھی اظہار کرے ،اسی لئے ان دونوں نعموں کے ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ تمہارے لئے دونوں راستوں کی رہنمائی کی ہیں، ایمان کا بھی اور کفر کا بھی، اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کس کو اختیار کرتے ہو، کفر اختیار کر کے جہنم میں جاتے ہو، یا ایمان اور عمل صالح اختیار کر کے جنت کے باغوں میں پہنچتے ہو۔

۳۱۔شراب پینے سے 23 قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں

شراب کئی بیماریوں اورکتنی ہی بداخلاقیوں کوجنم دیتی ہے،اس لئے اس کے بارے میں قرآن کریم نے یوں ارشادفرمایا

۔یآ یھا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ، انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر و المیسر و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ فھل انتم منتھون

۔(سورت المائدۃ ۵،آیت ۹۰۔۹۱)

ترجمہ :اے ایمان والو!شراب، جوا، بتوں کے تھان، اور جوے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں،اس لئے ان سے بچو، تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو،شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے ،اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے ، اب بتاؤ کہ کیاتم ان چیزوں سے باز آجاؤ گے؟

اب تک کچھ حضرات یہی فرماتے تھے کہ شراب پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے اور دماغ خراب ہوتا ہے، اور لوگوں کو گالیاں دیتا ہے،لیکن آج سائنس دانوں نے تحقیق کی کہ اس سے آدمی کو نشہ تو ہوتا ہی ہے، اور دماغ میں کمزوری تو آتا ہی ہے،لیکن اس سے اس کے مسلسل پینے سے 23 قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں،اور قرآن کریم نے جو بات کہی ہے وہ بالکل سچ ہے،اور صحیح ہے

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ ایک دو مرتبہ اگر شراب پی لی جائے تو رگ اور دماغ اس کا عادی ہو جاتے ہیں، اس لئے پھر بار بار شراب پینے کا دل کرتا ہے، اور شراب پئے بغیر چین نہیں آتا، پھر وہ ایک مقام پر نہیں ٹھہرتا بلکہ اس سے بھی زیادہ پینے کی خواہش ہوتی، وہ تو بیماری کے ڈر سے زیادہ نہیں پیتے ہیں، ورنہ تو اس سے بھی زیادہ پینے کی دلی تمنا ہوتی ہے

پھر ایک خاص مقدار پینے کے بعد آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے، اور دماغ کھو بیٹھتا ہے، اور وہ کسی کام کا نہیں رہتا، اسی لئے شریعت نے شراب سے سختی سے منع فرمایا ہے، بلکہ دوسری نشہ آور چیزوں سے بھی منع فرمایا ہے، کیونکہ دوسری نشہ آور چیزوں کا اثر بھی یہی ہوتا ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شراب دوا بھی ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ دوائی کی ایک مقدار ہوتی ہے، اور وہ کبھی کبھار پینے سے فائدہ ہوتا ہے، لیکن شراب کا عالم یہ ہے کہ وہ ایک مرتبہ پینے سے ہمیشہ پینا پڑتا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ دوائی کی طرح چھوٹی سی گولی کی طرح نہیں کھا سکتے، بلکہ عادت لگنے کے بعد کئی گلاس پینا پڑ جاتا ہے، اس لئے وہ دوائی نہیں رہ جاتی، بلکہ بڑی بیماری بن جاتی ہے

چونکہ یہ بڑی بیماری ہے، اس لئے انگریز جیسے لوگ بھی اپنے بچوں کو اس سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کیا کرے وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں اس لئے نہ رک سکتے ہیں، اور نہ اپنی فیملی کو روک سکتے ہیں

شراب پینے سے یہ 23 بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں

دماغ چھوٹا ہو جاتا ہے	shrinking brain	1
انکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے	blackouts	2
بولنے کا انداز بدل جاتا ہے	behavior changes	3
دماغ سلامت نہیں رہتا ہے	hallucinations	4
چلنے میں ڈگمگاتا ہے	dependence	5

باتیں مبہم کرنے لگتا ہے ، جو سمجھ میں نہیں آتی	slurred speech	6
گلے کا کینسر	cancer	7
دل ڈیمز ہوتا ہے	heart damage	8
پھیپھڑا زخمی ہو جاتا ہے	lung infections	9
جگر زخمی ہو جاتا ہے	liver damage	10
گردہ خراب ہو جاتا ہے	pancreatitis	11
بار بار بدہضمی ہوتی ہے	frequent diarrhea	12
بانجھ پن ہو جاتا ہے	infertility	13
صحیح طور پر ہم بستری نہیں کر پاتا ہے	sexual dysfunction	14

بھوک کم لگنے لگتی ہے	malnutrition	15
شوگر کا مریض ہو جاتا ہے	dibetes	16
ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں	thiinning bones	17
جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے	changes in coordination	18
تھکاوٹ ہونے لگتی ہے	fatigue	19
پیٹ میں تکلیف ہونے لگتی ہے	stomach distress	20

بچہ پیدا ہونے میں خرابی ہو جاتی ہے	birth defects	21
پٹھوں میں درد ہونے لگتا ہے	muscle cramps	22
غصہ بہت آنے لگتا ہے	numbness	23

یہ 23 بیماریاں ہیں جو شراب پینے سے ہوتی ہیں، اور انٹرنیٹ پر تو اس سے بھی زیادہ لکھی ہوئی ہیں ،اس لئے سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ قرآن کریم نے جو بات کہی وہ بالکل سچ اور صحیح ہے

۳۲۔سور کا گوشت واقعی حرام ہونا چاہئے

سور کا گوشت حرام ہے اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

۔ حرمت علیکم المیتة و الدم و لحم الخنزیر ۔(سورت المائدۃ ۵، آیت ۳)

ترجمہ :تم پر مردار جانور، اور خون اور سور کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے

۔ انما حرم علیکم المیتة و الدم و لحم الخنزیر ۔(سورت النحل ۱۶، آیت ۱۱۵)

ترجمہ:اس نے تو تمہارے لئے بس مردار، خون، سور کا گوشت ۔۔حرام کیا

ایک زمانے تک یہ تجسس رہا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ پاک نے سور کا گوشت حرام کیا ہے

آج کی سائنسی تحقیقات نے اس کو بڑے اچھے انداز میں یہ ثابت کیا کہ اللہ نے آخر کیوں سور کا گوشت حرام کیا ہے

سائنسی تحقیق

سور کے گوشت کھانے میں یہ نقصانات ہیں

[۱]۔۔سور بہت کچھ کھاتا ہے، لیکن اس کی اصل غذا، جس کو وہ شوق سے کھاتا ہے، انسان کا پیخانہ ہے، یہ جب کمرے سے نکلتا ہے تو تمام کھیتوں میں صرف انسان کا پیخانہ تلاش کرتا رہتا ہے، اور اسی کو کھاتا ہے، یہ اتنا گندہ جانور ہے، اس طرح گندہ جانور کوئی اور نہیں ہے، جس کی مرغوب غذا انسان کا پیخانہ ہو

[۲]۔۔اس کو سب سے زیادہ یہ اچھا لگتا ہے کہ انسان کے پیخانے کا کیچڑ ہو جس سے بے پناہ بدبو آرہی ہو اس میں گھنٹوں تک بیٹھنا اس کو اچھا لگتا ہے، اور اسی میں رہنا پسند کرتا ہے، میں نے یہ خود دیکھا ہے

[۳]۔۔۔اس کا نر ایک مرتبہ کسی نر کے پیخانہ کے راستے میں اپنا خاص عضو ڈال دے تو پورا گھنٹہ بھر اس میں ڈالے رکھتا ہے، اور دونوں مزا لیتے رہتے ہیں، جس کے اندر ڈالا وہ بھی ہٹنے کا نام نہیں لیتا، دوسرے جانور میں یہ ہے کہ جس کے اندر ڈالا وہ جلدی سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن یہ جانور اتنا غلیظ ہے کہ جس کے اندر ڈالا وہ بھی گھنٹوں کھڑا رہتا ہے، گویا کہ یہ جانور لواطت کا عادی ہے۔

سور کے گوشت کھانے کا یہ اثر ہوا کہ پورا معاشرہ گندہ اور بے حیا ہو گیا

یورپ میں سور کا گوشت بہت کھایا جاتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ گندے ہو گئے، کوئی بھی آدمی پیخانہ کرنے کے بعد پانی سے نہیں دھوتا، صرف ٹیشو پیپر سے پونچھ لیتا ہے، بلکہ پیخانہ گھر میں پانی کا کوئی نظام ہی نہیں ہوتا ہے صرف ٹیشو پیپر سے پونچھنے کا نظام ہوتا ہے، یہ اتنے گندے ہوتے ہیں، صرف ایک یا دو دن میں نہا لیتے ہیں

اور سور کا گوشت کھا کر بے حیا اتنے ہو گئے ہیں کہ لواطت کا کام عام ہے، عورتیں بھی لواطت کرواتی ہیں، اور اب تو مرد مرد سے شادی کا رواج عام ہو رہا ہے، بلکہ اس کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے، محققین کا کہنا ہے کہ یہ سب سور کے گوشت کھانے کا اثر پڑا ہے، کیونکہ غذا کا اثر آدمی کے اخلاق پر بہت پڑتا ہے اور اسی لئے اللہ نے سختی سے سور کے گوشت کھانے کو منع فرمایا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ شہر کی جو گندی نالی ہے جس میں پیخانہ اور پیشاب کا مادہ ہوتا ہے اور انتہائی بدبو آتی ہے اس میں سور دن بھر پڑا رہتا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سور جانور کا پیخانہ کھا رہا ہے، یہ اتنا گندہ ہوتا،
اسی لئے اللہ نے فرمایا کہ اس کا گوشت کھانا حرام ہے

[۴]۔۔انٹرنیٹ پر ہے کہ سور کے گوشت کو کھانے سے یہ 5 بیماریاں ہوتی ہیں
[trichinosis] یہ بیماری خاص طور پر سور کے گوشت کو کھانے والوں کو ہوتی ہے
اس کے علاوہ یہ بیماریاں بھی ہوتی ہیں
[2] enterococcus [3] staph [4] salmonella [5] listeria
یہ پانچ قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے خود سائنس داں کہتے ہیں کہ سور کا گوشت ہرگز نہیں کھانا چاہئے ،سور کے گوشت میں زہریلا کیڑا بھی ہوتا ہے، اس کے لئے نیچے کے دو فوٹو دیکھیں





ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ سور کے گوشت میں کتنا زہریلا کیڑا ہے

۳۳۔مچھلی کھانے میں حکمت کیا ہے

سور کے گوشت کو کھانے سے سختی سے منع فرمایا، لیکن مچھلی کو کھانے کے لئے قرآن کریم نے ایک گونہ ترغیب دی، اس کی کیا وجہ ہے اس کے بارے میں سائنسی تحقیقات دیکھیں

۔و من کل تاکلون لحما طریا۔(سورت فاطر۳۵، آیت۱۲)

ترجمہ :اور ہر ایک سے تم مچھلیوں کا تازہ گوشت کھاتے ہو

۔ھو الذی سخر البحر لتأکلوا منه لحما طریا۔(سورت النحل۱۶، آیت۱۴)

ترجمہ :اور وہی ہے جس نے سمندر کو کام پر لگایا تا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاو

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ مچھلی کے گوشت میں انسان کے لئے بہت سارے فائدے ہیں اس لئے قرآن کریم نے اشارے اشارے میں اس کو کھانے کی ترغیب دی

[۱]۔۔۔جانور کے گوشت میں ریشہ ہوتا ہے، اور تھوڑا سخت ہوتا ہے جس کو ہضم کرنا مشکل ہوتا ہے، اس کے برخلاف مچھلی کا گوشت نرم ہوتا ہے، اس میں ریشہ بھی نہیں ہوتا، اس کو ہضم کرنا بہت آسان ہوتا ہے

[۲]fat چربی انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ مچھلی میں چربی کم ہوتی ہے ،اس لئے اس کے گوشت کو کھانے سے صحت پر زیادہ اثر نہیں ہوتا، اور جو تھوڑی چربی ہے، اتنی چربی کی ضرورت انسان کو ہوتی ہے، اس لئے اتنی چربی مفید ہے، بس مچھلی کے کانٹے سے بچتے رہئے اور مناسب انداز میں کھائے تو بہتر رہے گا

[۳] مچھلی کی چربی fish oil ،اس کا تیل صحت کے لئے مفید ہے، یہی وجہ ہے کہ کئی بیماری میں مچھلی کے تیل کی کیپسول کھلاتے ہیں، چونکہ یہ سارے فائدے تھے اسی لئے قرآن کریم نے اس لولحما طریا، تازہ گوشت فرمایا ہے

[۴] مچھلی میں یہ سات قسم کے ہوتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے مفید ہیں

[1.protein] [2.vitamins] [3.,minerals] [4.vitamins D B2]

[5.rich calcim] [6.phosphorus]

[7.minerals, iron, zinc, iodine, magnesium ,potassium]

جب سائنس دانوں کو یہ پتہ چلا کہ مچھلی میں یہ سب فائدے ہیں، اور قرآن کریم میں ایک لفظ ،لحما طریا، کہہ کر سب کو بیان کر دیا تو وہ حیران ہو گئے۔



یہ fish oil مچھلی کا تیل کا کیپسول ہے،ڈاکٹر اس کو کئی بیماری میں کھانے کا مشورہ دیتے ہیں

۳۴۔ایک مرتبہ زنا کرلے تو زندگی بھر شوہر سے سچی محبت نہیں کر پاتی ہے

اللہ پاک نے زنا کو بہت سختی سے منع فرمایا ہے،اس کے بارے میں یہ آیت ہے

۔و لا تقربوا الزنی انه کان فاحشة و سآء سبیلا۔(آیت۳۲،سورت الاسراء۱۷)

ترجمہ:اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو۔وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ ایک مرتبہ اگر عورت یا مرد زنا کرلے تو اس کا اثر زندگی بھر رہتا ہے،اگر عورت نے زنا کرایا تو اپنے شوہر سے سچی محبت زندگی بھر نہیں کر پاتی ، وہ صرف دکھاوا کی محبت کرتی ہے، دل کی وہ کیفیت نہیں ہوتی جو ایک پاکدامن عورت اپنے شوہر سے کرتی ہے

اسی طرح اگر مرد ایک مرتبہ زنا کرلے تو اپنی بیوی سے سچی محبت نہیں کر پاتا ، ہر وقت دل میں یہ بات بسی رہتی ہے کہ اس سے بہتر تو دوسری ہے،اور کبھی بھی اس بات کو وہ دل سے نکال نہیں سکتا

اس کا اثر بچے پر بھی پڑتا ہے، کہ ایک پاکدامن بیوی کے بچے سے باپ دل سے محبت کرتا ہے، ہر وقت اس کو اپنے گود میں لے کر بوسہ لیتا رہتا ہے، دنیا کی سب سے بڑی خوشی یہی ہوتی ہے، کہ اولاد کو گود میں لیکر مسکراتا رہے،اور دل بہلاتا رہے

بڑھاپے میں یہ تڑپ اور بڑھ جاتی ہے، پوتوں اور نواسیوں کو گود میں لیکر سکون حاصل کرتا ہے اور ایک

لمحے کے لئے بھی ان کوا لگ نہیں کرتا
باپ خود موٹا جھوٹا کھا تا ہے، موٹا جھوٹا پہنتا ہے، اورتنی محبت ہوتی ہے کہ اپنی گاڑھی کمائی سے اولاد کے دامن کو بھرتا ہے، بلکہ بڑھاپے میں یہ تمنا اور بڑھ جاتی ہے، کیونکہ یہ پاک دامن بیوی کی اولاد ہے
لیکن اگر بیوی ہو لیکن اس بیوی سے یہ اولاد دوسرے کی زنا سے پیدا ہوئی ہو تو لاک کوشش کرنے کے باوجود یہ تڑپتی محبت پیدا ہوتی ہی نہیں ہے، ہر وقت خیال آتا ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے، صرف ڈوبلی کیٹ محبت کا اظہار کرتا رہتا ہے
اور اگر بیوی زانیہ تھی، لیکن یہ بچہ زنا سے پیدا نہیں ہوا ہے، بلکہ اسی باپ سے پیدا ہوا ہے، پھر بھی باپ کے دماغ میں یہ بات رہتی ہے کہ یہ بیوی زانیہ ہے، اس لئے اپنے اس بچے سے تڑپتی ہوئی محبت نہیں کر پاتا ہے
میں نے دیکھا کہ یورپ میں عام طور پر عورت اور مرد زانی اور زانیہ ہوتی ہیں، اس لئے وہ اپنی اولاد سے سچی محبت نہیں کر پاتے ہیں، اسی لئے اس کی اولا 18 سال کے بعد گھر سے نکل جاتی ہے، اور بہت کم گھر آتی ہے، اور چونکہ سچی محبت نہیں ہوتی، اس لئے اس کی شادی بیاہ کی بھی کوشش نہیں کرتے، اور ان کو گھر لانے کی بھی کوشش نہیں کرتے ہیں
یہ بھی دیکھا کہ تین سال کا بچہ راستہ میں جا رہا ہے وہ گود کے لئے روتا رہتا ہے، بلکتا رہتا ہے لیکن نہ ماں اس کو گود میں اٹھاتی ہے، اور نہ باپ کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ اس کو گود میں اٹھا کر بوسہ لوں، اور تسلی دوں، وہ اس کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں
اور ایک ایشین میاں بیوی کو دیکھو کہ راستہ میں ذرا سا بچہ رویا کہ باپ کو سچی محبت کی وجہ برداشت ہی نہیں ہوتا کہ وہ راستہ پر چلے اور روتا رہے، کیونکہ پاکدامن ہونے کی وجہ سے اس کے دل میں تڑپتی محبت ہوتی ہے، یہ ہے اولاد پر پاکدامنی کا اثر

سائنس داں اس کی یہ مثال دیتے ہیں کہ کبوتری صرف اپنے شوہر سے ہم بستری کرواتی ہے، کبھی بھی دوسرے کبوتر کے پاس نہیں جاتی، اس لئے جب وہ انڈا دیتی ہے، یا بچہ دیتی ہے تو اس کا شوہر بچے کو کھانا لا کر کھلاتا ہے، اور ماں کی طرح باپ بھی حفاظت کرتا ہے، کیونکہ فطری طور پر اس کو معلوم ہے کہ یہ بچہ اسی کا ہے

لیکن ایک گائے ایک بیل کے ساتھ نہیں رہتی، وہ کسی بیل کے ساتھ بھی جماع کروالیتی ہے، اس لئے بیل کو اس گائے کے بچے سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی، اور نہ کبھی اس کو کھانا کھلاتا ہے اور نہ اس کی حفاظت کرتا ہے، کیونکہ پاکدامن گائے کا بچہ نہیں ہے، اس لئے جانور میں بھی زنا، اور پاکدامن کا فرق ہوتا ہے

ایک تجربہ کار سائنس داں نے کہا کہ اگر بچہ رو رہا ہے اور باپ تڑپ کر کے اس کو گود میں لے لے، اس کو بوسہ دے، اور دیر تک بچے کو تسلی دیتا رہے تو یقین کرلو کہ اس بچے کی ماں پاک دامن ہے، اور یہ بچہ اسی باپ کا ہے، اسی لئے اس کو تڑپ کر اٹھایا ہے، اور بوسہ لئے بغیر چین نہیں آیا ہے۔ اور اگر بچہ رو رہا ہے اور باپ کو اس کا خیال بھی نہیں آیا تو یقین کرلو کہ یہ بچہ زنا سے پیدا ہوا ہے، یہ بچہ اس باپ کی اولاد نہیں ہے اسی لئے باپ نے دوڑ کر نہیں اٹھایا، زنا کا اثر بچے پر یہاں تک پڑتا ہے

جب سائنس دانوں نے یہ تحقیق کی کہ زنا کا اثر اتنا پڑتا ہے کہ زندگی بھر بیوی شوہر سے سچی محبت نہیں کر پاتی ہے، اور اس کا اثر اولاد بھی پڑتا ہے، تو اس آیت پر حیران ہو گئے۔ کہ اسی لئے قرآن نے کہا کہ یہ راستہ ہی برا ہے۔، و سآء سبیلا، زنا کرا کر یہ راستہ برا کر دیا ہے۔

۳۵۔ بوڑھاپے میں دماغ ختم ہو جاتا ہے

اللہ نے یہ اعلان کیا کہ میری قدرت یہ ہے کہ انسان جوانی میں سب کچھ جانتا ہے، پھر اس کو ایسی عمر میں لیجاتا ہوں کہ اب پوری کوشش کے باوجود کچھ بھی نہیں جان سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

۔و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا ۔(سورت الحج ۲۲، آیت ۵)

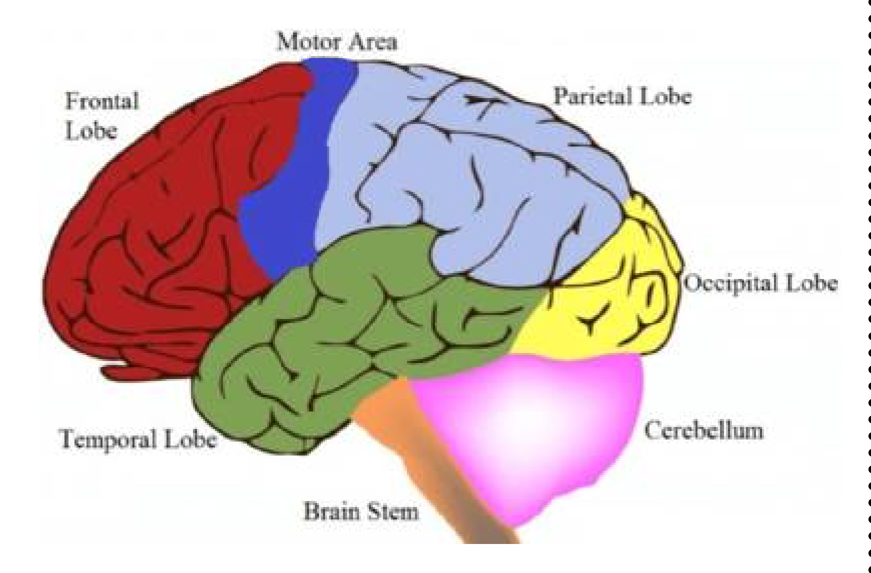
ترجمہ : اور تمہیں میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن کو بدترین عمر، یعنی بڑھاپے تک لوٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے۔

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ دماغ [brain] کے پانچ حصے ہیں، اور ہر ایک کا کام الگ الگ ہے، لیکن سوچنے سمجھنے میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اور ان سب سے نیچے [brain stem] ہے جو دماغ کے تمام حصوں کو کنٹرول کرتا ہے

جب انسان جوان ہوتا ہے تو ان تمام حصوں میں تازہ خون جاتا ہے، اور تمام رگیں مضبوط ہوتی ہیں اس لئے دماغ سب چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے، اور اس سے کام لیتا ہے، لیکن 75 سال عمر کے بعد تازہ خون نہیں جاتا بلکہ وہ خون گاڑھا، اور کالا ہو جاتا ہے، اس لئے دماغ کے سارے حصے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، اور جو کچھ یاد کیا تھا ان میں سے تھوڑا سا یاد رہتا ہے، اور زیادہ تر بھول جاتا ہے اس کو انگریزی میں [dementia] کہتے ہیں

دماغ کے اس فوٹو کو دیکھیں، اور اس کے پانچ حصوں کو دیکھیں



1--[frontal lobe]

2--[temporal lobe]

3--[parietal lobe]

4--[occipital lobe]

5--[cerebellum]

[brain stem]

سائنس نے جب یہ تحقیق کی واقعی بڑھاپے میں دماغ سکڑ جاتا ہے، اور ساری کوششوں کے باوجود بھول کی بیماری ہوجاتی ہے، اور اللہ کی قدر بالکل اٹل ہے تو وہ حیران ہو گئے۔

۳۶۔بچوں کو سات سال کی عمر میں پڑھائیں

سات سال کی عمر میں نماز سکھانے کا حکم ، کے بارے حدیث یہ ہے

۔عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ علموا الصبی الصلاۃ ابن سبع سنین ، و اضربوہ علیها ابن عشرۃ۔ (ترمذی شریف ، باب ما جاء متی یومر الصبی بالصلاۃ ،ص ۱۱۰، نمبر ۴۰۷)

ترجمہ :حضور ﷺ نے فرمایا کہ سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز سکھاو، اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز نہ پڑھنے پر تنبیہ کرو۔

یہ حدیث میں ہے کہ سات سال کی عمر ہو جائے تو بچوں کو نماز سکھاو، اور دس سال کی عمر ہو جائے ، پھر بھی نماز نہ پڑھے تو اس کو تنبیہ کریں، اور پھر بھی نہ مانے تو تھوڑا ہلکا پھلکا ماریں بھی

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ کسی بھی زبان کا اصلی لہجہ سیکھنا ہو، اور اسی طرح بولنا ہو جس طرح اہل زبان بولتے ہیں تو اس کو سیکھنے کی اصل عمر 5 سال سے لیکر 18 سال تک ہی ہے، اٹھارہ سال کے بعد کوئی بھی زبان سیکھیں گے، تو زبان ہوسکتا ہے کہ آجائے لیکن پورے طور پر وہ لہجہ، وہ اسلوب، اور وہ اسٹائل نہیں آئے گا جو اہل زبان بولتے ہیں،

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی کتاب زبانی یاد کرنی ہو، اور اس کو فر فر پڑھنا ہو تو اس کو یاد کرنے کی عمر بھی یہی ۵ سال سے اٹھارہ سال ہی، یہی وجہ ہے کہ جتنے حافظ ہوتے ہیں وہ اسی پانچ سال سے اٹھارہ سال کی عمر میں قرآن کریم یاد کرتے ہیں، اس کے بعد یا تو یاد تو تا ہی نہیں ہے، یا ہوتا ہے لیکن پورا یاد نہیں رہتا،

بار بار بھول جاتا ہے،فطرت کی یہ تحقیق اصل ہے،اسی لئے حضور ﷺ نے یہ حکم دیا کہ سات سے دس سال کی عمر میں نماز کے لئے قرآن کریم یاد کرائیں،اور مسائل یاد کرائیں،

حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ دس سال کی عمر میں نماز کی مشق کراو،سائنس نے تحقیق کی ہے کہ اٹھارہ سال کے بعد مشق کرانا مشکل ہوتا ہے،اور یہ بھی بتایا کہ جس بات کی مشق دس سال کی عمر میں ہو جائے گی وہ زندگی بھر برقرار رہے گی،کبھی وہ بھولے گا نہیں،اس لئے حضور ؐ نے جو فرمایا کہ دس سال کی عمر میں مشق کراؤ وہ بالکل صحیح ہے

سائنس دانوں کو جب اس تحقیق کا پتہ چلا تو ان کو یقین آ گیا کہ اس حدیث کے بیان کرنے والے نبی ؐ ہیں ورنہ فطرت کی اتنی باریک بات آج سے چودہ سو سال پہلے کیسے بتا سکتے ہیں

۳۷۔ایک زمانے تک انسان کا کوئی اتا پتا نہیں تھا

ایک زمانے تک اس زمین پر انسان نہیں رہتا تھا۔اس کے بارے میں یہ ارشاد ربانی ہے

۔هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا (سورت الدھر۷۶،آیت ۱)

ترجمہ :انسان پر کبھی ایسا وقت آیا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا

سائنسی تحقیق

سائنس نے اس بات کی تحقیق کی ہے کہ زمین کی عمر[4,540,000,000] سال ہے،اوراس کے 1,040,000,000 ،ایک ارب چار کروڑ سال کے بعد زمین پر گھاس اگی ہے،اوراس کے بہت سال بعد حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا ہے،اس لئے سائنس تصدیق کرتی ہے کہ اتنے زمانے تک کوئی انسان زمین پر نہیں تھا،اس لئے قرآن کریم کی بات صحیح ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے کہ انسان کا کوئی اتا پتا نہیں تھا

۳۸۔ پتھر کے اندر سے زندہ مینڈک نکلا تو لوگ حیران ہو گئے

اللہ نے کہا تھا کہ میں ہر ایک کو ہر جگہ روزی پہنچا تا ہوں، اس آیت میں ہے

۔و کاین من دابة لا تحمل رزقها ، الله یرزقها و ایاکم و هو السمیع العلیم ۔(سورت العنکبوت ۲۹، آیت ۶۰)

ترجمہ: اور کتنے جانور ہیں جو اپنا نہیں اٹھائے پھرتے ہیں، اللہ انہیں بھی روزی دیتا ہے، اور تمہیں بھی، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا ہے ہر چیز جانتا ہے

۔و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها۔(سورت ھود ۱۱، آیت ۶)

ترجمہ :اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ نے اپنے ذمے نہ لے رکھا ہو۔

اس آیت میں ہے کہ کتنے ہی جانور ہے جن کے پاس روزی کا سامان نہیں ہے پھر بھی میں وہاں تک روزی پہنچا تا ہوں، اور اے انسان تمکو بھی روزی پہنچا تا ہوں

اللہ نے یہ اعلان کیا کہ میری قدرت یہ ہے کہ میں ہر چیز کو وہیں روزی پہو نچا تا ہوں جہاں وہ ہے، تو اس آیت پر کچھ نئے پڑھے لکھے لوگوں کو اشکال ہو گیا

، لیکن سائنس دانوں نے تحقیق کر کے بتایا کہ سخت پتھر کے اندر اللہ نے مینڈک کو زندہ رکھا ہے، اس کو کھانا دیا ہے، اس کو پانی دیا ہے، اور وہاں کوئی سوراخ نہیں ہے جس سے ہوا اندر جائے پھر بھی زندہ رہنے کے لئے اس کو ہوا پہنچائی ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس والوں نے تحقیق کی ایک آدمی نے سخت پتھر کا چٹان توڑا جس میں کہیں سے سوراخ نہیں تھا تو اس کے اندر سے زندہ مینڈک نکلا، جس سے سائنس داں ان آیتوں کو پڑھ کر حیران ہو گئے





ان دونوں پتھروں کو توڑنے کے بعد اندر سے یہ دونوں مینڈک زندہ نکلے ہیں

۳۹۔تھن میں دودھ عجیب انداز سے پیدا ہوتا ہے

دودھ کے بارے میں قرآن میں یہ ارشاد ہے

۔و ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من فرث و دم لبنا خالصا سآئغا للشاربین۔ (سورت النحل ۱۶، آیت ۶۶)

ترجمہ : اور بیشک تمہارے لئے مویشیوں میں سوچنے سمجھنے کا بڑا سامان ہے، ان کے پیٹ میں جو گوبر ہے اور خون ہے اس کے بیچ میں سے ہم تمہیں ایسا صاف ستھرا دودھ پینے کو دیتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہوتا ہے

اس آیت میں فرمایا کہ میری قدرت دیکھو کہ گھاس ہری ہوتی ہے، اس سے جو دودھ بنے اس کو بھی ہرا ہونا چاہئے، لیکن دودھ بالکل سفید ہوتا ہے، پھر اسی گھاس سے خون بنتا ہے جو لال ہوتا ہے، اور اس ہرے اور لال کے درمیان سے دودھ بنتا ہے جو سفید ہوتا ہے

اس دودھ میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں

[۱]۔۔اس میں کثیر مقدار میں پانی ہوتا ہے

[۲]۔۔اس میں مکھن ہوتا ہے، جو تیل کی قسم میں سے ہے

[۳]۔۔۔اس میں تھوڑا سا شکر بھی ہوتا ہے

[۴]۔۔۔اس میں وٹامن بھی ہوتا ہے

[۵]۔۔۔اس میں اتنی غذائیت ہوتی ہے کہ بچہ اس کو پی کر بڑا ہوتا ہے، اور اس کو پینے کے بعد بچپنے میں کسی دوسری غذا کی ضرورت نہیں ہوتی

اللہ ان آیتوں میں یہ احسان جتلاتے ہیں کہ میری قدرت دیکھو کہ میں گوبر اور خون کے درمیاں اعلی قسم کا دودھ بناتا ہوں

سائنسی تحقیق

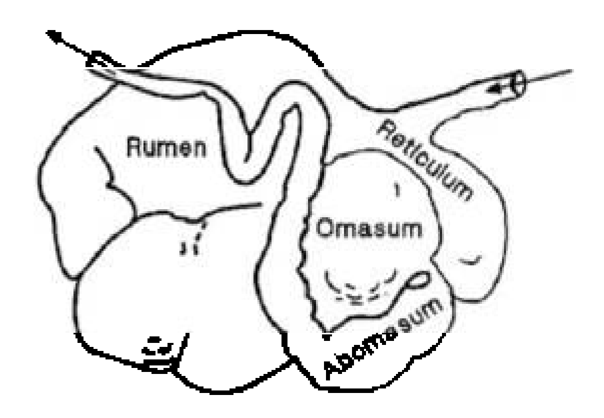
سائنسی تحقیق یہ ہے کہ گائے کا ایک پیٹ ہے، لیکن اس میں چار حصے ہیں

ا۔۔ پہلا حصہ جب گائے گھاس چرتی ہے پھر گھاس نگلتی ہے تو پیٹ کے جس حصے میں وہ گھاس جاتا ہے اس کو انگریزی میں ۔،rumen، کہتے ہیں

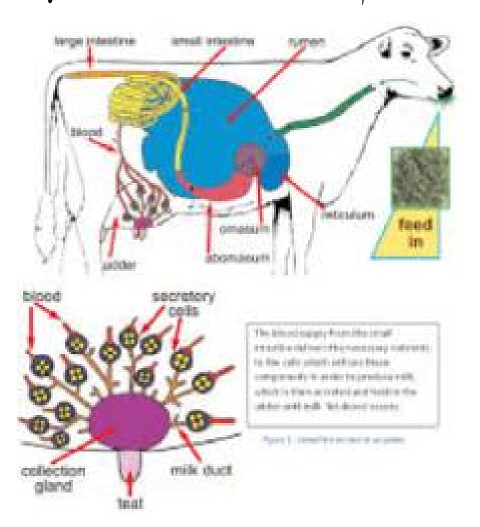
۲۔۔ دوسرا حصہ اس گھاس کو بعد میں جگالی کرتی ہے اور چباتی ہے، اور چبا کر دوبارہ پیٹ کے دوسرے حصے میں ڈالتی ہے، اس کو انگریزی میں ۔،reticulum، کہتے ہیں

۳۔۔ تیسرا حصہ اب یہ گھاس دوسرے حصے سے تیسرے حصے میں جاتی ہے، اس کو انگریزی میں ۔،omasam، کہتے ہیں اس میں گھاس ہضم ہوتی ہے اور نرم ہو جاتی ہے

۴۔ چوتھا حصہ، پھر یہ نرم گھاس پیٹ کے چوتھے حصے میں جاتی ہے، اس کو انگریزی میں ۔abomasum، کہتے ہیں اس حصے میں گھاس کا رس نچوڑا جاتا ہے، اور وہ خون بنتا ہے، دودھ بنتا ہے، پیشاب بنتا ہے، اور مختلف چیزیں بن کر رگوں میں جاتی ہے، اور گویا کہ اسی مقام سے دودھ بننا شروع ہوتا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں، rumen ،اور، reticulum ،اور، omasam ،اور abomasum ، کے خانے ہیں، جن میں کھانا ہضم ہو کر گائے کے پیٹ میں دودھ بنتا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ کس طرح گائے چارہ کھاتی ہے، اور پھر اس چارے سے مختلف دور سے گزر کر دودھ بنتا ہے

دودھ بننے کا نظام

۵۔۔یہ پانچواں مقام یہ گائے،بھینس کے تھن میں ہوتا ہے

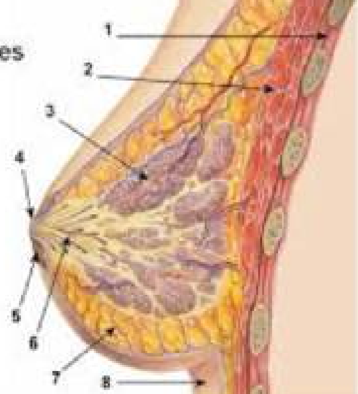
،اس کو انگریزی میں four mammary glands, کہتے ہیں

,four mammary glands,۔ شہد کی چھتے کی طرح جھلی دار رگیں ہوتی ہیں

گھاس کا رس جب ،four mammary glands, ، میں پہنچتا ہے تو یہاں یہ رس دودھ بننا شروع ہوتا ہے،اور قدرت کے ایک عجیب انداز میں یہ رس دودھ میں تبدیل ہوتا ہے

خدا وند قدوس نے اسی کے بارے میں احسان جتلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خون اور گوبر کے درمیان سے تم کو خوشگوار دودھ پلایا ہے

سائنس نے جب یہ تحقیق کی تو وہ حیران ہو گئے ، کہ اللہ نے چودہ سو سال پہلے جو بات کہی تھی سائنس اسی بات پر آ کر پہنچی



اس فوٹو میں دیکھیں کہ کس طرح پستان میں باریک باریک جھلیاں بنتی ہیں،

اور four mammary glands, سے دودھ چھن کر آتا ہے

۴۰۔اللہ نے شہد کو عجیب انداز میں پیدا کیا

اللہ شہد کو بھی ایک عجیب انداز میں پیدا کرتا ہے، اس لئے اس کے بارے میں بھی اللہ نے احسان جتایا ہے، اور سائنس نے جب اس کی تحقیق کی تو وہ حیران ہو گئے

اس بارے میں ارشاد ربانی یہ ہے

۔و اوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا و من الشجر و مما یعرشون ، ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ، ان فی ذالک لأیة لقوم یتفکرون (سورت النحل۱۶، آیت ۶۹)

ترجمہ : اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ۔تو پہاڑوں میں اور درختوں میں ، اور لوگ جو چھتریاں اٹھاتے ہیں ان میں گھر بنا ۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے اپنی خوراک حاصل کر، پھر ان راستوں چل جو تیرے رب نے تیرے لئے آسان بنادئے ہیں، اس طرح اس مکھی کے پیٹ سے وہ مختلف رنگوں والا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے ، یقیناً ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔

اس س آیت میں تین باتیں کہی گئی ہیں

[ا]۔۔ایک بات یہ کہی گئی ہے کہ شہد کی مکھی اتنی چھوٹی ہونے کے باوجود دور دور تک جاتی ہے، لیکن وہ اپنا راستہ نہیں بھولتی، اللہ نے اس کو ایسی طاقت بخشی ہے۔ **فاسلکی سبل ربک ذللا**۔ میں اس کا

اشارہ کیا گیا ہے کہ اپنے رب کے بنائے ہوئے راستے میں تم چلتے رہو
سائنس داں فرماتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی مکھی دو سے تین میل تک جاتی ہے، اور پھر بہت آسانی سے واپس چھتے میں آجاتی ہے

[۲]۔۔۔دوسری بات یہ کہی ہے کہ شہد میں شفا ہے، چنانچہ تمام حکیم اپنی دواوں میں شہد ڈالتے رہے ہیں تاکہ دوا شفا والی بن جائے، اور ڈاکٹر بھی شفا کے لئے اپنی دوا میں شہد ہی کو ابھی بھی ڈالتے ہیں

[۳]۔۔۔اور تیسری بات یہ کہی کہ یہ شہد مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے ۔ یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ۔ابھی سائنسی تحقیق سے یہی پتہ چلا کہ مکھی جب پھولوں کا رس چوستی ہے تو اپنے ایک خاص پیٹ میں رکھتی ہے انگریزی میں اس پیٹ کا نام، honey stomach، ہے، یہ مکھی کے کھانے کے پیٹ کے علاوہ ہوتا ہے اسی میں وہ پھولوں کا رس رکھتی ہے،

سائنسی تحقیق

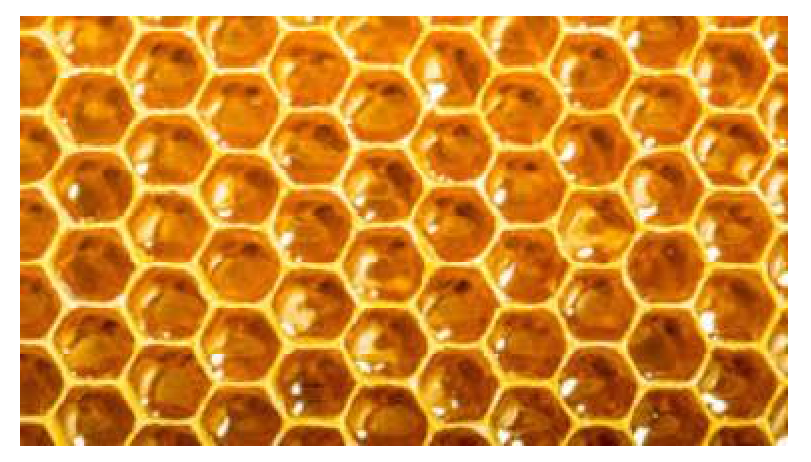
شہد کے بارے میں ابھی یہ تحقیقات ہوئی ہیں

[۱]۔۔شہد کی مکھی پھولوں کا رس چوس کر اپنے اس پیٹ میں جمع کرتی ہے، جو کھانے کا پیٹ نہیں ہوتا بلکہ اللہ نے صرف شہد جمع کرنے کے لئے یہ پیٹ بنایا ہے اس کو، honey stomach، کہتے ہیں، اور اس رس کو، nectar، کہتے ہیں اسی سے شہد بنتا ہے

[۲]۔۔یہ رس فورا شہد کے چھتے میں نہیں ڈالتی ہے بلکہ دوسری مکھی کے منہ میں ڈالتی، پھر دوسری مکھی تیسری مکھی کے منہ میں ڈالتی ہے، اور ہر مکھی اس رس کو شہد بننے کے قابل بناتی ہے، جب وہ شہد بننے کے قابل ہو جاتا ہے تب جا کر اس کو چھتے میں بنے ہوئے گھر میں ڈالتی ہے

[۳]۔۔جس میں شہد رکھتی ہے اس کو۔honeybee house، کہتے ہیں، یہ گھر ہمیشہ چھ کونے والا بناتی ہے، اس مکھی کی فطرت اتنی صحیح ہے کہ ہمیشہ اپنا گھر چھ کونے والا ہی بناتی ہے

[۴]۔۔اس گھر میں جب شہد بھر دیتی ہے تو اس کو اوپر سے بند کر دیتی ہے، تا کہ یہ شہد ڈھلک کر نیچے نہ گر جائے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ شہد کا چھتہ چھ کونہ والا ہے، اور گھر کے منہ کو بند کر دیا ہے تا کہ شہد نیچے نہ گرے

شہد کی مکھی کی تین قسمیں ہوتی ہیں

[۱]۔۔۔ایک ہے کام کرنے والی مکھی ،اس کو انگریزی میں ۔workers bee ، کہتے ہیں ، یہ مادہ مکھی ہوتی ہے،لیکن یہ انڈا نہیں دے سکتی ،اس کا قد رانی مکھی سے کافی چھوٹا ہوتا ہے،

یہ ورکر مکھیاں چار کام کرتی ہیں پہلا۔ پھولوں سے رس چوس کر شہد بناتی ہیں ۔دوسرا۔شہد کا چھتہ بناتی ہیں ۔تیسرا۔ چھتے کی حفاظت کرتی ہیں ۔ چوتھا۔ چھتے کو صاف کرتی ہیں ،انہیں میں سے وہ بھی ہوتی ہیں جن کا کام یہ ہے کہ اگر کسی مکھی نے زہریلا یا غیر مناسب شہد لائی تو اس کو نہیں لانے دیتی ، یا اس کو مار دیتی ہیں ، چنانچہ آپ دیکھیں گے چھتے کے نیچے بہت ساری مکھیاں مری ہوتی ہیں ، یہ وہی مکھیاں ہیں جو غیر مناست شہد لاتی ہیں تو ان کو ماردی جاتی ہے،

چونکہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ شہد لوگوں کے لئے شفا ہے،اس لئے اللہ نے مکھیوں کے ذریعہ ہی ایسا انتظام کیا کہ اگر شہد میں ذرا سی کوئی غلط چیز ہو تو اس کو چھتے کے قریب بھی نہیں آنے دیتی تا کہ قرآن کے،فیه شفاء للناس، پر کوئی حرف نہ آئے

[۲]۔۔۔ دوسرا ہے نر مکھی اس کو انگریزی میں ۔drone bee ، کہتے ہیں

یہ مکھی کوئی کام نہیں کرتا ، یہ صرف رانی سے ملاپ کرتا ہے،اور اکثر مرتبہ ملاپ کے بعد مار دیا جاتا ہے

[۳] تیسری ہے رانی مکھی ،اس کو انگریزی میں ،queen bee ، کہتے ہیں ، یہ مکھی قد میں دونوں قسم کی مکھیوں سے کافی بڑی ہوتی ہے،اس کا کام صرف انڈا دینا ہے،اور پورے چھتے پر حکمرانی کرنا ہے

یہ مکھی پورے چھتے میں ایک ہی ہوتی ہے ،ایک چھتے میں 40000 مکھیاں ہوتی ہیں ،اور یہ سب پر حکمرانی کرتی ہے، یہ ایک دن میں 1500 ، تک انڈا دے دیتی ہے

یہ ایک عجیب بات ہے کہ شہد کی مکھی کی منہ میں بہترین شہد ہے،اور اس کے پیچھے خطرناک ڈنک بھی ہے

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ حکمرانی کرنے کا اتنا بہترین نظام کسی اور جانور میں نہیں ہے



اس فوٹو میں درمیان میں مکھی کی رانی نظر آرہی ہے،اس کو دیکھیں ، یہ عام مکھی سے کتنی بڑی ہوتی ہے



اس فوٹو میں دائیں جانب نرمکھی ہے، بیچ میں رانی مکھی ہے،اور بائیں جانب کام کرنے والی مکھی ہے

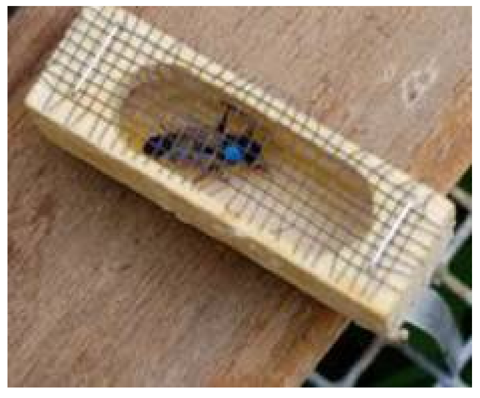
ان مکھیوں میں دیکھیں کہ رانی سائز میں کافی بڑی ہے،اور نر مکھی اس سے چھوٹا ہے،اور کام کرنے والی مکھی پہلے دونوں سے کافی چھوٹی ہے

رانی کی اتنی فرمان برداری کسی اور جانور میں نہیں ہے

رانی کے ساتھ فرماں برداری کا عالم یہ ہے کہ،، جہاں رانی مکھی ہوگی وہیں تمام مکھیاں جمع ہوں گی، اس کو کسی حال میں چھوڑے گی نہیں، اور وہیں چھتہ بناتے ہیں

چنانچہ جو لوگ اپنے باغ میں شہد کا چھتہ لگانا چاہتے ہیں، وہ لکڑی کا ایک ڈربہ بناتے ہیں، اس میں تار کی ایسی چھوٹی جالی بناتے ہیں کہ رانی مکھی چونکہ کافی بڑی ہوتی ہے اس لئے وہ اس سے باہر نہ نکل سکے، باقی مکھیاں چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے وہ اس سے باہر نکل سکے اور اندر بھی جا سکے، اب مالک رانی مکھی کو اندر قید کر لیتا ہے، اس کی وجہ سے وہیں شہد کا چھتہ بناتی ہے، اور وہیں شہد دینی شروع کرتی ہے، اور عام مکھی کسی حال میں رانی کو چھوڑ کر نہیں جاتی، یہ ہے شہد کی مکھی کا کمال، اسی وجہ سے اللہ نے اس حقیقت کی طرف قرآن کریم میں احسان جتلاتے ہوئے توجہ دلائی

شہد کی مکھیوں کے بارے میں جب سے یہ لمبی تحقیقات ہوئی ہیں، سائنس داں قرآن کی آیتوں سے حیران ہیں کہ اتنی غامض تحقیق کیسے پیش کی۔



اس فوٹو میں دیکھیں کہ رانی کو تار والے صندوق میں بند کر دیا ہے تا کہ کوئی بھی مکھی یہاں سے نہ بھاگیں

۴۱۔سائنس نے تصدیق کی کہ اونٹ عجیب جانور ہے

قرآن نے عجیب انداز میں انسانوں کو دعوت دی کہ اونٹ کی خلقت میں غور کیا کریں، آج سائنس نے اونٹ کے بارے میں 7 تحقیقات کیں تو وہ حیران ہو گئے

اس کے لئے آیت یہ ہے

۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت ۔(سورت الغاشیۃ ۸۸، آیت ۱۷)

ترجمہ: تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا ہے؟

سائنسی تحقیق

سائنس نے اونٹ کے بارے میں 7 یہ تحقیقات کی ہیں

[۱]۔۔۔اونٹ ۱۳ منٹ میں 100 لیٹر پانی پی لیتا ہے، اور یہ پانی اس کے پیٹ میں محفوظ رکھتا ہے

[۲]۔۔۔اونٹ دو ہفتے تک پانی نہ پئے تب بھی وہ صحراوں کی سخت گرمی میں اپنے آپ کو زندہ رکھتا ہے، یہ صفت کسی اور جانور میں نہیں ہے،

[۳]۔۔۔اونٹ کی کوہان [camel hump] میں چربی جمع ہو جاتی ہے، یہ چربی ہفتوں تک کام آتی ہے، اگر دو ہفتے تک بھی کھانا نہ ملے تو اونٹ کوہان کی چربی سے اپنے آپ کو زندہ رکھتا ہے، یہ ایک خاص خوبی اس جانور میں ہے، یہی وجہ ہے کہ لمبے سفر کے دوران اس کو کئی دن کھانا نہیں ملتا ہے تب بھی سفر کرنے کے قابل ہوتا ہے

[۴]۔۔۔اللہ نے اس کا پاؤں اس طرح بنایا ہے کہ اس کا پاؤں چوڑا ہوتا ہے، اور اس میں نرم گدی ہوتی ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہی جانور ریت میں آسانی سے چل سکتا ہے، بلکہ اس کو ریت میں چلنے میں مزا آتا ہے ، دوسرا کوئی جانور ریت میں چلتا ہے تو اس کا پاؤں ریت میں دھنس جاتا ہے، اور وہ زیادہ دیر تک نہیں چل پاتا ہے۔ اونٹ میں یہ تیسری خوبی ہے۔

[۵]۔۔۔اس جانور کو کچھ اس طرح بنایا ہے کہ صحرا کے 50 ڈگری فارن ہیٹ گرمی میں بھی صحراؤں میں چلتا رہتا ہے، کوئی اور جانور اس طرح نہیں چل سکتا

[۶]۔۔۔اس کی آنکھ ایسی بنائی ہے کہ صحرا کی ریت اس کو نقصان نہیں دیتی

اسی لئے موٹر کار وغیرہ کے زمانے سے پہلے جو لوگ ریتیلی میدان میں سفر کرتے تھے وہ صرف اونٹ ہی کو استعمال کرتے تھے، اور عرب کے لوگوں کو تو اس کی ضرورت بہت ہی زیادہ پڑتی تھی ، اس لئے اللہ نے انہیں کو اس جانور میں غور کرنے کے لئے کہا

[۷]۔۔۔ اونٹ کا گوشت کام آتا ہے ۔۔اس کا دودھ کام آتا ہے ۔۔۔اس کے بال سے پچھلے زمانے میں لوگ کپڑا بناتے تھے، اور کمبل بناتے تھے ۔۔۔اس کی کھال سے لوگ خیمہ بناتے تھے، اور جوتا بناتے تھے اہل عرب کے لئے اونٹ سے یہ چار بڑے بڑے فائدے تھے

ان تمام خصوصیات کی وجہ سے قرآن نے انسانوں کو دعوت دی کہ اونٹ میں خوب غور کیا کرو کہ میں نے کس انداز میں اس جانور کو بنایا ہے

سائنس نے جب یہ تحقیقات کیں تو وہ حیران ہو گئے،

۴۲۔ ہر پھول، پھل میں جوڑا جوڑا پیدا کیا

ہر پھول اور پھل میں جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے، اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔ **ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین** (سورۃ الرعد ۱۳، آیت ۳)

ترجمہ: اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے پیدا کئے ہیں

دوسری جگہ ہے۔ **سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لاَیَعْلَمُوْنَ** (سورۃ یٰسین ۳۶، آیت ۳۶)

ترجمہ : پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کئے ہیں، اس پیداوار کے بھی جو زمین اگاتی ہے، اور خود انسان کے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ لوگ ابھی جانتے نہیں ہیں

قرآن نے تو بہت پہلے کہا تھا کہ پھول اور پھل میں بھی جوڑے جوڑے ہیں، یعنی نر اور مادہ ہیں، لیکن لوگوں کو اس کی معلومات نہیں تھی، اس لئے لوگ اس آیت پر حیران تھے

پچھلے زمانے میں لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہ

ہر پھول میں نر اور مادہ ہوتے ہیں

حضورؐ کے زمانے میں لوگوں کو اتنا پتہ تھا کہ کھجور میں نر اور مادہ ہوتا ہے، اور نر کا ذرہ مادہ کھجور میں ڈالنے سے کھجور زیادہ ہوتا ہے، اسی لئے وہ تابیر نخلہ کیا کرتے تھے، لیکن یہ پتہ نہیں تھا کہ ہر پھل اور پھول میں نر اور مادہ ہوتا ہے، اور نر کے ذرات سے مادہ کا پھول حمل والا ہوتا ہے، اور اس سے پھل بنتا ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق ہوئی ہے کہ ہر پھول اور پھل میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں، اور نر پھول کے ذرات سے مادہ پھول حاملہ ہوتی ہے، اور پھل دیتی ہے

بعض درخت میں نر پھول الگ ہوتا ہے اور مادہ پھول الگ ہوتا ہے، پھر شہد کی مکھی، یا بھمرا نر پھول پر رس چوسنے جاتی ہے، جس سے اسکے پیروں میں نر پھول کا ذرہ چپک جاتا ہے، اور شہد کی مکھی جب مادہ پھول پر رس چوسنے جاتی ہے تو یہ ذرہ وہاں مادہ پھول میں آ گرتا ہے، جس سے مادہ پھول حاملہ ہو جاتی ہے، اور اس سے پھل دیتی ہے

بعض درخت ایسے بھی ہیں جن میں ایک ہی پھول میں اوپر کے حصے میں نر پھول کا ذرہ ہوتا ہے، اور نیچے کے حصے میں مادہ کا خول ہوتا ہے، پھول کے ہلنے کی وجہ سے نر ذرہ مادہ خول میں جا گرتا ہے، اور اس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے، اور پھل دیتی ہے۔

یہ اللہ کا عجیب نظام ہے ایک ہی پھول میں نر اور مادہ پیدا کیا ہے، اور ایک دوسرے کے ذرات سے حاملہ بھی ہوتی ہے، اور اس سے پھل بھی دیتی ہے، جب سائنس نے یہ تحقیق کی تو قرآن کی اس آیت پر حیران ہو کر رہ گئے

قرآن نے یہ بھی فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں میں نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے، جب ان چیزوں کی تفصیل کا پتہ چلے گا تو تم حیران ہو جاوگے

مثلا دو ہاتھ پیدا کئے ۔۔دو پاؤں پیدا کئے ۔۔دو گردے پیدا کئے ۔۔دو آنکھیں پیدا کئے ۔۔۔، دو کان پیدا کئے ۔۔دو مثانہ پیدا کئے ۔۔، دل کے دو حصے پیدا کئے، ایک طرف سے خون اندر جاتا ہے، اور دوسری طرف سے خون باہر کی جانب نکلتا ہے

یہ مادہ کھجور کا درخت ہے، اس میں کھجور پھلا ہوا ہے





یہ نر کھجور کا درخت ہے، اس میں نر کا پھول لگا ہوا ہے، تاڑ کے درخت میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے

اسی سے ثابت کیا ہے کہ ہر درخت اور ہر پھول میں نر اور مادہ ہوتے ہیں



یہ کدو کا مادہ پھول ہے، اس کے نیچے پھل لگا ہوا　　　　یہ نر پھول ہے، اس کے نیچے پھل نہیں ہے



یہ ترکاری کا مادہ پھول ہے، اس کے نیچے پھل لگا ہے　　　　یہ نر پھول ہے، اس کے نیچے پھل نہیں ہے

اس لئے تمام پھول میں نر اور مادہ ہوتے ہیں

۴۳۔ ہرے پتوں کے بارے میں عجیب تحقیق

ہری پتیوں کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا

۔ وَهُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَخْرَجْنا بِهٖ نَبَاتَ کُلِّ شَئیٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبّاً مُّتَرَاکِباً ۔(سورۃ الانعام ۶، آیت ۹۹)

ترجمہ: اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر قسم کی کونپلیں، اور سبز پتے اگائیں، ان کونپلوں سے ہم نے سبزیاں پیدا کیں جن سے ہم تہ بتہ دانے نکالتے ہیں

اس آیت میں، **خضرا**، کا ترجمہ ہے ہری کونپلیں، ہری چیز، ہری پتیاں

پچھلے زمانے میں یہ پتہ نہیں تھا
کہ ہرے پتے میں اتنے فائدے ہیں

اوپر کی آیت کی وجہ سے پچھلے زمانے میں لوگ یہی سمجھتے رہے کہ اللہ نے پھل اور پھول پیدا کئے ہیں، اور ان سے ہم غذا حاصل کرتے ہیں، اور آیت میں اسی کے بارے میں اللہ نے احسان جتایا ہے، یہ تو کسی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ سبز پتیوں، سبز درختوں، اور ہریالیوں کا اور کتنا بڑا فائدہ ہے، اگر یہ ہریالی نہ ہو تو ہم زہریلی گیس کے زیادہ ہونے سے مر جائیں

سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق ہوئی ہے کہ جس ہوا میں ہم سانس لیتے ہیں اس میں یہ چار قسم کی گیس ہیں

1۔۔ نائٹروجن [nitrogen] 78.08 % فیصد ہے

2۔۔آکسیجن [oxygen] 20.95 % فیصد ہے

3۔۔ارگن [argon] 0.93 % فیصد ہے

4۔۔کاربن ڈائی اکسائڈ [carbon diexide] 0.038 % فیصد ہے

ان میں سے آدمی اور جانور اکسیجن کو سانس میں لیتے ہیں، اور یہ بہت مفید گیس ہے اس کے بغیر انسان یا جانور زندہ نہیں رہ سکتا

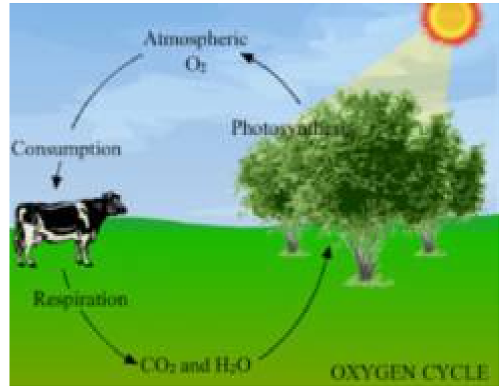
لیکن کاربن ڈائی اکسائڈ، ایک زہریلی گیس ہے، جیسے دھواں وغیرہ، یہ گیس فیکٹری کے دھوئیں، اور کار چلانے وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے، اسی طرح انسان اور جانور کے سانس لینے سے بھی پیدا ہوتی ہے، اگر یہ گیس زیادہ ہو جائے تو چونکہ یہ گیس زہریلی ہے اس لئے انسان کا زندہ رہنا مشکل ہوگا

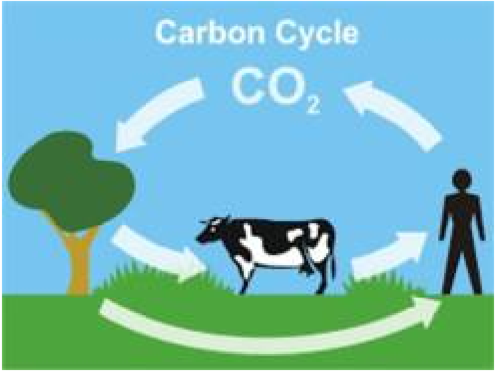
اللہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہری پتیاں، اور سبز درخت ان گیسوں کو چوستی ہیں، گویا کہ وہ اپنی سانس میں اس کو لیتی ہیں، اور اس کو اکسیجن میں تبدیل کر کے باہر پھینکتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کاربن ڈائی اکسائڈ کی مقدار زیادہ نہیں ہو پاتی، ایک معین مقدار میں برقرار رہتی ہے،، اس کی وجہ سے انسان یا جانور ہوا کی زہریلی گیس سے نہیں مرتے

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہری پتیاں نائٹروجن گیس کو چوستی ہیں، اور گویا کہ اس کو سانس میں لیتی ہیں، اور اس کو بھی اکسیجن میں تبدیل کر کے باہر پھینکتی ہیں، جس کی وجہ سے نائٹروجن کی مقدار میں اضافہ نہیں ہوتا، کیونکہ اگر نائٹروجن کی مقدار میں اضافہ ہو جائے تب بھی سانس لینا مشکل ہوگا

اللہ تعالی نے اس آیت میں اسی احسان کی وضاحت کی ہے کہ میں نے ہری پتیاں اور ہرے درخت بنا کر تمہارے سانس کا بھی انتظام کیا ہے

پچھلے زمانے میں لوگوں کو اس باریک تحقیق کا پتہ نہیں تھا اس لئے وہ صرف ظاہری احسانات کو گنا رہے تھے کہ اللہ نے پھول اور پھل بنائے، اور انسانوں کی غذا کا سامان کیا، لیکن جب سے سائنس نے یہ تحقیق کی ہے کہ گیس کی مقدار کو کنٹرول کرنے کا بھی یہ بہت بڑا ذریعہ ہے تو لوگ اس آیت پر حیران ہو گئے، اور کہنے لگے کہ قرآن واقعی اللہ کی کتاب ہے، جس نے اس باریک تحقیق کی طرف اشارہ کیا ہے





ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ پتوں نے نائٹروجن اور دیگر گیسوں کو سانس میں چوسا، اور اوکسیجن کو پھینکا،

۴۴۔قرآن نے بادل کے بارے میں 7 باتیں بیان کی ہیں

اللہ نے ایک ہی آیت میں بادل اور بارش کی یہ چھ قسمیں بیان کی ہیں۔اور جب سائنسی تحقیق ہوئی تو دیکھا کہ جس ترتیب سے قرآن نے بیان کیا ہے ٹھیک اسی ترتیب سے بارش،اور بادل بنتے ہیں،اور سائنس داں اس ترتیب کو دیکھ کر حیران ہو گئے

قرآن نے نیچے والی آیت میں یہ سات چیزیں بیان کی ہیں،آپ اس کو دیکھیں

ارشاد ربانی ہے

۔اَلَمْ تَـرَا اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَه ثُمَّ يَجعلُه رَكَاماً فَترى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ من جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُه عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (سورۃ النور۲۴،آیت۴۳)

ترجمہ : کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادلوں کو ہنکاتا ہے، پھر ان کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے، پھر انہیں تہہ بر تہہ گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے برس رہی ہے۔ اور آسمان میں بادلوں کی شکل میں جو پہاڑ کے پہاڑ ہوتے ہیں، اللہ ان سے اولے برساتا ہے، پھر جس کے لئے چاہتا ہے ان کو مصیبت بنا دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ اس کی بجلی چمک آنکھوں کی بینائی اچک لے جائے گی۔

قرآن کریم نے بادل کی یہ سات 7 باتیں بتائیں

[1] سحاب۔ بادل [cirrus]

[2] رکام۔ تہہ بتہہ بادل [stratus]

[3] ودق۔۔ بوندا بوندی بارش [showers rain]

[4]جبال۔ بادل کا پہاڑ [cumulus]

[5] ینزل من السماء۔ زوردار بارش[heavy rain]

[6] برد ۔ اولا [ice]

[7] برق۔ بجلی [lighting]

سائنسی تحقیق

سائنس نے بھی ساتوں چیزوں کی اسی ترتیب کے ساتھ ابھی تحقیق کی ہے کہ

بادل کی ترتیب یہی ہے کہ سمندر کا پانی گرم ہو کر بھاپ بنتا ہے، وہ بھاپ اوپر جا کر جمع ہوتا ہے، جب ہوا چلتی ہے تو وہ ہوا ان بادلوں کو جمع کرتی ہے، پہلے یہ، [1] سحاب ،[cirrus] یعنی کٹا پھٹا بادل بنتا ہے، پھر ہوا ان کٹے پھٹے بادلوں کو جمع کرتی ہے، تو وہ، [2]رکام، [stratus] یعنی تہہ بتہہ بادل بن جاتا ہے، ان تہہ بتہہ بادل سے [3] ودق، [showers rain]یعنی ہلکی بارش نکلتی ہے اور برسنے لگتی ہے، اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بادل حقیقت میں پانی کا بھاپ ہے، جب وہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو وہ پانی بن کر برسنے لگتا ہے، اسی کو بارش کہتے ہیں

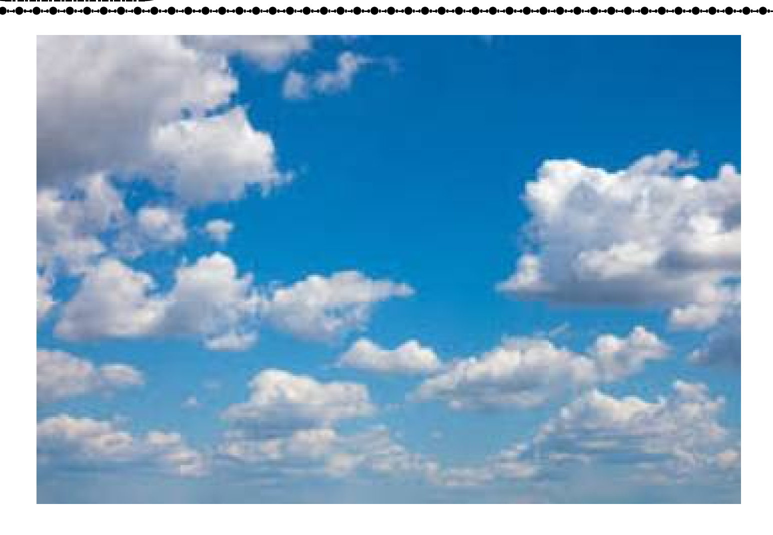
قرآن نے آگے دوسری صورت یہ بتائی کہ تیز گرمی ہو، اور پھر ٹھنڈی ہوا چل جائے تو یہ تمام بھاپ،

کثرت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے، اور بادل پہاڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کو قرآن نے [4]، من جبال ، [cumulus] کہا ہے اور اس پہاڑ والے بادل سے چار چیزیں نکلتی ہیں [5]، ینزل من السماء ، زوردار بارش [heavy rain] [6] دوسرا، برد ، [ice]، اولا، کنکری نما برف کے ٹکڑے، [7] اور تیسرا یہ ہے کہ اسی بادل سے، سنا برق ، [lighting] بجلی کوندھتی ہے، [۴] اور چوتھا یہ کہ۔ پھر اس بجلی کے کوندنے سے زبردست قسم کی آواز آتی ہے، جس کو کڑک [thunder] کہتے ہیں

ترتیب وار بادل اور بارش کی ساتوں قسموں کے فوٹو دیکھیں



[1] یہ بادل کی پہلی قسم۔ سحاب۔ بادل [cirrus] ہے
یہ کٹا پھٹا بادل ہے اس میں سے بارش نہیں ہوتی



[2]دوسرا۔ رکام ۔تہہ بتہہ بادل [stratus]

یہ بادل نیچے ہوتا ہے،اور تہ بتہ ہوتا ہے،اور اس سے بوندا بوندی بارش ہوتی ہے



[3]تیسرا۔ ودق۔۔ بوندا بوندی بارش [showers rain]

اس فوٹو میں دیکھیں کہ بوندا بوندی بارش ہو رہی ہے،اسی کو قرآن نے، ودق،کہا ہے



[4] چوتھا۔ جبال۔ بادل کا پہاڑ [cumulus]

یہ پہاڑ جیسا بادل ہوتا ہے۔ اس سے زوردار بارش ہوتی ہے، اور بجلی، اور کڑک بھی ہوتی ہے



[5] ینزل من السماء۔ [heavy rain] پہاڑ جیسے بادل سے بہت تیز بارش ہوتی ہے



[6] چھٹی۔ برد ۔اولا [ice] پہاڑ جیسے بادل سے اولے گرتے ہیں



[7] ساتویں چیز۔ برق۔بجلی [lighting] پہاڑ جیسے بادل ہو تو اس میں سے بجلی چمکتی ہے



[7] بــــرق۔ جب بجلی چمکتی ہے تو اس میں سے زوردار آواز آتی ہے جس کو کڑک [thunder] کہتے ہیں

قرآن کریم نے ایک آیت میں بادل کے متعلق یہ سات باتیں بتائی ہیں، جو سائنسی تحقیق میں بالکل صحیح ثابت ہوئیں

قرآن کریم نے بالکل صحیح کہا ہے کہ پہاڑ جیسے بادل ہو تو اس میں سے زوردار بارش ہوتی ہے، اسی میں سے اولے گرتے ہیں، اسی میں سے بجلی چمکتی ہے، اور اسی میں سے کڑک کی آواز آتی ہے، یہ چاروں باتیں پہاڑ جیسے بادل ہی سے ہوتی ہیں

سائنس دانوں نے جب اس کی تحقیق کی تو وہ قرآن کے بیان کردہ تحقیق پر حیران ہو گئے، اور کہنے کہ واقعی یہ اللہ کی کتاب ہے ورنہ چودہ سال پہلے اتنی باریک باریک باتوں کو کیسے بیان کر سکتی ہے

۴۵۔ پانی کس طرح بارش بنتی ہے قرآن کی تفصیل

پانی کس طرح بارش بنتی ہے اس بارے میں یہ آیتیں ہیں

۔**الله الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فیبسطه فی السماء کیف یشاء و یجعله کسفا فتری الودق یخرج من خلاله**۔(سورت الروم ۳۰، آیت ۴۸)

ترجمہ: اللہ ہی وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے چنانچہ وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر وہ اس بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے، اور اسے کئی تہوں والی گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے، تب تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان سے بارش برس رہی ہے۔

دوسری آیت میں ہے۔ **وَارْسَلْنَا الریٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ ،و ما انتم له بخازنین** .(سورۃ الحجر ۱۵، آیت ۲۲)

ترجمہ: اور وہ ہوائیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں، ہم نے بھیجی ہیں پھر آسمان سے ہم نے پانی اتارا ہے پھر اس سے تمہیں سیراب کیا ہے، اور تمہارے بس میں نہیں ہے کہ تم اس کا ذخیرہ کر کے رکھ سکو

ان دونوں آیتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین کے پانی سے بارش کیسے بنتی ہے

زمین کا پانی بارش کیسے بنتی ہے

صورت یہ ہوتی ہے کہ سورج کی گرمی سے سمندر کا پانی بھاپ بن کر آسمان میں اٹھتا ہے، اور ہلکے ہونے کی وجہ سے ادھر ادھر گھومتا رہتا ہے، پھر اللہ ہواؤں کو بھیجتا ہے، اس کی وجہ سے یہ بھاپ ایک جگہ جمع ہو جاتی ہے، اگر گرمی کا زمانہ ہو اور کافی دنوں سے بارش نہیں ہوئی ہو تو یہ ہوا بہت تیز چلتی ہے، اور چونکہ کافی دنوں سے پانی برسا نہیں ہے، اس لئے یہاں بہت سی بھاپ جمع ہو جاتی ہے اور پہاڑ کی طرح بڑا بڑا بادل بن جاتا ہے، تیز ہوائیں اس بادل کو اڑاتی ہیں، پھر اللہ جہاں چاہتا ہے وہاں بارش برسا دیتا ہے، چونکہ یہ بادل بہت گھنا ہوا ہے، اور بڑا ہوتا ہے اس لئے اس سے بہت تیز بارش ہوتی ہے ، اس میں بجلی بھی گرجتی ہے، اور کڑک بھی ہوتی ہے، اسی بادل سے کنکر نما برف بھی گرتی ہے

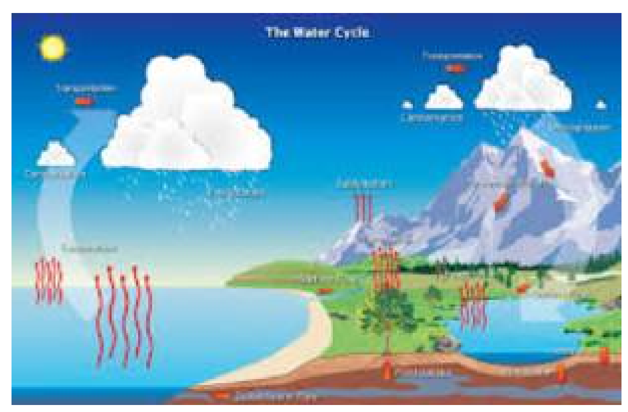
اور اگر گرمی کا زمانہ نہیں ہے، اور ابھی کچھ دنوں پہلے بارش ہو چکی ہے، تو چونکہ آسمان میں زیادہ مقدار میں بھاپ نہیں ہے اس لئے ہلکا بادل بنتا ہے، اور ہلکی ہلکی بارش ہوتی، اس بادل میں بجلی اور کڑک نہیں ہوتی، اور نہ کنکری نما برف گرتی ہے، اس بادل سے سرد ملکوں میں روئی نما برف گرتی ہے

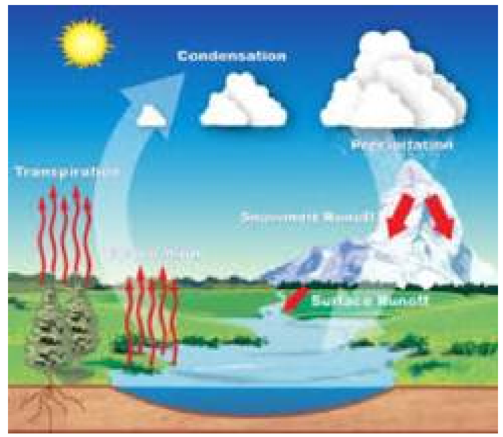
بادل کی پوری تفصیل ابھی پہلے گزری ہے

اللہ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے قرآن پاک میں اس کی کچھ تفصیل بیان کی ہے، اور سائنس نے جب لمبی تحقیق کی تو قرآن کی تحقیق کو دیکھ کر حیران ہو گئے

سائنسی تحقیق

لوگوں کو پہلے یہ معلوم نہیں تھا کہ زمین کا ہی پانی بارش بنتی ہے، لیکن قرآن نے چودہ سو سال پہلے اس راز سے پردہ اٹھا دیا تھا، لیکن اب یہ تحقیق ہوئی تو سائنس داں حیران ہو گئے





ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کا پانی بھاپ بن کر اوپر اٹھ رہا ہے، پھر جمع ہو کر بادل بن جاتا ہے پھر بادل سے یہی پانی بارش بن کر برستا ہے

۴۶۔تم بارش کے پانی کو خزانہ کر کے نہیں رکھ سکتے

اللہ نے اس آیت میں دوسری بات کہی ہے۔و ما انتم له بخازنين .(سورۃ الحجر۱۵،آیت۲۲)۔
کہ تم بارش کے اس پانی کو بہت زیادہ مقدار میں جمع کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے ہو
اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کہیں بھی رہے گا تو سورج کی گرمی سے ہر روز بھاپ بنکر اڑتا رہے گا،اور پانی کم ہوتا رہے گا
دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر پانی عام تلاب، عام ندی میں ہے تو وہ پانی زمین میں بھی پیوست ہوتا رہے گا، اور کم ہوتا جائے گا،اس لئے اس پانی کو تم خزانہ نہیں کر سکتے ، یہ تو صرف میری قدرت ہے کہ جس کو چاہتا ہوں بادل کا پانی پہنچاتا رہتا ہوں
اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ سائنس کی اتنی ترقی کے باوجود آدمی بارش کے پانی کو دیر تک خزانہ نہیں کر پاتا ہے، بلکہ اللہ کے سامنے عاجز رہتا ہے۔
زمین کا پانی کیسے بھاپ بنتا ہے، اور کیسے پھر بارش میں تبدیل ہوتی ہے، اس کے لئے پہلے فوٹو اور تفصیل گزر چکی ہے

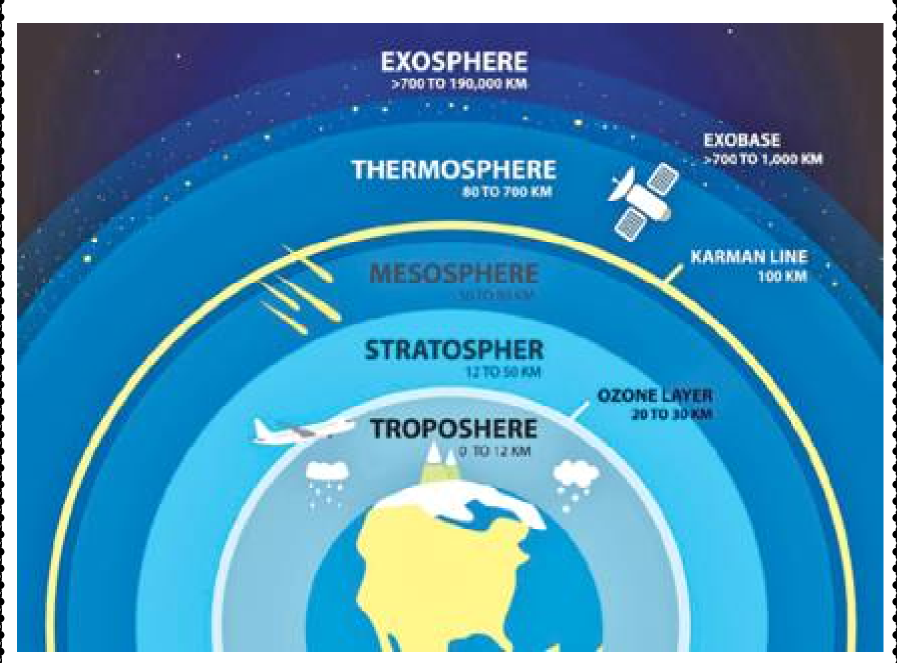
۴۷۔ بلندی پر جانے سے سانس پھولنے لگتی ہے

قرآن کریم نے باضابطہ تو یہ نہیں کہا کہ اوپر جانے سے سانس پھولتی ہے، لیکن اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپر جانے سے سانس پھولنے لگتی ہے
۔وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّه يَجْعَلْ صَدْرَه ضَيِّقاً حَرَجاً كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِيْ السَّمَاءِ (سورۃ الانعام ۶، آیت ۱۲۵)
ترجمہ: اور جس کو اس کی ضد کی وجہ سے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لے، اس کے سینے کو تنگ اور اتنا زیادہ تنگ کر دیتا ہے کہ اسے ایمان لانا مشکل معلوم ہوتا ہے، جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ ہم لوگ آکسیجن گیس میں سانس لیتے ہیں، اور زندہ رہتے ہیں، لیکن 20 کیلو میٹر اوپر جائیں جہاں [ozone layer] ہے تو وہاں اتنی آکسیجن نہیں ہے جس میں انسان سانس لے سکے، اس لئے وہاں جانے سے دل تنگ ہونے لگتا ہے اور سانس پھولنے لگتی ہے، جو لوگ چاند پر جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ اوکسیجن لے جاتے ہیں تب زندہ رہ سکتے ہیں
جو تحقیق آج ہوئی وہ چودہ سو سال پہلے ہی قرآن نے اشارے اشارے میں کہا ہے

اس فوٹو میں دیکھیں کہ زمین کے چاروں طرف 6 چھ قسم کی پٹیاں ہیں جنکو [layer] کہتے ہیں



6	[exophere] یہ پٹی، 700 سے 190,000 کیلومیٹر تک ہوتی ہے
5	[exobase] یہ پٹی، 700 سے 1,000 کیلومیٹر تک ہوتی ہے
4	[thermospere] یہ پٹی، 80 سے 700 کیلومیٹر تک ہوتی ہے
3	[stratospher] یہ پٹی، 12 سے 50 کیلومیٹر تک ہوتی ہے
2	[ozone layer] یہ پٹی، 20 سے 30 کیلومیٹر تک ہوتی ہے
1	[troposhere] یہ پٹی، 0 سے 12 کیلومیٹر تک ہوتی ہے

یہ پٹیاں نیچے زمین سے اوپر جا رہی ہیں

ان چھ 6 پٹیوں کی تفصیلات آپ دیکھیں

6	[exophere] یہ پٹی، 700 سے 190,000 کیلومیٹر تک ہوتا ہے یہ پٹی بہت اونچائی تک جاتی ہے، اور اس میں بہت سے شہاب ثاقب ہوتے ہیں

5	[exobase] یہ پٹی، 700 سے 1,000 کیلومیٹر تک ہوتا ہے اس پٹی میں شہاب ثاقب گھومتا رہتا ہے

4	[thermospere] یہ پٹی، 80 سے 700 کیلومیٹر تک ہوتا ہے اس پٹی میں سٹر لائٹ چھوڑا جاتا ہے، وہ اسی پٹی میں گھومتا رہتا ہے

3	[stratospher] یہ پٹی، 12 سے 50 کیلومیٹر تک ہوتا ہے شہاب ثاقب جو گرتا ہے وہ اس پٹی میں آکر چور ہو جاتا ہے

2	[ozone layer] یہ پٹی، 20 سے 30 کیلومیٹر تک ہوتا ہے

1	[troposhere] یہ پٹی، 0 سے 12 کیلومیٹر تک ہوتا ہے اس پٹی میں نیچے کے حصے میں بادل ہوتا ہے، اور اوپر کے حصے میں ہوائی جہاز اڑتا ہے

زمین کے چاروں طرف یہ 6 چھ پٹیاں ہیں اسی وجہ سے کوئی چیز نیچے نہیں گرتی

زمین کے چاروں طرف یہ چھ پٹیاں [layers] ہیں، اور زمین کو چاروں طرف اس طرح ان پٹیوں نے گھیر کر رکھا ہے، جیسے بورے میں گیہوں کس دیا ہو، اسی وجہ سے زمین اپنے محور پر تیز گھوم رہی ہے پھر بھی کوئی چیز نیچے نہیں گرتی، کیونکہ اس کو یہ سب پٹیاں چاروں طرف سے گھیر کر رکھی ہیں، اور یہ گھیراؤ بہت زبردست ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ زمین کے اندر گرم لاوا ہونے کی وجہ سے زمین میں بے پناہ کشش ہے، وہ کشش کسی چیز کو گرنے نہیں دیتی، بلکہ ہر چیز کو زمین کی طرف کھینچ کر رکھتی ہے

۴۸۔ سائنس نے تصدیق کردی کہ پہاڑ کھونٹے کی طرح گاڑا ہوا ہے

قرآن نے ان آیتوں میں بار ذکر کیا کہ، زمین پر جو پہاڑ ہے، یہ انسان کے لئے بہت مفید چیز ہے
ارشاد ہے۔ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا (سورۃ فصلت ۴۱، آیت ۱۰)
ترجمہ: اور اللہ نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ پیدا کئے، جو اس کے اوپر ابھرے ہوئے ہیں
زمین میں رواسی اس کے اوپر سے بنایا۔

(۲)۔ وَاَلْقٰى فِيْ الاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ (سورۃ النحل ۱۶، آیت ۱۵)
ترجمہ: اور اس نے زمین پہاڑوں کے لنگر ڈال دئے ہیں تا کہ وہ تم کو لیکر ڈگمگائے نہیں۔

۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الاَرْضَ مِهٰدًوَّ الْجِبَالَ اَوْتَاداً (سورۃ النباء ۷۸، آیت ۷)
ترجمہ: اور پہاڑوں کو زمین میں گڑی ہوئی میخیں بنائی۔
رواسی: کہتے ہیں جمے ہوئے بڑے پہاڑ کو
قرآن نے بار بار انسانوں پر احسان جتا کر کہا کہ میں نے زمین پر پہاڑ گاڑے ہیں، لیکن پچھلے زمانے میں اس احسان کی طرف توجہ نہیں دی گئی، لیکن اب جبکہ سائنسی تحقیق ہوئی ہے تو لوگ حیران ہیں کہ پہاڑ انسان کے لئے اور زمین کے لئے کتنا مفید اور کارآمد چیز ہے

نوٹ : پہاڑ کی تحقیق تھوڑی پیچیدہ ہے۔لیکن بہت مفید ہے ذرا غور سے پڑھیں

سائنسی تحقیق

قرآن کا بھی اشارہ ہے،اور سائنسی تحقیق بھی یہی ہے کہ یہ زمین پہلے دھوئیں کے شکل میں تھی،اور اس میں کئی قسم کے گیس تھے،اور یہ انتہائی گرم تھی

سائنس کا کہنا ہے کہ اس کو ٹھنڈا ہونے کے لئے، تقریباً 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) سال لگے

قرآن میں یہ اشارہ ہے۔ ۔**وَالْاَرْضَ مَـدَدْنَا هَا، و القينا فيها رواسى و انبتنا فيها من كل شئى موزون** (سورۃ الحجر ۱۵، آیت ۱۹)

ترجمہ: اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے،اور اس کو جمانے کے لئے اس میں پہاڑ رکھ دیئے ہیں،اور اس میں ہر قسم کی چیزیں توازن کے ساتھ اگائی ہیں

اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ زمین پہلے کچھ اور تھی، بعد میں اس کو پھیلائی گئی، اور بعد میں اس میں پہاڑ گاڑے،اور اس کے بعد اس میں کھانے پینے کی چیز اگائی

سب پہاڑ زمین بننے کے بعد بنے ہیں

آگے یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ پانچ طریقے سے پہاڑ بنے ہیں،لیکن سب میں یہ ہے کہ زمین کے چھلکے بننے کے بعد تمام طرح کے پہاڑ بنے ہیں ،اس لئے قرآن کریم کا یہ اعلان کہ،ہم نے بعد میں زمین پر پہاڑ گاڑے ہیں، **و القينا فيها رواسى**، بالکل صحیح ہے

اللہ نے پانچ طریقے سے پہاڑ بنائے ہیں

یوں تو اللہ تعالی ہی نے سب طریقوں پہاڑ بنایا ہے، یہ خو بخود ہرگز نہیں بنا، لیکن کن کن طریقوں سے پہاڑ بنا ہے سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے

پہاڑ بننے کا پہلا طریقہ۔۔ کچرے اور گیس کا بلبلا۔

اربوں سال پہلے جب زمین سورج سے الگ ہوئی تو یہ گردش میں رہی، اور گول ہو کر گھومنے لگی۔ یہ زمین اس وقت گیس اور کچرے کا مجموعہ تھی، یہ اندر سے تو ابھی تک گرم تھی، لیکن اوپر سے ٹھنڈا ہونا شروع ہوا، جب یہ ٹھنڈا ہوا تو جس طرح دودھ ٹھنڈا ہوتا ہے اور دہی بنتی ہے تو اس پر بلبلا، بلبلا ہو جاتا ہے، اسی طرح زمین ٹھنڈی ہوئی تو اس کے نیچے بے حساب گرمی تھی، اس لئے اس گرمی کی وجہ سے اس پر بڑے بڑے بلبلے ہو گئے، یہی بلبلا سخت ہونے کی بعد پہاڑ کی شکل اختیار کر گیا، اس لئے پہاڑ بننے کی ایک شکل یہی بلبلا ہے، یہ پہاڑ جتنا اونچا ہوتا ہے، اس کا پینداز مین کے نیچے اتنا ہی گہرا ہوتا ہے

پہاڑ بننے کا دوسرا طریقہ۔۔ کچرا اور گیس گرا

اربوں سال پہلے زمین کے چاروں طرف کچرا اور گیس تھا، جب زمین ٹھنڈی ہو رہی تھی اس وقت وہ یہ کچرا اور گیس زمین پر گرتا رہا، جہاں وہ زیادہ مقدار میں گرا وہ پہاڑ بن گیا

پہاڑ بننے کا تیسرا طریقہ۔۔ زمین کے چھلکے کا کونا ابھر گیا

زمین جب اوپر سے ٹھنڈی ہوئی تو چونکہ نیچے گرم مادہ ہے اور پگھلا ہوا ہے، اس لئے زمین کے اوپر

چھلکا [crust] بن گیا، یہ چھلکا پہاڑ کے نیچے 30 کیلومیٹر ہوتا ہے، اور سمندر کے نیچے 5 کیلو میٹر ہوتا ہے۔ نیچے کے پگھلے ہوئے مادے کی وجہ سے، اور زمین کے مسلسل گردش کی وجہ سے زمین کا یہ چھلکا ٹوٹ گیا، اور بڑے بڑے پندرہ ٹکڑے ہو گئے

زمین کے نیچے پگھلے ہوئے مادے کی وجہ سے یہ چھلکے پھسلتے ہیں، اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں، کسی زمانے میں زبردست ٹکرانے کی وجہ سے بعض چھلکے کا کونا ایک دوسرے پر چڑھ گیا، اور وہ کونا ابھر کر پہاڑ بن گیا، یہ پہاڑ بننے کا دوسرا طریقہ ہے، اوریسٹ پہاڑ [mount everest] اسی قسم کا پہاڑ ہے کہ زمین کے ایک چھلکا ابرا ہوا ہے

پہاڑ بننے کا چوتھا طریقہ۔۔زمین کا چھلکا مڑ گیا

جس زمانے میں زمین کے اوپر کا چھلکا بہت سخت نہیں تھا، اس زمانے میں چھلکے کے جو ٹکڑے تھے ایک دوسرے سے رگڑ کھائے، اور ٹکرائے، جس کی وجہ سے کچھ چھلکے مڑ گیے، اور اونچا، نیچا ہو گیا، یہ اونچا نیچا پہاڑ بن گیا

پہاڑ بننے کا پانچواں طریقہ۔۔کوہ آتش فشاں پہاڑ

پہاڑ بننے کا پانچواں طریقہ یہ ہے کہ، زمین کے اندر جو گرم لاوا ہے وہ زمین سے نکلنا شروع ہوا، جو چاروں طرف جمع ہوتا رہا، اور وہ پہاڑ کی شکل اختیار کر گیا، اور وہ پہاڑ بن گیا

اللہ نے ان پانچ طریقوں سے پہاڑ بنائے ہیں ، اور تقریبا تمام پہاڑوں کی جڑیں زمین کے اندر بہت گہری ہوتی ہیں



یہ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ ہمالہ، اور یسٹ [everest] ہے، سائنس داں کہتے ہیں کہ زمین کا چھلکا ٹوٹا، اور جھٹکے کی وجہ سے ایک چھلکا دوسرے چھلکے پر چڑھ گیا اس کی وجہ سے یہ پہاڑ بنا ہے

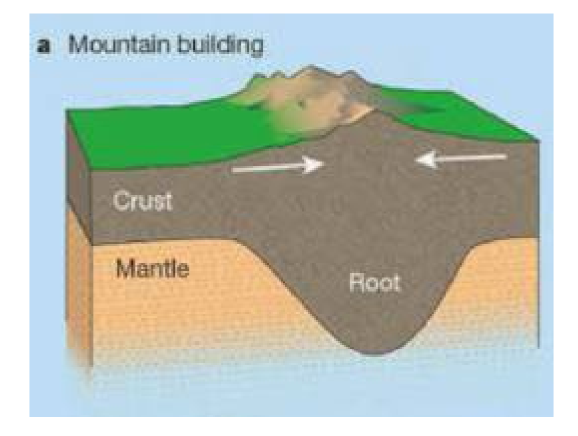


زمین کے نیچے سے گرم لاوا باہر نکل رہا ہے اس کی وجہ سے یہ آتش فشاں پہاڑ volcano mountain بن گیا ہے

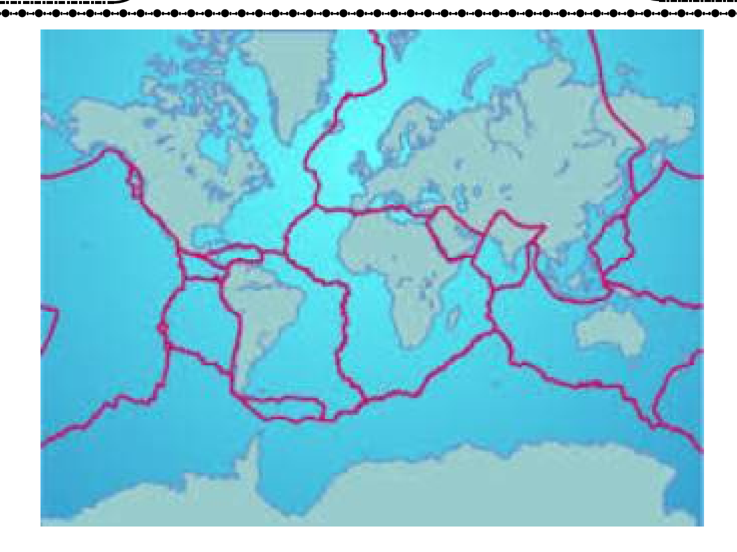
۴۹۔ پہاڑ کے فائدے

یہ پہاڑ بہت بھاری ہوتا ہے، اور اس کی جڑیں زمین میں بہت نیچے تک جاتی ہیں، اس لئے زمین کو ادھر ادھر ہلنے نہیں دیتا، اور مضبوطی سے ایک ہی جگہ تھامے رہتا ہے، زمین ایک منٹ میں 17.29 میل گھومتی ہے، اس لئے اگر پہاڑ مضبوطی سے نہ پکڑا ہو تو اس کا چھلکا ٹوٹ کر فضا میں چلا جائے اور تمام انسان مر جائے، لیکن یہ پہاڑ اس کو روکے ہوا ہے، اسی لئے قرآن نے بار بار پہاڑ کو احسان کے طور پر ذکر کیا ہے

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پہاڑ کی جڑ بہت گہری ہوتی ہے تقریبا 200 کیلو میٹر گہرا ہوتا ہے، اس لئے جب زمین کا ٹوٹا ہوا چھلکا ہلنے کی کوشش کرتا ہے تو پہاڑ کی بھاری جڑ اس کو کھسکنے سے روکتی ہے، اگر یہ چھلکا ہٹنے لگ جائے تو زلزلہ آجائے گا اور انسان مر جائیں گے، لیکن پہاڑ کی جڑ یہ سب روک رہی ہے اس لئے پہاڑ بہت مفید ہے، اسی لئے قرآن نے اس کو احسان کے طور پر ذکر کیا ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ پہاڑ کی جڑ بہت نیچے گئی ہوئی ہے، اور زمین کے پلیٹ کو ٹکرانے سے روکتی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ زمین کا چھلکا[tectonic plates]نظر آ رہا ہے،
یہ 15 ٹکڑوں میں ہیں،اور کمال یہ ہے کہ زمین کے اندر گرم لاوا ہونے کی وجہ سے یہ کھسکتا ہے،اور ایک دوسرے پر چڑھنے کی کوشش کرتا ہے،لیکن پہاڑ ان کو روکتا ہے،اور ایک دوسرے پر چڑھنے نہیں دیتا،اس کی وجہ سے زمین پر زلزلہ نہیں آتا،اللہ نے پہاڑ کے بارے میں یہی احسان جتلایا ہے

سائنس داں حیران ہیں

جب تک یہ تحقیق نہیں ہوئی تھی تو لوگوں کو ان آیتوں کی حقیقت کا پتہ نہیں تھا لیکن جب سے سائنسی تحقیق سامنے آئی ہے تو لوگ قرآن کی آیتوں پر حیران ہو گئے کہ کیسی کیسی چیزیں قرآن نے چودہ سو سال پہلے بیان کر دی ہے

۵۰۔قرآن نے کہا پہاڑ کو کھونٹے کی طرح گاڑا ہے

قرآن نے یہ اعلان کیا ہے کہ پہاڑ کو کھونٹے کی طرح گاڑا ہے، اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الاَرْضَ مِهٰدًوَّ الْجِبَالَ اَوْتَاداً (سورۃ النباء ۷۸، آیت ۷)

ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو ایک بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو زمین میں گڑی ہوئی میخیں نہیں بنائی؟

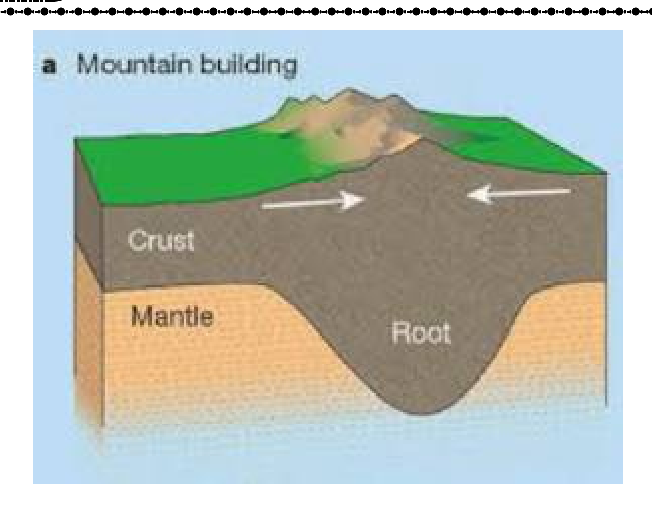
،دوسری آیت میں ہے۔ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا (سورۃ النازعات ۷۹، آیت ۳۲)

ترجمہ: اور پہاڑوں کو گاڑ دیا۔

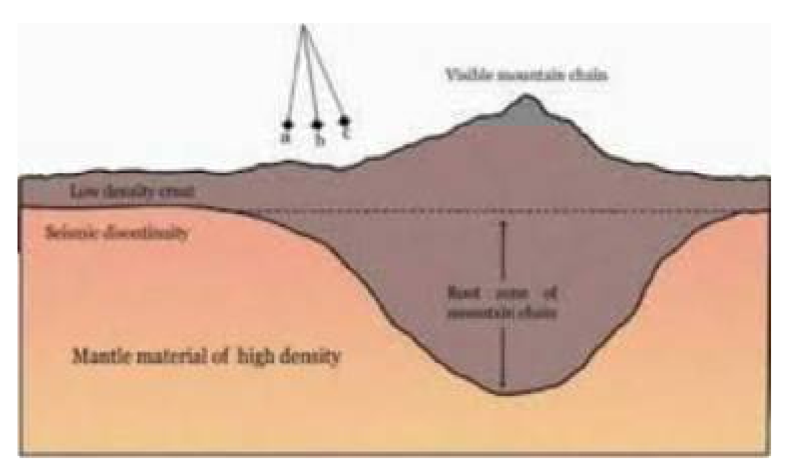
سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق ہوئی ہے کہ جو پہاڑ زمین کے ٹھنڈا ہوتے وقت بلبلے کی طرح اوپر کو ابھرا، ان کی جڑ نیچے کی طرف جاتی ہے، اور اس کی بناوٹ کو دیکھیں گے تو ایک لگے گا کہ یہ زمین میں میخ، اور کیل کی طرح گاڑا ہے

پہلے یہ تحقیق نہیں تھی تو لوگوں کو اس آیت کی حقیقت کا پتہ نہیں تھا لیکن جب یہ پتہ چلا کی پہاڑ میخ کی طرح گاڑا ہوا ہے تو لوگ قرآن کے اس اعلان پر حیران ہو گئے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ، ایسا لگتا ہے کہ پہاڑ کو زمین کے اندر کھونٹے کی طرح گاڑا ہے
جب سائنس دانوں کو اس کی تحقیق ہوئی تو قرآن کریم کے بتائے ہوئے حقائق پر حیران ہو گئے



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ پہاڑ کی جڑ کتنی گہری ہے، اور اس کو کھونٹے کی طرح گاڑا ہے

۵۱۔قرآن کریم اعلان کرتا ہے کہ پہاڑ دوڑ رہا ہے

قرآن کریم نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ قیامت میں پہاڑ بادل کی طرح گھومتے پھریں گے، لیکن سائنس اپنی تحقیق کر کے کہتی ہے پہاڑ آج بھی بادل کی طرح گھوم رہا ہے،

اس کے لئے آیت یہ ہے

۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَاب، صنع الله الذی اتقن کل شیء (سورۃ النمل ۲۷، آیت ۸۸)

ترجمہ: اور تم آج پہاڑ کو دیکھتے ہو تو سمجھتے ہو کہ یہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں، حالانکہ اس وقت وہ اس طرح پھر رہے ہوں گے جیسے بادل پھرتے ہیں، یہ سب اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مستحکم طریقے سے بنایا ہے۔

سائنسی تحقیق

ابھی عنوان ۔زمین اپنے مدار پر دوڑ رہی ہے۔ کے تحت گزرا کہ زمین دوڑ رہی ہے، اور تمام پہاڑ زمین پر ہیں تو زمین کے ساتھ پہاڑ بھی دوڑ رہا ہے، اور سائنسی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ پہاڑ آج بھی دوڑ رہا ہے، بلکہ زمین کے ساتھ اس میں بھی تین گردشیں ہیں

سائنس کی اس تحقیق کے بعد لوگ قرآن کے اعلان پر حیران ہیں

۵۲۔دو دریا کے پانی خلط ملط نہیں ہوتے

پانی ایک بہتی ہوئی چیز ہے یہ کوئی سخت چیز نہیں ہے اس کے باوجود جہاں جہاں دو سمندر، یا دو دریا یا دو موجیں اور رو ملتیں ہیں تو دونوں کے پانی میلوں دور تک اپنے اپنے راستے پر چلتیں رہتیں ہیں ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے ہیں یہ اللہ کی قدرت ہے کہ بہتی چیز کو دور دور تک الگ الگ رکھا

اس بارے میں ارشاد باری ہے۔ هُوَالَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَعَذَبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذ مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخاوَّ عِجْراً مَّحْجوراً (سورۃ الفرقان ۲۵، آیت ۵۳)

ترجمہ: اور وہی جس نے دو دریاؤں کو ملا کر اس طرح چلایا کہ ایک میٹھا ہے، جس سے تسکین ملتی ہے، اور ایک نمکین ہے، سخت کڑوا، اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور ایسی رکاوٹ حائل کر دی جس کو دونوں میں سے کوئی پار نہیں کر سکتا

دوسری آیت میں ہے

۔ مَرَجَ البَحرِیْنَ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ (سورۃ الرحمٰن ۵۵، آیت ۲۰)

ترجمہ: اسی نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا کہ دونوں ا اپس میں مل جاتے ہیں، پھر بھی ان کے درمیان ایک آڑ ہوتی ہے کہ وہ دونوں اپنی حد سے بڑھتے نہیں

ان دونوں آیتوں میں اللہ نے اپنی قدرت بیان کی کہ میں دریا میں دو پانی کو بھی ملنے نہیں دیتا، جب کہ وہ بہتی ہوئی چیز ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے اس تحقیق کی تو ٹھیک آیت کے بیان کے مطابق پایا تو وہ حیران ہو گئے، اور یقین کرنے لگے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے





ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ دو سمندروں کے پانی دور دور تک نہیں ملتے ہیں

۵۳۔ گہرے سمندر میں تہ بتہ موجیں ہوتی ہیں

اللہ نیچے والی آیت میں دو باتیں ذکر فرمارہے ہیں

[۱] ایک تو یہ کہ گہرے سمندر میں پانی کی دو تہیں ہیں، اور دونوں موجوں کی طرح چلتیں ہیں

[۲] دوسرے بات یہ ہے کہ نچلے تہ میں سورج کی روشنی نہیں پہنچتی ہے جس کی وجہ سے اتنا اندھیرا ہوتا ہے کہ ہاتھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔

ارشاد ربانی ہے

۔اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بحْرٍ لُّجِّیّ یَّغشٰہُ مَوْ جُ مّنْ فَوْقِہٖ سَحَا بُ ظُلُمٰتٍ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اذا اخرج یداہ لم یکد یراھا ، ومن لم یجعل اللہ لہ نور فما لہ من نور ۔(سورۃ النور ۲۴، آیت ۴۰)

ترجمہ: پھر ان اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کسی گہرے سمندر میں پھیلے ہوئے اندھیرے، کہ سمندر کو ایک موج نے ڈھانپ رکھا ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، اور اس کے اوپر بادل ہو، غرض اوپر اور نیچے اندھیرے ہی اندھیرے، اگر کوئی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔اور جس شخص کو اللہ ہی نور عطا نہ کرے اس کے نصیب میں کوئی نور۔

سائنسی تحقیق

سمندر کے ماہرین نے ابھی سائنسی تحقیق کی ہے کہ گہرے سمندر میں تین حصے ہوتے ہیں

[۱] پہلا اوپر کا حصہ، اس کو۔ bathyal zone، کہتے ہیں۔ یہ حصہ اوپر سے لیکر 4000 میٹر تک ہوتا ہے

[۲] دوسرا درمیان کا حصہ، اس کو۔ abyssal zone کہتے ہیں، یہ حصہ 4000 میٹر سے لیکر 6000 میٹر تک ہوتا ہے

[۳] تیسرا نیچے کا حصہ، اس کو۔ hadal zone کہتے ہیں، یہ حصہ 6000 میٹر سے لیکر 10000 میٹر تک ہوتا ہے

اوپر نیچے موج کی شکل میں دو دریا چلتے ہیں

اور ساتھ ہی دوسری بات یہ ہے کہ سمندر میں اوپر کا پانی جو سورج کی وجہ سے گرم ہوتا ہے وہ بہتے دریا کی شکل میں ٹھنڈے ملک کی طرف جاتا ہے، اور یہ موج کی شکل میں چلتا ہے۔ اور جو پانی ٹھنڈے مما لک میں ٹھنڈا ہوا ہے، وہ نیچے نیچے دریا کی شکل میں گرم ملک کی طرف آتا ہے، اور یہ بھی موج کی شکل میں آتا ہے

اس طرح سمندر میں اوپر گرم پانی کا ایک دریا موج کی شکل میں چلتا ہے،

اور دوسرا ٹھنڈے پانی کا دریا نیچے نیچے، موج کی شکل میں چلتا ہے۔

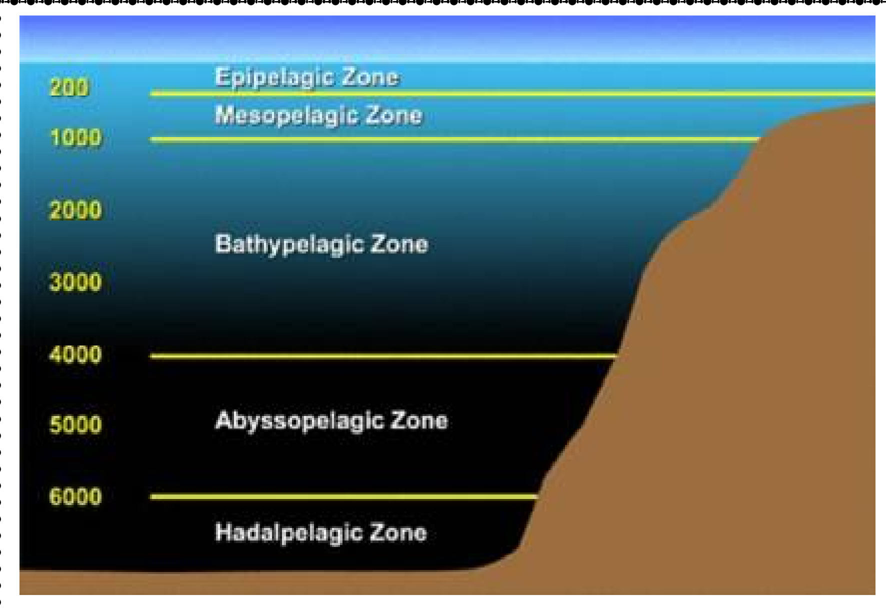
اس طرح سمندر میں اوپر اور نیچے دو دریا چلتے ہیں، اور موج کی شکل میں چلتے ہیں، اور ہزاروں میل تک چلتے رہتے ہیں

جب سائنس دانوں کو یہ تحقیق ہوئی تو وہ حیران ہو گئے کہ اللہ پاک نے تو چودہ سو سال پہلے ہی اشارے کے طور پر یہ کہا تھا کہ سمندر میں دو موجیں ہیں

[۲] اور دوسری بات یہ تحقیق ہوئی ہے کہ گہرے سمندر میں سورج کی روشنی نہیں پہنچتی، وہاں بالکل اندھیرا ہوتا ہے، البتہ وہاں نظام یہ ہے کہ جو جانور وہاں بستے ہیں اس جانور کے جسم پر تیز روشنی ہوتی ہے، کسی کی روشنی لال ہوتی ہے، کسی کی ہری، اور کسی کی آسمانی ہوتی ہے، اور اسی سے جانور دور تک دیکھتا ہے، اور اسی روشنی سے اپنا شکار کرتا ہے

جب سائنس دانوں کی اس بات کی بھی تحقیق ہوئی کہ وہاں روشنی نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے ہاتھ نظر آنا بھی مشکل ہوتا ہے، تو یہ سائنس داں آیت کے اس جملے پر بھی حیران ہو گئے۔ **اذا اخرج یداہ لم یکد یراھا** [آیت ۴۰]،

کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ ایک سمندر کا ماہر سائنس داں نے اس آیت کا انگریزی ترجمہ پڑھا تو وہ فورا مسلمان ہو گیا، اس نے کہا کہ یہ تحقیق تو چودہ سو سال پہلے کسی کے پاس نہیں تھی، یہ تحقیق ابھی ڈیڑھ سو سال پہلے ہوئی ہے، اس لئے یہ پر اسرار تحقیق قرآن میں ہے تو یہ واقعہ اللہ کی کتاب ہے وہی یہ تحقیق پیش کر سکتا ہے، اس لئے وہ مسلمان ہو گیا



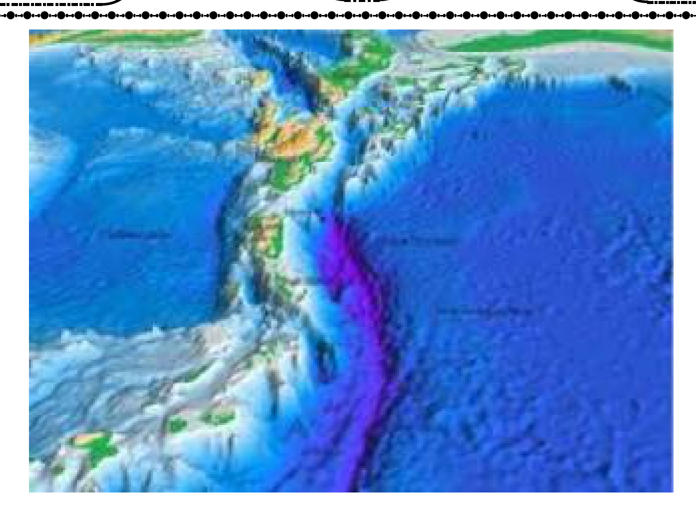
اس فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کی گہرائی میں

1 میٹر سے 4000 میٹر تک۔ bathyal zone، ہے

4000 میٹر سے، 6000 میٹر تک ۔ abyssal zone، ہے

اور 6000 میٹر سے 10000 میٹر تک Hadal zone ہے

اسی [Hadal zone] بحرٍ لُّجِّی ، گہرا سمندر کہتے ہیں، اسی زون میں اوپر اور نیچے دو موجیں ہوتی ہیں



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کی بالکل گہرائی میں پانی کا دریا ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہے
مثلاً اوپر کا گرم پانی جنوب سے شمال کی طرف جا رہا ہے تو نیچے کا ٹھنڈا پانی شمال سے جنوب کی طرف
آئے گا تاکہ خط استوا پر سورج کی گرمی سے وہ بھی گرم ہو جائے۔۔ اور یہی تہ بتہ دریا کی موج ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کے نیچے کا پانی دریا کی شکل میں تیزی سے دوسری طرف جا رہا ہے۔

۵۴۔قرآن کریم کا اعلان ہے
کہ زمین اور آسمان کو زمانہ دراز میں پیدا کیا ہے

قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین اور آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا، لیکن اللہ کا دن یہ ہمارا دن نہیں ہے بلکہ یہ اس کا اپنا دن ہے جس کی مدت اللہ ہی جانے

اس کے لئے یہ آیتیں دیکھیں

۔ الّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِاَیَّامٍ ثُمَّ اِسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ (الفرقان ۲۵، آیت ۵۹)

ترجمہ: وہ ذات جس نے چھ دن میں سارے آسمان اور زمین، اور ان کے درمیان کی چیزیں پیدا کیں، پھر اس نے عرش پر استواء فرمایا۔

اس آیت میں ہے کہ آسمان اور زمین، اور اس کے درمیان میں ہیں، ان کو چھ دن میں پیدا کیا

اس دوسری آیت میں ہے کہ زمین پر جو غلے وغیرہ ہیں وہ چار دن میں پیدا کئے

۔ وجعل فیھا رواسی من فوقھا و بارک فیھا وَقَدَّرَفِیْھَا اقْوَاتَھَا فِیْ ارْبَعَةِ ایَّامٍ (حم سجدہ ۴۱، آیت ۱۰)

ترجمہ: اور اس زمین میں جمے ہوئے پہاڑ پیدا کئے، جو اس کے اوپر ابھرے ہوئے ہیں، اور اس میں برکت ڈال دی، اور اس میں توازن کے ساتھ اس کی غذائیں پیدا کیں چار دن میں۔

ہمارا جو دن اور رات ہے وہ سورج اور زمین کے گھومنے سے بنتے ہیں، اور اس وقت یہ سورج اور چاند نہیں تھے، اس لئے آیت میں جو چار دن، یا چھ دن ہیں اس کی مقدار کیا ہے وہ اللہ ہی کو معلوم ہے

سائنسی تحقیق

اللہ نے آسمان کتنے دنوں میں بنایا یہ اللہ ہی جانتے ہیں، البتہ زمین کی چیزوں کو دیکھ کر زمین اور سورج اور قریب کے گرد کے ستاروں کے بارے کچھ مدتوں کا اندازہ لگایا ہے، جو انٹرنیٹ پر لکھا ہوا ہے، یہ مدت حتمی نہیں ہے، کیونکہ وہاں کوئی گیا ہوا نہیں ہے، البتہ کچھ چیزوں کو دیکھ کر اس مدت کا اندازہ لگایا ہے اس سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اللہ بیک وقت زمین اور آسمان کو پیدا کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ہے بلکہ کسی مصلحت کی بنا پر آہستہ آہستہ ان چیزوں کو بنایا ہے

انٹرنیٹ پر کائنات، اور زمین وغیرہ کی عمر یہ ہے

بیگ بینگ کی عمر	13,824,200,000	تیرہ ارب سال پہلے بیگ بینگ ہوا تھا
سورج کی عمر	4,603,000,000	چار ارب ساٹھ کروڑ سال پہلے سورج بنا
زمین کی عمر	4,540,000,000	چار ارب چون کروڑ سال پہلے زمین بنی
زمین پر چھلکا بننے کی عمر	4,440,000,000	چار ارب چوالیس کروڑ سال پہلے چھلکا بنا
زمین پر گھاس کب اگی	3,500,000,000	تین ارب پچاس کروڑ سال پہلے گھاس اگی

اس سائنسی تحقیق سے پتہ چلا کہ بیگ بینگ کے 9,221,000,000، نو ارب بائیس کروڑ سال کے بعد سورج بنا ہے

، اور سورج کے بننے کے بعد 63,000,000, چھ کروڑ تیس لاکھ سال کے بعد زمین بنی ہے

اور زمین بننے کے بعد، 100,000,000 دس کروڑ سال کے بعد زمین کا چھلکا بنا ہے

اور زمین کا چھلکا بننے کے بعد، 940,000,000، چورانوے کروڑ سال کے بعد زمین پر گھاس اُ گی ،اور زمین پر رہنے کے قابل بنی ہے

سائنس کا نظریہ یہ ہے کہ زبردست دھماکے [big bang] کے بعد گیس وغیرہ کے گولے دور دور ہوئے ،ان میں سے کچھ سورج بنے ، کچھ اس کے گرد گھومنے والے ستارے بنے ،اور کچھ ایسا بھی ہوا کہ ستاروں کے ارد گرد گھومنے والے چاند بنے

لیکن اس تمام میں گرمی بہت تھی ،اس لئے اس کو ٹھنڈا ہوتے ہوتے اربوں سال لگے ، پھر بعد میں اس پر درخت اگے ، غلے اگے اور زمین انسان کے رہنے کے قابل بنی۔اور اس تمام کے ہونے میں 13 بلین سال گزر گئے ،اس لئے ابھی کائنات کی عمر 13.8 بلین سال ہے

خود قرآن نے بھی یہی کہا تھا آسمان اور زمین کو چھ دن میں بنایا ،اور دوسری آیت میں یہ بھی کہا کہ زمین پر جو سبزی ،اور غلے اگے ہیں اس میں چار دن لگے ہیں۔اس طرح سائنس نے قرآن کی تائید کر دی ہے

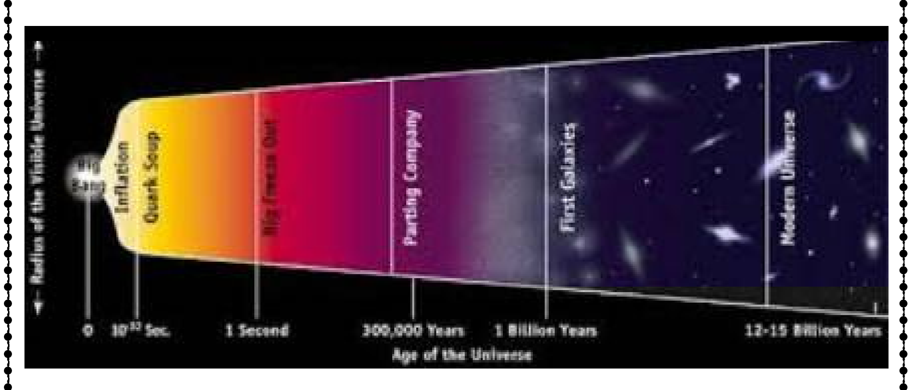
اللہ کا دن کتنا بڑا ہے یہ اللہ ہی کو معلوم ہے

ہم لوگ جو دن گنتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین دن رات میں ایک چکر لگا لے تو اس کو ایک دن کہتے ہیں ،اور 365 دن ہو جائے تو ایک سال گنتے ہیں

لیکن زمین اور آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے تو یہ زمین نہیں تھی ،اس لئے اس زمین کا دن کسی حال میں نہیں بنے گا ، یہ اللہ کا کوئی دن ہے ، جو کتنا بڑا ہے وہ اللہ ہی جانتے ہیں ،ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ایک زمانہ دراز کے بعد آسمان اور زمین کو بنائی ،اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سائنس نے بھی اسی کی تائید کی ہے



اس فوٹو میں بتایا گیا ہے کہ یہ زبردست [big bang] ہے اس زبردست دھماکہ کے بعد سے کہکشاں بننا شروع ہوا، پھر سورج بنا، پھر زمین بنی اور دوسرے ستارے بنے، اور اس کو بنتے بنتے بہت زمانہ لگ گیا



اس فوٹو میں بھی big bang سے کتنے زمانے کے بعد سورج، زمین، اور کہکشاں بنی ہیں اس کا ایک پیمانہ دیا گیا ہے

۵۵۔زمین کو رہائش کے قابل بنایا

انسان پہلے اس آیت کو پڑھتا تھا تو اتنا حیران نہیں ہوتا تھا، لیکن جب سے زمین بننے کی تحقیق ہوئی تو لوگ اس آیت کو پڑھ کر حیران ہو گئے

آیت یہ ہے

۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً (سورۃ بقرۃ ۲، آیت ۲۲)

ترجمہ: وہ پروردگار جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت بنایا

۔اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَاداً وَّالْجِبَالَ اَوْتَاداً (سورۃ النباء ۷۸، آیت ۶)

ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو ایک بچھونا نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو زمین میں گڑی میخیں نہیں بنائی۔

ان دونوں آیتوں میں یہ کہا گیا ہے کہ زمین کو رہائش کے قابل بنائی

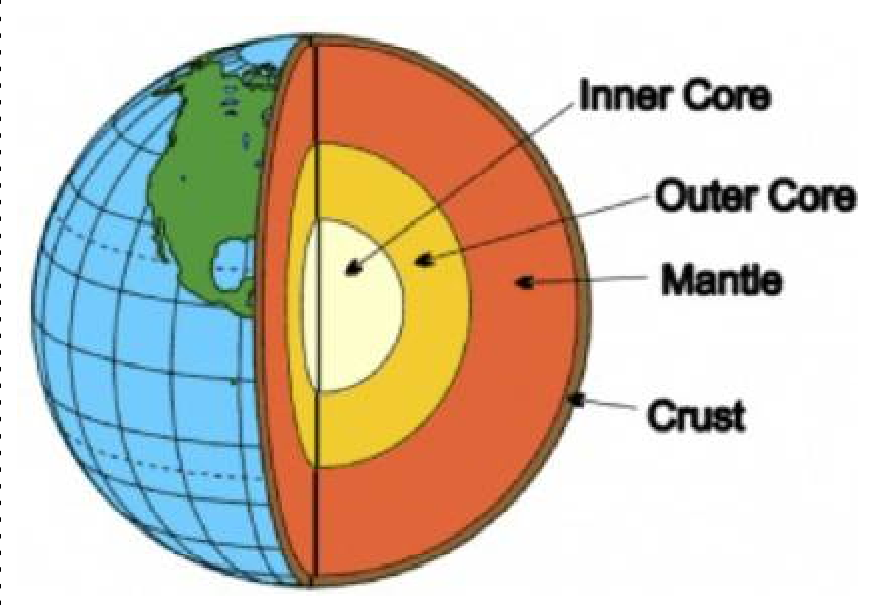
سائنسی تحقیق

سائنس نے یہ تحقیق کی کہ زمین کے اندر گرم لاوا ہے، تقریباً 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) سال میں زمین کے اوپر کا حصہ ٹھنڈا ہوا ہے، لیکن اندر ابھی بھی گرم لاوا ہے جو آگ کی طرح ہے، اگر وہ باہر نکل آئے تو کوئی بھی آدمی زندہ نہ رہے، لیکن اللہ کا یہ کرم ہے کہ اوپر کے حصے کو ٹھنڈا کیا، پھر اس کو نہ اتنا نرم بنایا کہ آدمی دھنس جائے، اور نہ پہاڑ کی طرح اتنا سخت بنایا کہ آدمی اس پر چل نہ سکے

پھر اس میں سمندر بنایا جس کا پانی آسمان میں اٹھتا ہے، اور بارش بن کر ہر ایک کو سیراب کرتی ہے،

اس میں اکسیجن ، اور ہائیڈروجن گیس توازن کے ساتھ پیدا کیئے جس کو سانس لیکر آدمی زندہ رہ سکتا ہے اس کے بغیر آدمی زندہ ہی نہیں رہ سکتا، پھر زمین میں غلہ، پھول پھل پیدا کیئے جس کو کھا کر زندگی گزار سکتا ہے،سونا چاندی،لوہا پیتل پیدا کیئے ، جو انسانی کی ضرورت کی چیزیں ہیں،انسانی ضروریات کے لئے یہ تمام چیزیں زمین میں پیدا کیئے ، اور پھر اللہ نے احسان جتلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا کی طرح بنایا ہے

سائنس کو جب ان چیزوں کی تحقیق ہوئی تو قرآنی آیتوں کو دیکھ کر حیران ہو گئے ۔



اس فوٹو میں دیکھیں کہ زمین کے اندر [inner core] میں [10,800 fahrenheit] گرمی ہے،لیکن زمین کے اوپر سے اس کو ٹھنڈا کر دیا،اور رہنے کے قابل بستر کی طرح بنا دیا

۵۶۔زمین کے پھیلانے میں سائنسی تحقیق

قرآن نے یہ اعلان کیا کہ زمین کو بچھائی گئی ہے،اس لئے پچھلے زمانے کے بعض مفسرین نے یہ بات کہی ہے کہ زمین چوڑی ہے، گول نہیں ہے

، میں ان پر کوئی اعتراض نہیں کرتا ہوں، اور نہ میری حیثیت ہے کہ اس پائے کے مفسرین پر لب کشائی کروں، البتہ ابھی جو سائنس نے تحقیق کی ہے اس کو معذرت کے ساتھ پیش کرر ہا ہوں۔ثمیر الدین۔

ارشاد ربانی یہ ہے۔**و الی الارض کیف سطحت**۔(سورت ۸۸،آیت ۲۰)

ترجمہ :اور زمین کو کہ کیسے بچھایا گیا ہے؟

۔**ء انتم اشد خلقا ام السمآء بناھا رفع سمکھا فسوٰھا و اغطش لیلھا و اخرج ضحٰھا، و الارض بعد ذالک دحاھا، اخرج منھا مآ ء ھاو مرعٰھا ، و الجبال ارساھا**

۔(سورت النازعات ۷۹،آیت ۳۰)

ترجمہ: انسانو! کیا تمہیں پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کو؟ اس کو اللہ نے بنایا ہے، اس کی بلندی اٹھائی ہے، پھر اسے ٹھیک کیا ہے، اور اس کی رات کو اندھیری بنائی ہے، اور اس کے دن کی دھوپ باہر نکال دی ہے، اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا ہے،، اس میں اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ہے، اور پہاڑوں کو گاڑ دیا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ زمین کو بچھایا ہے، اور آخیر کی آیت میں تو یہ ہے کہ سورج بنانے کے بعد، اور دن رات بنانے کے بعد زمین کو پھیلایا ہے

اسی آیت سے بعض مفسرین نے یہ استدلال کیا ہے کہ زمین چوڑی ہے گول نہیں ہے

سائنسی تحقیق

لیکن آج کی تحقیق یہ ہے کہ زمین گول ہے، لیکن خط استوا پر 24901.55 میل چوڑی ہے اور قطب سے قطب تک، 24859.82 میل چوڑی ہے، لیکن زمین چونکہ بہت چوڑی ہے اس لئے ظاہری طور پر دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زمین چوڑی ہے گول نہیں ہے، حقیقت میں وہ گول ہے

انٹرنیٹ پر کائنات، اور زمین وغیرہ کی عمر یہ ہے

بیگ بینگ کی عمر	13,824,200,000	تیرہ ارب سال پہلے بیگ بینگ ہوا تھا
سورج کی عمر	4,603,000,000	چار ارب ساٹھ کروڑ سال پہلے سورج بنا
زمین کی عمر	4,540,000,000	چار ارب چون کروڑ سال پہلے زمین بنی
زمین پر چھلکا بننے کی عمر	4,440,000,000	چار ارب چوالیس کروڑ سال پہلے چھلکا بنا
زمین پر گھاس کب اگی	3,500,000,000	تین ارب پچاس کروڑ سال پہلے گھاس اگی

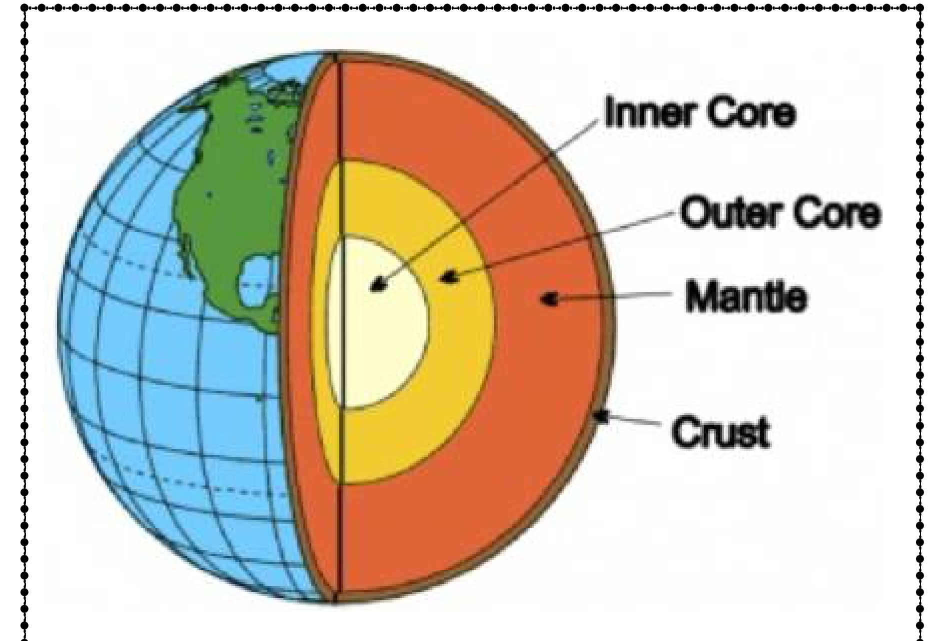
اس سائنسی تحقیق سے پتہ چلا کہ بیگ بینگ کے 9,221,000,000 ،نو ارب بائیس کروڑ سال کے بعد سورج بنا ہے

،اور سورج کے بننے کے بعد 63,000,000, چھ کروڑ تیس لاکھ سال کے بعد زمین بنی ہے

اور زمین بننے کے بعد، 100,000,000 دس کروڑ سال کے بعد زمین کا چھلکا بنا ہے

اور زمین کا چھلکا بننے کے بعد، 940,000,000، چورانوے کروڑ سال کے بعد زمین پر گھاس اُگی

،اور زمین پر رہنے کے قابل بنی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ

،زمین کے اوپر چاروں طرف [crust] چھلکا ہے، یہ 30 کیلومیٹر موٹا ہوتا ہے

دوسرے پرت میں [mantle] مینٹل ہے، یہ گرم لاوا ہوتا ہے

تیسرے پرت میں [outer core] یعنی اوپر کا کور ہے، یہ بھی گرم ہوتا ہے

اور چوتھے پرت میں، زمین کے بالکل بیچ میں [inner core] اندر کا کور ہے، یہ انتہائی گرم ہے ،

اس میں [10,800 fahrenheit] فارن ہیٹ گرمی ہے، یہ اتنی تیز گرمی ہوتی ہے

اس فوٹو میں یہ بات خاص طور پر نوٹ کریں کہ انتہائی گرم مادے پر اللہ نے زمین کا چھلکا بنایا ہے،

اور کس طرح اس گرم مادے کے چاروں طرف پھیلا دیا، کہ انسان کے رہنے کے قابل بنا دیا ہے

۵۷۔زمین بنانے بعد اس کے چاروں طرف چھلکا بچھایا

اس کے لئے ارشاد ربانی ہے

۔و الارض بعد ذالک دحاھا، اخرج منھا مآ ءھاو مرعٰھا ، و الجبال ارساھا۔(

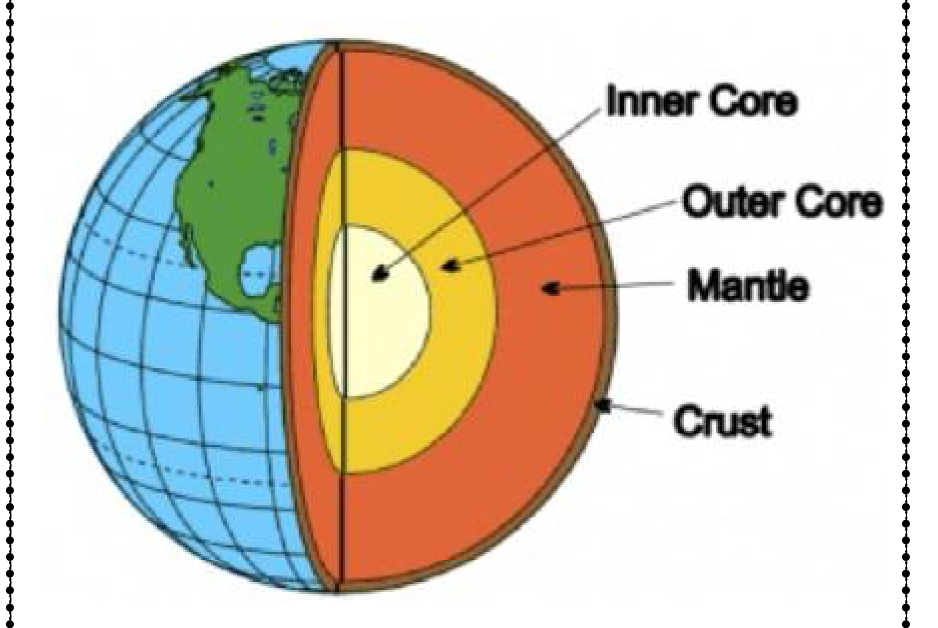
سورت النازعات ۷۹،آیت ۳۰)

ترجمہ: اورزمین کواس کے بعد بچھادیا ہے،،اس میں اس کا پانی اوراس کا چارہ نکالا ہے،اور پہاڑوں کو گاڑدیا ہے۔

یہ حتمی بات تو نہیں ہے کہ کیونکہ کوئی وہاں گیا نہیں ہے،لیکن پھر بھی سائنس کہتی ہے کہ بیگ بنگ کے بعد فضا میں بے حساب گیس، اور کچرا[gas and dust] گھومتا رہا، اوراسی گیس اور کچرے سے ساری کہکشاں بنیں، اوران میں سے ایک کہکشاں سے ہماراسورج بنا، اور بیگ بینگ کے نوارب بائیس کروڑ سال کے بعد ہمارسورج بنا ، پھر سورج گھومتا رہا ، اسی گردش کے درمیان اس سے نو ستارے الگ ہوئے، اوران ستاروں میں سے ایک ستارہ ہماری زمین بھی ہے، ہماری زمین سورج بننے کے بعد چھ کروڑ تیس لاکھ سال کے بعد بنی، اس وقت ہماری زمیں میں کچرااور گیس تھا، اوراس میں گرمی بے حساب تھی، [10,800 fahrenheit] گرمی ہے، اللہ کی قدرت سے یہ ٹھنڈا ہوتی رہی، پھر ایسا ہوا کہ گیس اور کچرا ٹھنڈا ہو کر زمین کے اوپر چھلکا سا بن گیا، یہ چھلکا زمین کے بننے کے بعد، دس کروڑ سال کے بعد بنا، یہ چھلکا زمین کے اوپر چاروں طرف ہے، اوراس چھلکے کے نیچے آج بھی گرم لاوا ہے، جب وہ کوہ آتش فشاں سے نکلتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ انتہائی گرم ہوتا ہے، اور بالکل لال ہوتا ہے، بعد میں ٹھنڈا ہو کر کالا سا ہو جاتا ہے

زمین گیس اور کچرے کا گولا تھی، اسی کو ٹھنڈا کر کے زمین کے اوپر چاروں طرف چھلکا بنایا،

یہ چھلکا بھی انتہائی گرم تھا، یہ رہنے کے قابل نہیں تھا، لیکن اس کو اللہ نے ٹھنڈا کیا، اور چورانوے کروڑ سال کے بعد اس میں گھاس پات اگنا شروع ہوا اسی کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا، **اخـــــرج منها مآ ء هاو مرعٰها** ، کہ میں نے زمین سے پانی بھی نکالا، اور گھاس پھوس اور غلہ بھی پیدا کیا،



اس فوٹو میں دو چیزیں دیکھیں [1] ایک تو یہ کہ زمین کے بالکل گہرائی یعنی [inner core] میں 10,800 fahrenheit فارن ہیٹ گرمی ہے، یہ اتنی تیز گرمی ہے

[2] اور دوسری بات یہ دیکھیں کہ اللہ نے زمین کے اوپر چاروں طرف کے چھلکے کو ٹھنڈا کر دیا ہے، اور اس کو انسان کے لئے بستر کی طرح بچھا دیا ہے

جب سائنس نے یہ تحقیق کی تو قرآن کی آیت کو دیکھ کر حیران ہو گئے ۔۔۔، فللہ الحمد۔

۵۸۔قرآن کریم کہتا ہے،

زمین اپنے مدار پر دوڑ رہی ہے

ان آیتوں میں اشارہ ہے کہ ہر وقت زمین دوڑتی جا رہی ہے

ارشاد ربانی ہے

۔ يُغْشِىْ الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُه حَثِيْثًا (سورۃ الاعراف ۷، آیت ۵۴)

ترجمہ: وہ دن کو رات کی چادر اڑا ھا دیتا ہے، جو تیز رفتاری سے چلتی ہوئی اس کو آ دبوچتی ہے

دوسری آیت میں ہے۔ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ اَلنَّهَارَ عَلَى الليل (سورۃ الزمر ۳۹، آیت ۵)

ترجمہ: وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے، اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں اشارہ کے طور پر یہ بتایا ہے کہ زمین دوڑ رہی ہے

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ زمین میں تین قسم کی گردشیں ہیں

[۱] پہلی گردش ۔۔ زمین اپنی گولائی میں ہر وقت گھومتی رہتی ہے اس کو، [earth rotation]

کہتے ہیں، یہ ایک منٹ میں 17.29 میل دوڑتی ہے، اور ایک دن 24 گھنٹے میں 24902 میل پار کرتی ہے

[۲]۔۔دوسری گردش۔۔زمین سورج کے ارد گرد گھومتی ہے، جس سے سال بنتا ہے، اس میں ایک سکنڈ میں۔30 کیلو میٹر دوڑتی ہے، اس کو [earth orbit] کہتے ہیں

زمین سورج کے گرد۔ 365 دن۔5 گھنٹہ۔48 منٹ۔45.2 سیکنڈ ہے میں ایک چکر لگاتا ہے

اس سب دن کو فیصد میں اس طرح ہے۔365.242190 دن

[۳]۔۔تیسری گردش۔۔سورج کہکشاں [galaxy] میں دوڑ رہا ہے، یہ ایک سکنڈ میں 230 کیلو میٹر دوڑتا ہے

اور سورج زمین کو بھی ساتھ لیکر دوڑ رہا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمین بھی سورج کے ساتھ ایک سیکنڈ میں 230 کیلو میٹر دوڑ رہی ہے۔اور ایک منٹ میں 13800 کیلو میٹر دوڑ رہی ہے

جب یہ تحقیق ہوئی کہ زمین میں بھی تین گردشیں ہیں، اور زمین بہت تیزی سے دوڑ رہی ہے، اور اللہ کا اتنا مستحکم نظام ہے کہ کوئی گرتا بھی نہیں ہے، اور نہ جھول کھاتا ہے تو انسان یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے

جب زمین گولائی میں گھوم رہی ہے تو انسان نیچے کیوں نہیں گرتا

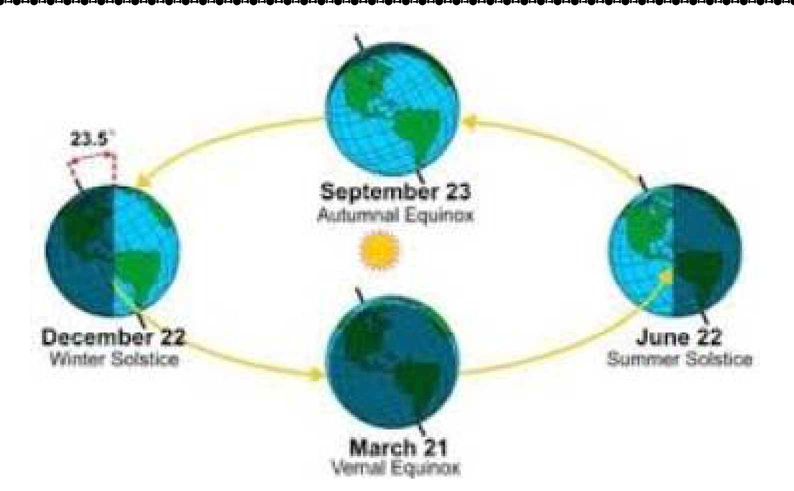
انسان وغیرہ اس لئے نہیں گرتے ہیں کہ پوری زمین کو چاروں طرف سے چھ قسم کی پٹی [lyers] گھیری ہوئی ہیں، یہ کسی چیز کو نیچے گرنے نہیں دیتی اس لائر کا ذکر پہلے ہو چکا ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ زمین میں بے حساب مقناطیس ہے، یہ مقناطیس سب کو زمین کی طرف کھینچے ہوئی ہے ،اور کسی کو گرنے نہیں دیتی

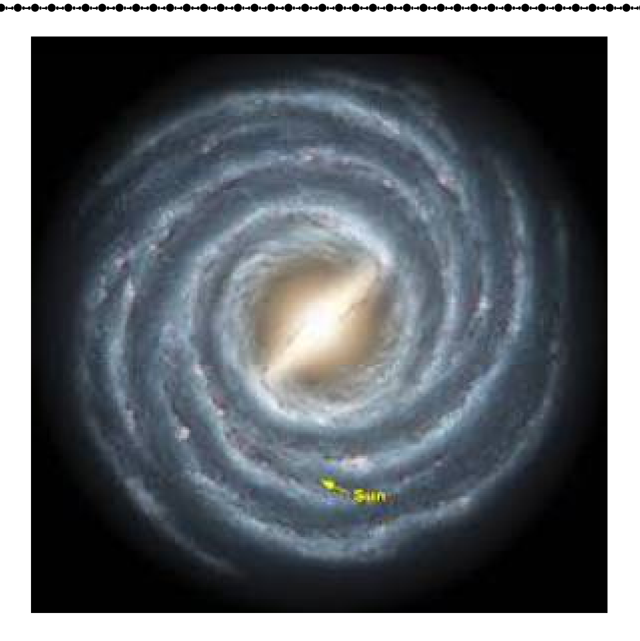


اس فوٹو میں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین ایک دن رات میں اپنے محور پر ایک چکر کاٹ لیتی ہے

اور یہ زمین ایک منٹ میں 17.29 میل دوڑتی ہے،



اس فوٹو میں ہے کہ بیچ میں سورج ہے، اور زمین اپنے سالانہ گردش میں سورج کے گرد گھوم رہی ہے ،اور زمین اس گردش میں ایک سکنڈ میں ۔30 کیلومیٹر دوڑتی ہے



اس فوٹو میں ہے کہ یہ باریک باریک جو روشنی ہے وہ کروڑوں سورج کی ہے اس کو،[galaxy] کہتے ہیں، اور اس کے درمیان میں ہمارا سوج بھی ہے، اور مسلسل دوڑ رہا ہے

سورج اس [galaxy] میں ایک سیکنڈ میں 230 کیلو میٹر دوڑتا ہے، اور ایک منٹ میں 13800 کیلومیٹر دوڑتا ہے

اور اس کے ساتھ ہماری زمین بھی ایک سیکنڈ میں، 230 کیلومیٹر دوڑ رہی ہے

اور کمال یہ ہے کہ ہم گرتے نہیں ہیں، بلکہ ہمیں یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ ہم اتنی تیزی سے دوڑ رہے ہیں

۵۹۔اللہ زمین کو سکیڑ رہے ہیں

آیت کی تفسیر تو یہی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں مکے کے چاروں طرف کے لوگ اسلام لا رہے تھے، اور گویا کہ مکے کے اردگرد کفاروں کی آبادی کم ہو رہی تھی، جس پر اللہ نے کہا کہ ان اہل مکہ کو نظر نہیں آتا ہے کہ انکے اردگرد کی آبادی کم ہو رہی ہے

لیکن آج کل سائنس کا ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ زمین ٹھنڈی ہوتی جا رہی ہے، اور اس کا حجم کم ہوتا جا رہا ہے، اور زمین چاروں طرف سے کم ہوتی جا رہی ہے۔

اس کے لئے یہ آیتیں دیکھیں

۔اولم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها و الله یحکم لا معقب لحکمه ۔(سورت الرعد ۱۳، آیت ۴۱)

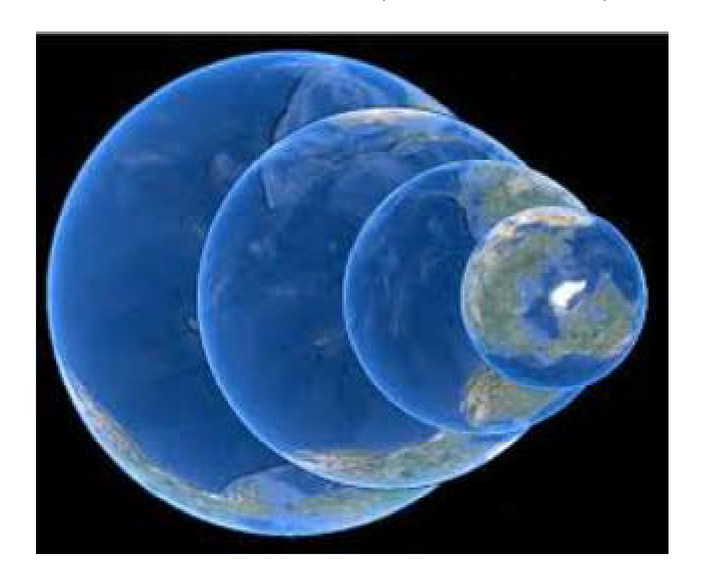
ترجمہ : کیا ان لوگوں کو یہ حقیقت نظر نہیں آئی کہ ہم ان کی زمین کو چاروں طرف سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں، ہر حکم اللہ دیتا ہے، کوئی نہیں ہے جو اس کے حکم کو توڑ سکے

۔افلا یرون انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون. (سورت الانبیاء ۲۱، آیت ۴۴)

ترجمہ: بھلا کیا انہیں نظر نہیں آتا کہ ہم زمین کو اس کے مختلف کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں، پھر کیا وہ غالب آ جائیں

سائنسی تحقیق

آج کل سائنس کا ایک نظریہ بھی ہے کہ زمین آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہو رہی ہے
،اور ہر سال ایک ملی میٹر کم ہو رہی ہے [1 millimeter per yeare]
اگر یہ نظریہ مان لیا جائے تو قرآن کی بات کتنی صحیح ہوگی کہ وہ فرما رہے ہیں کہ ہم زمین کو چاروں طرف سے کم کرتے جا رہے ہیں، اور اس کو سکیڑ رہے ہیں



اس فوٹو میں یہ دکھایا گیا ہے کہ زمین آہستہ آہستہ سکڑ رہی ہے ۔

۶۰۔ زمین کا چھلکا بعد میں بنایا

زمین کا چھلکا بعد میں بنایا اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

ارشاد ہے۔ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا (سورۃ فصلت ۴۱، آیت ۱۰)

ترجمہ: اور اللہ نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ پیدا کئے، جو اس کے اوپر ابھرے ہوئے ہیں

زمین میں رواسی اس کے اوپر سے بنایا۔

رواسی کا ترجمہ ہے کوئی بھاری بھرکم چیز جو اوپر سے ڈال دی گئی ہو، اور وہ اس طرح جما ہوا ہو کہ ہلنے کا نام نہ لیتا ہو

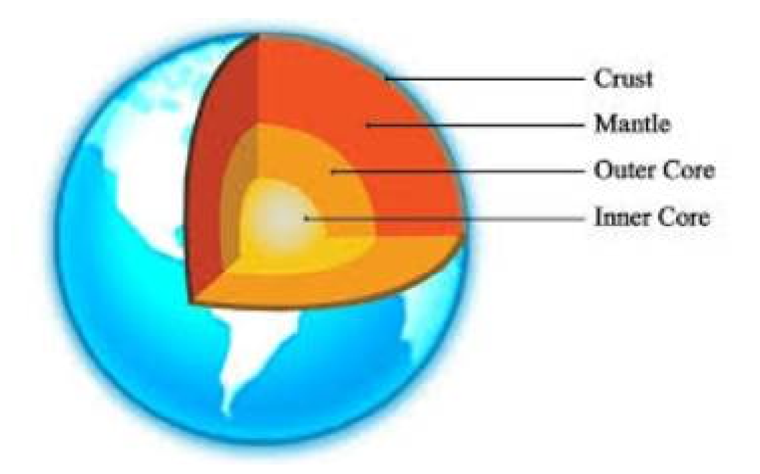
سائنسی تحقیق

پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھا اس لئے یہ سمجھتے تھے کہ یہ پہاڑ ہے جو بھاری بھرکم ہے، اور زمین کے اوپر اللہ نے گاڑ دیا ہے، لیکن اب یہ تحقیق ہوئی کہ پہاڑ کے علاوہ ایک اور چیز ہے جو زمین کے اوپر چاروں طرف بچھا دی گئی ہے، اور وہ اس طرح زمین کے اوپر رکھی ہوئی ہے کہ جیسے کوئی بھاری بھرکم چیز ہو جو زمین کے اوپر ہو، اور اس طرح جما ہوا ہو کہ ہلنے کا نام نہ لیتا ہو، اس کو زمین کا چھلکا [earth crust] کہتے ہیں

زمین کا یہ چھلکا زمین کے چاروں طرف ہے، جب زمین گیس کی حالت میں تھی تو اوپر کا یہ گیس ٹھنڈا ہوتے ہوتے زمین کے چاروں طرف چھلکے کی شکل میں بن گیا

سائنس خود کہتی ہے کہ یہ رواسی یعنی چھلکا

زمین بننے کے بعد، 100,000,000 دس کروڑ سال کے بعد زمین کا یہ چھلکا بنا ہے



زمین کے اوپر یہ جو چھلکا نظر آ رہا ہے، سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ زمین بننے کے بعد زمین ٹھنڈی ہوتی رہی اور دس کروڑ سال کے بعد یہ اوپر کا چھلکا بن پایا ہے

۶۱۔زمین کے چھلکے کی وجہ سے زلزلہ نہیں آتا

قرآن کریم یہ ہے کہ زمین پر رواسی یعنی بھاری بھرکم چھلکے [crust] اس طرح بچھائے کے وہ خود بھی نہیں ہلتے ، اور اس کی وجہ سے زلزلہ بھی نہیں آتا۔

اس کے بارے میں ارشاد ربانی یہ ہے

۔ وَاَلْقٰی فِیْ الاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ (سورۃ النحل ۱۶، آیت ۱۵)

ترجمہ: اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دئے ہیں تا کہ وہ تم کو لیکر ڈگمگائے نہیں۔

قرآن کریم نے یہ عجیب بات کہی ہے کہ زمین کے اوپر رواسی ، یعنی بھاری بھرکم چیز جس کو سائنس داں [crust] کہتے ہیں، اور اس کے ٹوٹے ہوئے چھلکے کو [tectonic plates] کہتے ہیں، اس کو ڈالا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ زمین کا چھلکا ہلے نہیں اور اس کی وجہ سے زلزلہ نہ آجائے

سائنسی تحقیق

زلزلہ کیسے آتا ھے ۔سائنسی تحقیق یہ ہے کہ زمین پر زلزلہ آنے کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے، کہ زمین کے اندر جو گرم لاوا ہے، وہ زمین کے اندر سے نکلنے لگتا ہے، جب وہ زیادہ مقدار میں نکلتا ہے تو جہاں سے یہ لاوا نکلتا ہے، اس چھلکے کے نیچے کافی خلا پیدا ہوتا ہے، اب اوپر کا چھلکا دھنستا ہے، اور نیچے کو جاتا ہے، اس کی وجہ سے چھلکے کا وہ ٹکڑا ہلنے لگتا ہے، اور اس ٹکڑے پر جو آبادی ہے، گھر ہے، مکان ہے سب ہلنے لگتا ہے، اور گرنے لگتا ہے، زمین کے ٹکڑے کے زبردست ہلنے، اور گرنے کا نام زلزلہ ہے

اگر زمین پر یہ مضبوط ٹکڑا نہ ہوتا تو اندر کا لاوا بے حساب نکل جاتا اور رہ رہ کر چھلکا ہلتا اور بار بار زلزلہ

آجاتا، لیکن چونکہ یہ مضبوط ٹکڑا ہے اس لئے زلزلہ نہیں آتا ہے

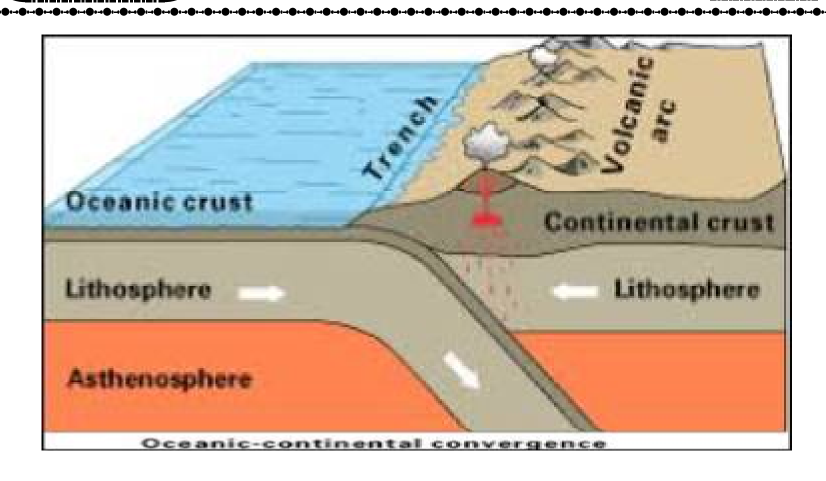
زمین کا یہ چھلکا 35 کیلومیٹر سے 40 کیلومیٹر تک موٹا ہے،، اور 15 ٹکڑوں میں بٹا ہوا ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ۔۔، ان ٹکڑوں کا منہ ایک دوسرے سے اس طرح جڑا ہوا ہے، کہ ایک دوسرے کو دھکیل نہیں سکتا ہے، اگر یہ دھکیل سکتا تو ذرا سی حرکت سے دوسرے کو دھکیل دیتا، اور دوسرا ٹکڑا ہلنے لگتا، اور زلزلہ آجاتا، اور اس ٹکڑے پر جو لوگ تھے وہ سب مرجاتے، اور جو بستیاں تھیں وہ گر کر ختم ہو جاتیں، لیکن اللہ پاک نے ان ٹکڑوں کو دوسروں کے ساتھ اس طرح جوڑا ہے، ایک دوسرے کو دھکیل نہیں پا رہا ہے، اس لئے لاکوں برسوں سے انسان محفوظ ہے

اللہ نے اسی احسان کو جتاتے ہوئے یہ فرمایا۔۔ **وَاَلْقٰی فِیْ الاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ** (سورۃ النحل ١٦، آیت ١٥) ترجمہ: اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دئے ہیں تاکہ وہ تم کو لیکر ڈگمگائے نہیں۔

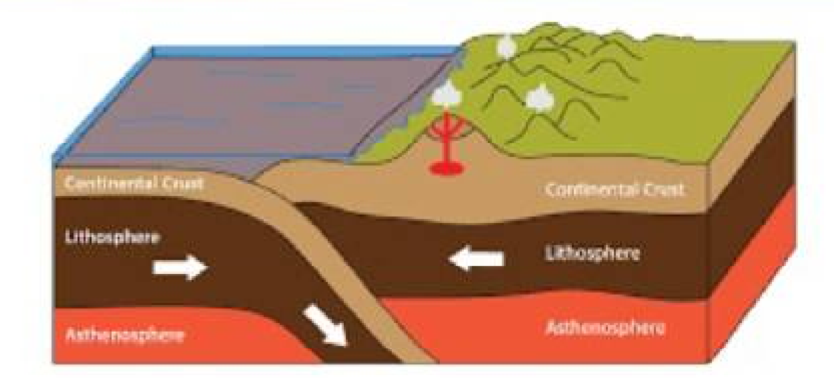
سائنس نے جب یہ تحقیق کی کہ زمین کے چھلکے بعد میں بنے ہیں، اور وہ ایک دوسرے سے اس طرح جڑے ہیں کہ وہ ہلتے نہیں ہیں جس کی وجہ سے زلزلہ نہیں آتا تو قرآن کی اس آیت کو دیکھ کر حیران ہو گئے

ان چھلکوں کے منہ کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اس کے لئے یہ فوٹو دیکھیں



اس فوٹو میں دیکھیں کہ دائیں جانب زمین کا ایک پلیٹ ہے، وہ بائیں جانب کے پلیٹ پر چڑھنا چاہتا ہے، لیکن وہ بھی بہت موٹا ہے اس لئے اس پر چڑھ نہیں سکتا ہے

Destructive Plate Figure



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ دائیں جانب زمین کا ایک پلیٹ ہے، وہ بائیں جانب کے پلیٹ پر چڑھنا چاہتا ہے، لیکن وہ بھی بہت موٹا ہے اس لئے اس پر چڑھ نہیں سکتا ہے، جس کی وجہ سے زلزلہ نہیں آتا

٦٢ ۔ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو الگ الگ کیا

۔ان السمٰوات و الارض کانتا رتقافقتقناھما ۔(سورت الانبیاء ۲۱، آیت ۳۰)

ترجمہ : یقیناً یہ سارے آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں کھول دیا

اس آیت میں ہے کہ کانتا رتقا: یعنی تمام آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے، پھر ان کو کھول دیا، لیکن کس انداز میں دونوں جڑے ہوئے تھے، اس کا پتہ نہیں ہے، یہ اللہ ہی جانے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ تمام آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے، جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمام آسمان الگ الگ ہیں، اور زمین آسمان کے نیچے بہت دوری پر ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ایسا نہیں تھا، یہ ہم نے کیا ہے

رتقا: کا ترجمہ ہے، جڑا ہوا۔ اور فتق: کا ترجمہ ہے کھول دینا، جدا کر دینا۔

سائنسی تحقیق

سائنس اپنی ناقص تحقیق میں یہ کہتی ہے کہ فضاؤں میں پہلے کچھ نہیں تھا، پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا جس کو یہ لوگ [big bang] کہتے ہیں جس کی وجہ سے تمام سیارے الگ الگ ہو گئے، تمام کہکشاں الگ الگ ہو گئے، اور پھیلنے لگے، اور کچھ ستارے زمانہ دراز کے بعد ٹھنڈا ہوئے، اسی میں ہماری زمین

بھی ٹھنڈی ہوئی، پھر اس پر کاشت ہوئی اور ابھی رہنے کے قابل ہے
لیکن یہ لوگ یہ کہنے سے قاصر ہیں کہ کس چیز میں دھماکہ ہوا، وہ کون سی بڑی چیز تھی جس میں اتنا بڑا دھماکہ ہوا کہ اتنی بڑی بڑی کہکشاں پیدا ہو گئیں، اور اتنے بڑے بڑے ستارے پیدا ہو گئے
ایک مسلمان کے لئے یہ کہنا بہت آسان ہے کہ اللہ کی ذات نے یہ سب پیدا کیا، اسی نے دھماکہ کیا، اسی کی ذات نے ہائڈروجن گیس، اور ہیلیم گیس پیدا کیا، اور اس سے یہ کائنات بنا دی
بہر حال قرآن کے مطابق سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ساتوں آسمان، اور یہ زمین جڑے ہوئے تھے پھر کسی ذات نے ان کو الگ الگ کیا، اور ساری چیزوں کو اپنی ذات سے پیدا کیا۔



یہ [big bang] کا فوٹو ہے، سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اسی زبردست دھماکے کی وجہ سے تمام ستارے بکھرے، اور الگ ہوئے ، پھر وہ اپنے اپنے مدار میں گردش کرنے لگے
تو گویا کہ پہلے آسمان اور زمین ایک ہی ساتھ تھے پھر big bang کے بعد دونوں الگ الگ ہوئے
اصل بات تو یہی ہے کہ اللہ نے سب کو بنایا ہے

۶۳۔آسمان پہلے دھواں تھا

اس کا ثبوت اس آیت میں موجود ہے

۔ ثم استوی الی السماء وھی دخان فقال لھا وللارض أتیا طوعا او کرھا ، قالتا اتینا طآئعین ، فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین و اوحی فی کل سماء امرھا ۔(حم السجدہ ۴۱، آیت ۱۱۔۱۲)

ترجمہ : پھر وہ اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جب کہ وہ اس وقت دھویں کی شکل میں تھا، اور اس سے اور زمین سے کہا چلے آو، چاہے خوشی سے یا زبردستی۔ دونوں نے کہا: ہم خوشی خوشی آتے ہیں، چنانچہ اللہ نے دو دن میں اپنے فیصلے کے تحت ان کے سات آسمان بنا دئے، اور ہر آسمان میں اس کے مناسب حکم بھیج دیا۔

ان آیتوں میں تین باتیں بتائیں،[۱] ایک تو یہ کہ آسمان پہلے دھواں تھا،[۲] اور دوسری بات بتائی کہ دو دن میں سات آسمان بنائے، اور ہر آسمان کے مناسب ان کو احکامات دئے،[۳] اور تیسری بات بتائی کہ دنیوی آسمان کو چراغوں سے یعنی ستاروں سے مزین کیا

سائنسی تحقیق

سائنس داں اپنی ناقص تحقیق میں کہتے ہیں کہ بہت زمانہ پہلے[big bang] دھماکہ ہوا اس کے نتیجے میں آسمان میں ہائڈروجن گیس، اور ہیلیم گیس[hydrogen and helium gas] بنی ، پھر بہت زمانے کے بعد آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوا اور اسی دھویں، گیس اور کچرے سے یہ کہکشاں بنیں،

سورج بنے ،اورستارے بنے ،

چونکہ سائنس داں ایسی باتوں کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جوان کونظر آتا ہو،اور دوربین سے ستارے،اور کہکشاں نظر آتے ہیں،آسمان ہرگز نظر نہیں آتا،اس لئے وہ صرف ستاروں کی پیدائش کے بارے میں،یااس کی گردش کے بارے میں بتاتے ہیں اور نظریہ قائم کرتے ہیں،آسمان کے بارے میں نہ وہ کچھ بتاتے ہیں،اور نہ کوئی نظریہ قائم کرتے ہیں، کیونکہ آسمان اتنا دور ہے کہ کسی دوربین سے آج تک نظر نہیں آیا

قرآن نے پہلے ہی کہا تھا کہ آسمان میں دھواں تھا پھر بعد میں ہم نے اس سے ساتوں آسمان بنائے ، زمین بنائی،اور بہت سے ستارے بنائے

قرآن نے چودہ سو سال جو بات بتائی تھی آج سائنس ٹھیک انہیں باتوں کی تحقیق کرتی ہے،اور حیران ہوتی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ آسمان میں پہلے دھواں ہی دھواں تھا،پھر اللہ نے چاند اور سورج بنائے

٦٤۔آسمان کو اتنا اونچا بنایا ہے کہ وہاں تک نگاہ پہنچنا مشکل ہے

قرآن نے بہت پہلے کہا تھا کہ پہلا آسمان بھی اتنی اونچائی پر ہے کہ تم کسی بھی دوربین سے اس کو نہیں دیکھ سکتے

اس کے لئے ان آیتوں کو غور سے پڑھیں

۔ااَللہ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا (سورۃ الرعد١٣، آیت٢)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے ایسے ستونوں کے بغیر آسمانوں کو بلند کیا، جو تمہیں نظر آسکیں۔

۔دوسری جگہ فرمایا۔ رَفَعَ سَمْکَھَا فَسَوّٰاھَا (سورۃ النزاعات٧٩، آیت٢٨)

ترجمہ: آسمان کی بلندی اٹھائی، پھر اسے ٹھیک کیا۔

تیسری جگہ فرمایا۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ ۔ (سورۃ الملک٦٧، آیت٣۔٤)

ترجمہ: جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے، تم خدائے رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں پاؤ گے، آپ پھر سے نظر دوڑا کر دیکھیں، کیا کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نظر دوڑائیں، نتیجہ یہی ہوگا کہ نظر

تھک ہار کر تمہارے پاس نامراد لوٹ آئے گی

ان تینوں آیتوں میں تین باتیں کہی گئی ہے

[۱] پہلی۔۔یہ کہ ساتوں آسمانوں کو بغیر ستون کے صرف اپنی قدرت کاملہ پر کھڑا کیا ہے

[۲] دوسری۔۔۔بات یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کئے ہیں۔

[۳] اور تیسری۔۔۔بات یہ ہے کہ پہلا آسمان بھی اتنا اونچا ہے کہ بار بار دوربین سے دیکھو گے تب بھی وہ نظر نہیں آئے گا۔

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ

پہلے آسمان کے نیچے نیچے لاکھوں مجموعہ جھرمٹ کہکشاں [Super Clusters] موجود ہیں

اب اس آسمان میں کتنی جھرمٹ کہکشاں [Clusters] ہیں اور اس کے اندر کتنی کہکشائیں Galaxy ہیں اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے

۔آپ کو معلوم ہے کہ ہماری کہکشاں سے قریب تر کہکشاں کی دوری [2,200,000] (بائیس لاکھ) لائٹ ائر [روشنی کا سال] ہے تو دور کے مجموعہ جھرمٹ کہکشاں cluster Super کی دوری کتنے کروڑ یا کتنے ارب لائٹ ائر ہوگی اور آسمان تو اس سے بھی کہیں دور ہے تو بتلائے کہ آسمان کی دوری کتنی ہوگی اس کا تصور کرنے سے دل کانپ اُٹھتا ہے کہ اللہ نے کیا عجیب کائنات کی وسعت بنائی ہے خود اہل سائنس اس کی وسعت کو دیکھ کر حیران ہیں۔

اب اتنی کہکشاں پہلے آسمان کے نیچے ہیں،اوراس کی دوری کتنی ہے، یہ اللہ کو معلوم ہے
یہی وجہ ہے کہ سائنس داں کہتے ہیں کہ ہم بار بار، بلکہ لاکھوں بار آسمان کی طرف دوربین سے دیکھتے ہیں
ہمیں کہیں بھی آسمان نظر نہیں آتا ہے،صرف نچلے آسمان کے ستارے نظر آتے ہیں۔بس

روشنی کا سال

روشنی جس رفتار سے چلتی ہے اس کو روشنی کا سال [light year] کہتے ہیں
روشنی ایک سیکنڈ میں [299,792] دولاکھ ننانوے ہزار سات سو برانوے کیلو میٹر طے کرتی ہے
روشنی ایک سیکنڈ میں، [186,282] ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو براسی میل طے کرتی ہے
روشنی ایک سال میں [9,460,000,000,000] کیلو میٹر (چورانوے کھرب ساٹھ ارب کیلو میٹر طے کرتی ہے

یہ ایک ایک ستارہ کھربوں روشنی کے سال پر واقع ہیں، اس سے اندازہ لگائیں کہ آسمان کے نیچے نیچے کی وسعت کتنی ہے، پھر ساتوں آسمانوں کی وسعت کتنی ہے، اور پوری کائنات کی وسعت کتنی ہے۔اس کو سوچ کر عقل حیران ہو جاتی ہے۔

٦٥۔ہم تم کو آسمان میں اور تمہاری ذات میں عجیب عجیب نشانیاں دکھلائیں گے

قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ بتایا تھا کہ ہم تم کو آسمان میں بھی اور خود تمہاری ذات میں بھی عجیب عجیب چیزیں دکھلائیں گے، اور عجیب عجیب تحقیق کروائیں گے ، اور آج سائنسی تحقیق ہوئی تو واقعی ہمیں عجیب عجیب چیز یں نظر آرہی ہیں، جو بات پہلے کبھی تصور سے باہر تھی وہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

،مثلا مبائل فون، اور انٹرنیٹ کا کرشمہ پہلے نہیں تھا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، والٹس اپ کے ذریعہ، ہزاروں میل تصویر جائے گی، آواز جائے گی، پوری پوری فلم جائے گی دس سال پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا، لیکن آج یہ سب چیزیں ہورہی ہیں، اور اللہ عجیب عجیب چیزیں دکھلا رہے ہیں

،آسمان میں اڑنے کا تصور نہیں تھا، آج ہم سبھی ہوائی جہاز کے ذریعہ آسمان میں اُڑ رہے ہیں

قرآن کریم کی آیت یہ ہے۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰاتِنَا فِيْ الاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (سورۃ حم السجدہ ۴۱، آیت ۵۲)

ترجمہ: ہم اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے، اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے

اس آیت میں ہے کہ تم کو عجیب عجیب چیزیں دکھلائیں گے۔

٦٦۔چانداور سورج حساب سے گردش کرر ہے ہیں

چانداور سورج بالکل ایک حساب سے گردش کرر ہے ہیں،اس کے لئے

آیت یہ ہے

۔الشمس و القمر بحسبان۔(سورت الرحمٰن ۵۵،آیت ۵)

ترجمہ: سورج اور چاندایک حساب میں جکڑے ہوئے ہیں

لوگوں کو یہ تو پتہ تھا کہ چانداور سورج دونوں گردش کرر ہے ہیں،لیکن یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ دونوں اتنی تیزی سے دوڑ رہے ہیں،اوراس کے باوجوداس کا حساب اتنا صحیح ہے کہ ہزاروں سال میں بھی ایک منٹ کا فرق نہیں آیا ہے،اورسائنس اس کودیکھ کر حیران ہوگئ

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ چاند میں تین گردشیں ہیں

[۱]۔۔۔ایک ہے ماہانہ گردش

[۲]۔۔۔دوسری ہے سال بھر کی گردش

[۳]۔۔۔اور تیسری ہے زمین کے ساتھ گردش۔یعنی ، زمین جدھر جدھر جا رہی ہے، اس کے ساتھ گردش کرر ہا ہے

،اور ہزاروں سال کی اس گردش میں ایک منٹ کا فرق نہیں آیا ہے

چاند کے احوال

نوٹ: چاند، زمین، سورج کتنا دوڑ رہے ہیں ناظرین کی معلومات کے لئے ایک جگہ دے رہا ہوں

چاند ایک مہینے میں گھومتا ہے۔29 دن۔ 12 گھنٹے۔44 منٹ۔2.9 سیکنڈ
چاند ایک مہینے میں جو گھومتا ہے اس کی فیصد یہ ہے 29.530 589

چاند کی سالانہ مدت۔354 دن۔8 گھنٹہ۔48 منٹ۔34.8 سیکنڈ ہے
چاند ایک سال میں جو گھومتا ہے اس کی فیصد یہ ہے۔354.367 06 ہے

قمری سال شمسی سال اتنا چھوٹا ہے۔10 دن۔21 گھنٹہ۔20 منٹ۔35.46 سیکنڈ ہے
قمری سال شمسی سال اتنا چھوٹا ہے اس کی فیصد یہ ہے۔10.87513 ہے

چاند جب زمین کے گرد گھومتا ہے تو ایک منٹ میں 61.38 کیلومیٹر دوڑتا ہے
چاند جب زمین کے گرد گھومتا ہے تو ایک گھنٹہ میں، 3,683 کیلومیٹر دوڑتا ہے

اور چاند ایک دن میں، 12.19 ڈگری پار کرتا ہے

زمین کے احوال

زمین اپنی محوری گردش میں
ایک دن میں، 23 گھنٹہ، 56 منٹ، 4 سکنڈ، طے کرتی ہے
لیکن چونکہ زمین سورج کے گرد بھی گھومتی ہے، اورسورج اتنی دیر میں آگے بڑھ جاتی ہے، اس لئے سورج کے گرد جانے کے لئے، 3 منٹ، اور 56 سکنڈ چاہیئے
اب دونوں کو ملائیں تو 24 گھنٹے ہو جائیں گے

زمین کا پورا سال 365 دن۔5 گھنٹہ۔48 منٹ۔45.2 سیکنڈ ہے
زمین کے پورے سال کی فیصد 365.2422 ہے

قمری سال شمسی سال اتنا چھوٹا ہے۔10 دن۔21 گھنٹہ۔20 منٹ۔35.46 سیکنڈ ہے
قمری سال شمسی سال اتنا چھوٹا ہے اس کی فیصد 10.87513 ہے

زمین اپنی محوری گردش میں اپنے راستے پر ایک منٹ میں 17.293 میل دوڑتی ہے
زمین سالانہ گردش میں ایک منٹ میں 30 کیلومیٹر دوڑتی ہے
زمین سورج کے اردگرد سالانہ گردش میں ایک سال میں، 940,000,000 کیلومیٹر دوڑتی ہے

زمین کے خط استوا، equator پر 24901.55 میل ہے
زمین کے قطب سے قطب pole to pole، 24859.82 میل ہے
زمین خط استوا سے قطب تک میں 41.73 میل چھوٹا ہے

سورج کے احوال

سورج اپنے مدار پر، ایک سیکنڈ میں۔ 230 کیلومیٹر دوڑتا ہے

جب سائنس دانوں نے ان حساب کی تحقیق کی اور یہ بھی دیکھا کہ یہ حساب بالکل صحیح ہے تو وہ قرآن کے اس اعلان پر حیران ہو گئے،۔ **الشمس و القمر بحسبان**۔ (سورت الرحمٰن ۵۵، آیت ۵)،
کہ سورج اور چاند بالکل حساب سے محو گردش ہیں

٦٧۔ چاند کی روشنی اپنی نہیں ہے

قرآن نے اشارے اشارے میں کہا تھا کہ سورج کی روشنی اپنی ہے، کیونکہ اس میں آگ جلتی ہے جس سے اس کی اپنی روشنی ہوتی ہے، لیکن چاند کی روشنی اپنی نہیں ہے، بلکہ اس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، جس سے وہ روشن ہوتا ہے

ان آیتوں کو غور سے دیکھیں

۔ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوراً وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (سورۃ نوح ۷۱، آیت ۱٦)

ترجمہ: اور ان میں چاند کو نور بنا کر، اور سورج کو چراغ بنا کر پیدا کیا ہے

دوسری آیت میں ہے۔ تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ السَّمَآءِ بُرُوْجاً وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرا جاً وَّ قَمَراً مُّنِیْراً (سورۃ الفرقان ۲۵، آیت ٦۱)

ترجمہ: بڑی شان ہے اس کی جس نے آسمان میں برج بنائے، اور اس میں ایک روشن چراغ، اور نور پھیلانے والا چاند پیدا کیا۔

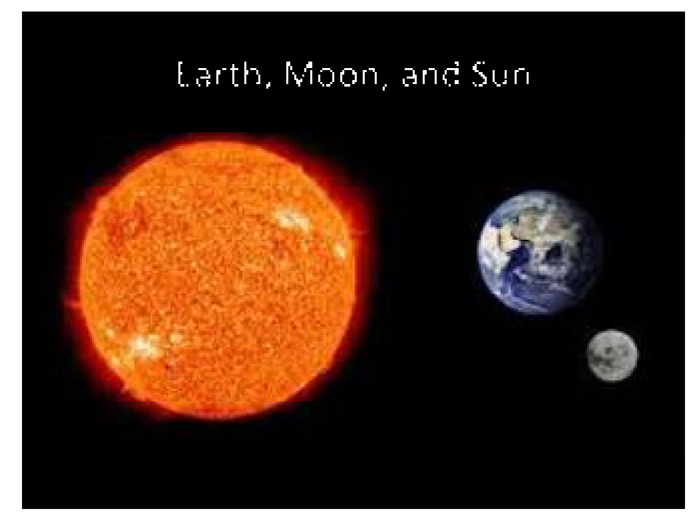
ان دونوں آیتوں میں دیکھئے سورج کو چراغ کیا ہے، اور چراغ خود جلتا ہے، اس لئے اس میں اشارہ ہے کہ سورج کی روشنی اپنی ہے جو اس میں آگ جلنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

اور چاند کے بارے میں کہا کہ اس میں نور ہے، یعنی کہیں اور سے روشنی حاصل کر کے روشن ہوتی ہے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے تحقیق کی کہ چاند زمین کی طرح ٹھنڈا ہے، اس میں کوئی آگ نہیں جلتی، بلکہ سورج کی تیز روشنی چاند پر پڑتی ہے، اس سے وہ تھوڑا سا روشن ہو جاتا ہے، جیسے آئینہ پر روشنی پڑے تو آئینہ روشن ہو جاتا ہے، اور اس کی روشنی دیوار پر پڑنے لگتی ہے، ٹھیک اسی طرح چاند پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، اور وہ روشنی عکس کے طور پر زمین پر پڑنے لگتی ہے، اس لئے قرآن کے اشارے کے مطابق چاند کی روشنی اس کی اپنی نہیں ہے، بلکہ سورج کی روشنی سے روشن ہوتا ہے

البتہ چونکہ یہ روشنی عکس ہے اور دھیمی ہے، اس لئے دن کی روشنی میں چاند کی روشنی نظر نہیں آتی، جب رات میں اندھیرا ہو جاتا ہے تب چاند کی روشنی نظر آتی ہے



اس فوٹو میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ۔ لال سورج کی روشنی چاند پر پڑ رہی ہے، اور پھر چاند کی روشنی زمین پر پڑ رہی ہے

۶۸۔چاند چلتے چلتے رکتا بھی ہے

۔فلا اقسم بالخنس ، الجوار الکنس ۔(سورت التکویر ۸۱،آیت ۱۵۔۱۶)

ترجمہ :اب میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کی طرف چلنے لگتے ہیں، جو چلتے چلتے دبک جاتے ہیں

لغت :الخنس : کا ترجمہ ہے، پیچھے ہونا، یہاں خنس سے مراد ہے وہ ستارہ جو آگے چلتے رہتے ہیں، پھر پیچھے ہو جاتے ہیں۔الکنس : کنس کا ترجمہ ہے، چھپ جانا، یا پناہ گاہ میں داخل ہونا، یہاں الکنس سے مراد وہ ستارہ ہے، جو چلتے چلتے دبک جاتے ہیں۔

یہاں قرآن کریم نے ایسے ستارے کی قسم کھائی ہے جو چلتے چلتے رہتے ہیں لیکن اچانک پھر وہ پیچھے کی طرف چلنے لگتے ہیں۔اور ایسے ستارے کے بھی قسم کھائی ہے، جو ابھی چل رہے تھے، لیکن اچانک سست پڑ گئے، اور چھپ بھی گئے، اب وہ نظر ہی نہیں آرہے ہیں

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ پہلے آسمان کے نیچے نیچے کھربوں سورج ہیں، اور ان سورج کے ساتھ کھربوں ستارے ہیں، اور ان ستاروں کے ساتھ کھربوں چاند ہیں، اور یہ سارے فضا میں معلق ہیں، اور گھوم رہے ہیں، کسی چیز پر ٹکے ہوئے نہیں ہے، اللہ کا اتنا مستحکم نظام ہے

اور اللہ نے ان کے گھومنے کا نظام یہ بنایا ہے کہ کھربوں سورج میں بے پناہ آگ جلتی ہے جس کی وجہ سے مقناطیس پیدا ہوتا ہے، اس مقناطیس کی کشش سے سارے ستارے اور چاند محو گردش ہیں

مقناطیس جس طرف زیادہ ہوتا ہے چاند اس طرف مڑ جاتا ہے۔

ان ستاروں کی گردش کی ۸ صورتیں ہوتی ہیں

۱۔۔سورج میں جہاں آگ زیادہ ہے وہاں مقناطیس زیادہ طاقت ور پیدا ہوتا ہے،اوراس کے اثر میں جوستارہ ہوتا ہے وہ بہت تیز دوڑتا ہے،اور گردش کرتا ہے

۲۔۔لیکن یہی ستارہ گردش کرتے ہوئے ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں مقناطیس کم ہے تو اس کی رفتار سست پڑ جاتی ہے،

۳۔۔یا اس کو اپنے سالانہ گردش کے مدار پر گھومتے ہوئے واپس آنا ہے تب بھی چلنے کی رفتار سست پڑ جاتی ہے

۴۔۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس ستارے کو بالکل ٹھہر جانا پڑتا ہے،جس کو کنس، کہتے ہیں

۵۔۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے مقناطیس کے اثر سے بالکل واپس مڑ جانا پڑتا ہے

۶۔۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس ستارے کو واپس مڑ کر پھر دوبارہ تیز چلنا پڑتا ہے

۷۔۔مقناطیس کے اثر سے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیدھا چل رہے تھے اچانک وہ دائیں کی طرف مڑ گئے، اور اب دائیں کی طرف چلنے لگے

۸۔۔۔مقناطیس کے اثر سے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیدھا چل رہے تھے اچانک وہ بائیں کی طرف مڑ گئے ،اور اب بائیں کی طرف چلنے لگے

ستاروں کے چلنے کی یہ آٹھ صورتیں ہوتی ہیں

ان میں سے بعض ستارے میں سبھی صورتیں ہوتی ہیں،اور بعض میں ان میں سے کچھ صورتیں ہوتی ہیں

اللہ نے عجیب نظام بنایا ہے،اور یہ اللہ ہی کی قدرت ہے،لوگوں کو پہلے ان رفتاروں کا علم نہیں تھا،لیکن اللہ نے چودہ سو سال پہلے ہی، الخنس ،اور الکنس ، کہہ کر بتا دیا تھا کہ سورج اور ستاروں میں ایسا ہے

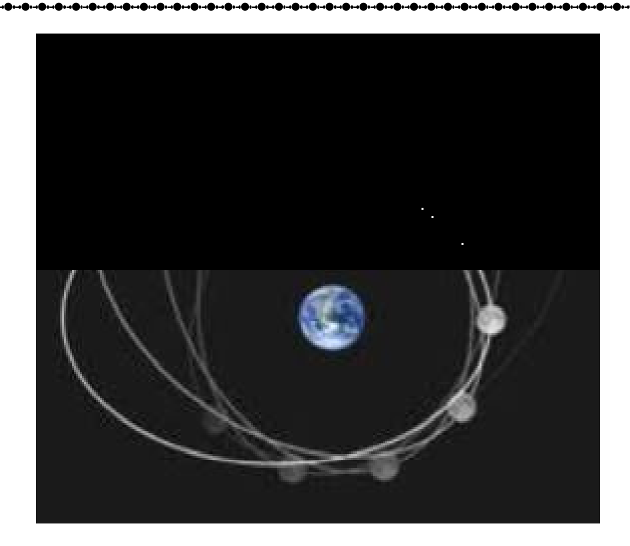
ہمارے چاند میں بھی ان میں سے کچھ گردشیں ہیں

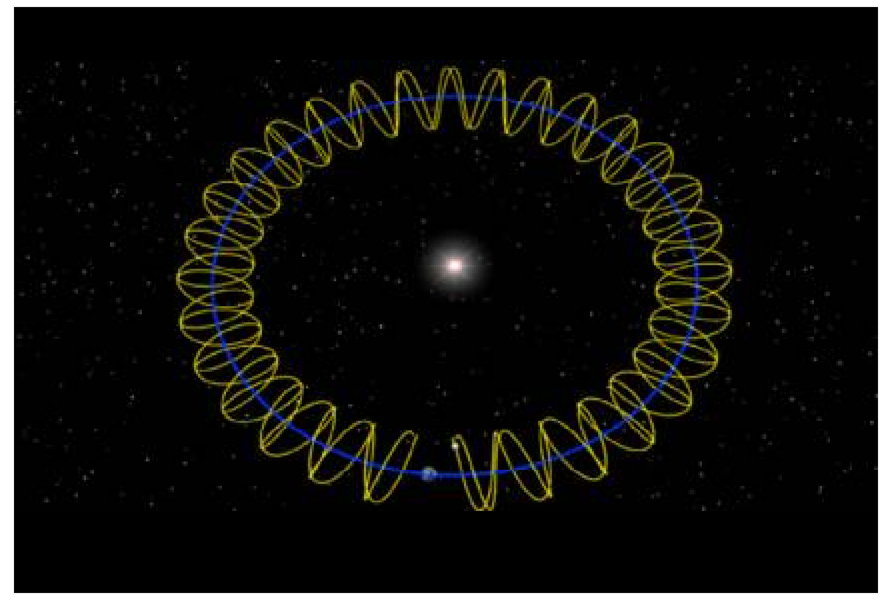
ہمارا جو اپنا چاند ہے، وہ ہماری زمین کے گرد گھومتا ہے، اس میں سورج کے مقناطیس کا بھی اثر پڑتا ہے، اور زمین کے مقناطیس کا بھی اثر پڑتا ہے، اس لئے ہمارے چاند میں بھی **الخنس**، اور **الکنس**، ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ہر مہینے میں سورج، چاند اور زمین ایک لائن میں آتے ہیں، اور ہر ماہ نیوموں ہوتا ہے، اور اسی نیوموں کے وقت میں سورج گرہن ہوتا ہے، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ہر ماہ سورج گرہن نہیں ہوتا ہے، تین ماہ اور چار ماہ کے بعد ہوتا ہے، اور وہ بھی کبھی مکمل سورج گرہن ہوتا ہے، اور کبھی جزوی سورج گرہن ہوتا ہے، پھر کبھی امریکہ میں سورج گرہن نظر آتا ہے اور دوسری مرتبہ آسٹریلیا میں سورج گرہن نظر آتا ہے، اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ چاند سورج کے مقناطیس کی وجہ سے کبھی تیز چلتا ہے، کبھی سست ہو جاتا ہے، کبھی دبک جاتا ہے، اسی کو قرآن کریم میں الخنس، اور الکنس، کہا ہے

کبھی دائیں مڑ جاتا ہے، اور زمین کے شمال میں چلا جاتا ہے، اور کبھی بائیں مڑ جاتا ہے، اور زمین کے جنوب میں چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے غیر معتدل ملک والوں کو دو روز بعد چاند نظر آتا ہے

یہ ساری تحقیقات اس وقت ہوئی ہیں، اور سائنس داں اس آیت پر حیران ہیں کہ چودہ سو سال پہلے کیسے یہ سب حقائق پیش کئے، اس لئے واقعی یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے

نوٹ: برسوں کی محنت کے بعد چاند کی اس ساری حرکتوں کے بارے میں سائنس دانوں نے معلومات حاصل کرلیں ہیں، اسی لئے برسوں پہلے سورج گرہن کی خبر دیتے ہیں، اور یہ بتا دیتے ہیں کہ اتنے منٹ پر سورج گرہن شروع ہوگا، اتنے منٹ پر درمیان میں آئے گا، اور اتنے منٹ پر ختم ہو جائے گا، تو ٹھیک اتنے منٹ پر ہی شروع ہوتا ہے، اسی منٹ پر درمیان میں آتا ہے، اور اسی بتائے ہوئے منٹ پر سورج گرہن ختم ہو جاتا ہے، میں نے دو مرتبہ اس کو چیک کیا اور بالکل صحیح پایا ہے، ثمیر الدین قاسمی، غفرلہ





ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ چاند کا روٹ کتنا ٹیڑھا میڑھا ہے، اور کس طرح وہ آگے پیچھے ہوتا ہے

٦٩۔چاند میں دو ٹکڑے ہیں

قرآن نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ چاند کا دو ٹکڑا ہو گیا ،لیکن زمانہ قدیم میں اس کی تحقیق نہیں تھی ، کسی نے اس کو دیکھا نہیں تھا ، اس لئے کچھ لوگ اس پر یقین نہیں کرتے تھے ،لیکن ابھی ناسا نے چاند کی تصویر لی جس سے واضح ہو گیا کہ واقعی چاند کے دو ٹکڑے ہیں ، اور ابھی دونوں ساتھ ساتھ گردش میں ہیں

آیت یہ ہے

۔اقتربت الساعة و انشق القمر ۔(سورت القمر ۵۴ ،آیت ۱)

ترجمہ : قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے

حدیث میں ہے

۔عن عبد اللہؓ قال انشق القمر و نحن مع النبی ﷺ بمنی فقال اشھدوا ، و ذھبت فرقة نحو الجبل ۔(بخاری شریف ، کتاب مناقب الانصار ، باب انشقاق القمر ،ص ۶۴۹ ،نمبر ۳۸۶۸)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ، کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ منی میں تھے کہ چاند کا دو ٹکڑا ہوا ، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ چاند کا دو ٹکڑا ہوا ہے ،، چاند کا ایک ٹکڑا منی پہاڑ کی طرف چلا گیا

اس آیت اور حدیث میں ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں چاند کا دو ٹکڑا ہوا۔

سائنسی تحقیق

دنیا میں ناسا[nasa] ایک مشہور ادارہ ہے جو چاند، سورج، اور دوسرے ستاروں کا فوٹو لیتا ہے اور تحقیق کرتا ہے، اس نے چاند کا فوٹو لیا، اس فوٹو کو غور سے دیکھنے کے بعد یہ لگتا ہے کہ چاند کا شمالی قطب کا حصہ ٹوٹا ہوا ہے، یعنی کسی زمانے میں ٹوٹا ہے، لیکن پھر ساتھ مل گیا ہے، اور ابھی چاند کے ساتھ ساتھ ہی گردش کر رہا ہے

اس فوٹو سے آیت اور حدیث کی تصدیق ہوتی ہے کہ واقعی آیت کی بات بالکل سچ ہے، اور یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے



ناسا نے یہ فوٹو دیا ہے، اس میں نظر آرہا ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ہیں





ان دونوں فوٹوں میں دیکھیں کہ چاند میں دراڑ نظر آرہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانے میں چاند کا دو ٹکڑا ہوا ہے

۷۰۔شہاب ثاقب زمین پر آکر گرتا ہے

لوگوں کو تو معلوم نہیں تھا لیکن قرآن کریم نے یہ اعلان کیا تھا کہ آسمان سے ستارے، یا شہاب ثاقب زمین پر گرتے ہیں یا گر سکتے ہیں

اس کے لئے یہ آیتیں دیکھیں

۔فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ (سورۃ الحجر ۱۵، آیت ۷۴)

ترجمہ: پھر ہم نے قوم لوط کی اس زمین کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا، اور ان پر پکی مٹی کے پتھروں کی بارش برسا دی

دوسری آیت میں ہے

۔ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَه شِهَابٌ ثَاقِبٌ (سورۃ الصفت ۳۷، آیت ۱۰)

ترجمہ :البتہ جو کوئی کچھ اچک لے جائے تو ایک روشن شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے

قرآن نے یہ جو کہا شہاب ثاقب، تو شہاب کا معنی ہے ٹوٹا ہوا تارہ، ثاقب کا معنی ہے چھوٹی چھوٹی کنکریاں، سائنس کہتی ہے کہ واقعی یہ ٹوٹے ہوئے پتھر ہوتے ہیں جو زمین کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں اور جب اللہ کی مرضی ہوتی ہے زمین پر گر پڑتی ہیں

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ جس طرح قرآن نے بتایا ہے کہ شہاب ثاقب [comet] جلی ہوئی مٹی کی طرح

ہوتی ہے، ٹھیک ایسی ہی یہ ہوتی ہے، اور یہ ٹوٹے ہوئے پتھر ہوتے ہیں، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ زمین کے اردگرد ایک ہالہ ہے، ایک پٹی ہے [layer] جس میں چھوٹے چھوٹے پتھر ہوتے ہیں، اور وہ زمین کے اردگرد گھومتے رہتے ہیں، جب اللہ چاہتا ہے تو زمین کی کشش کی وجہ سے وہ زمین پر گر پڑتے ہیں، البتہ زمین کے اوپر جو ozone layer اوزن لائر ہے، جب یہ پتھر وہاں سے گزرتے ہیں تو زمین کی کشش کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں، اور یہ پتھر اور مزید چھوٹے ہو جاتے ہیں، پھر یہ چھوٹے چھوٹے پتھر زمین پر گرتے ہیں، یہی شہاب ثاقب ہیں

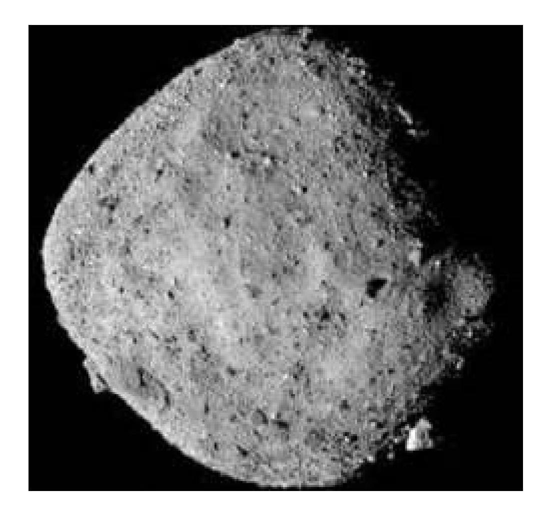
جولائی ۱۹۹۴ء میں افریقہ میں ایک بڑا چٹان گرا تھا جس کی وجہ سے زمین میں گڑھا ہو گیا تھا آج سائنس نے ان آیتوں کی پوری تصدیق کر دی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ، mars، اور، juprter، کے درمیان ایک پٹی ہے جس میں کروڑوں چٹان ہیں جو ایک دائرے میں محو گردش ہیں، اسی طرح کا دائرہ زمین کے اوپر بھی ہے جس میں لاکھوں چٹانیں گھوم رہے ہیں



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ہزاروں شہاب ثاقب زمین پر گر رہے ہیں، البتہ تیزی سے نیچے آنے کی وجہ سے وہ جل اٹھتے ہیں اور چور ہو جاتے ہیں، اس لئے پورا پورا چٹان زمین پر نہیں گرتا، اور انسان مرنے سے محفوظ رہ جاتا ہے



قرآن میں جو بتایا ہے کہ شہاب ثاقب جلی ہوئی مٹی کی طرح ہوتی ہے اس فوٹو میں دیکھیں، واقعی وہ جلی ہوئی مٹی کی طرح نظر آتی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ، جولائی ۱۹۹۴ء میں افریقہ میں شہاب ثاقب کا ایک بڑا چٹان گرا تھا جس کی وجہ سے زمین میں گڑھا ہو گیا تھا

اے۔ سورج اور دیگر ستارے فضاؤں میں معلق گھوم رہے ہیں

پرانے فلکیات کا نظریہ یہ تھا کہ سورج، چاند، اور دیگر ستارے آسمان میں کیل کی طرح گڑے ہوے ہیں اور آسمان ہی گھوم رہا ہے، اور آسمان کے گھومنے کی وجہ سے سورج بھی گھوم رہا ہے، اور چاند بھی گھوم رہا ہے، لیکن چودہ سو سال پہلے ہی قرآن کریم نے یہ اعلان کیا تھا کہ سورج ہو یا چاند، یا دیگر سیارے یہ سارے کے سارے پہلے آسمان کے نیچے درمیان میں معلق ہیں، اور مقناطیسی نظام سے جڑے ہوئے ہیں، اور اپنے اپنے مدار پر بہت تیزی سے گھوم رہے ہیں، اور اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، یہ میری قدرت ہے۔ **ذالک تقدیر العزیز العلیم.**

پچھلے زمانے کے لوگ اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، کہ اتنا بھاری بھرکم سیارہ بیچ میں کیسے معلق ہوگا، اور بیچ میں کیسے اتنی تیزی سے دوڑ رہا ہوگا کہ ایک دن میں پورب سے پچھّم آجائے، لیکن قرآن نے پوری طاقت کے ساتھ اعلان کیا کہ سب درمیان میں معلق ہیں، اور تیزی سے دوڑ بھی رہے ہیں۔

یہ آیتیں پڑھیں

۔ لا الشمس ینبغی لها ان تدرک القمر و لا اللیل سابق النهار وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَسْبَحُونَ. (سورۃ یٰس ۳۶، آیت ۴۰)

ترجمہ: نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب

اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں

۔، هُوَالَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۳۳)

ترجمہ: اور وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند پیدا کئے۔ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں

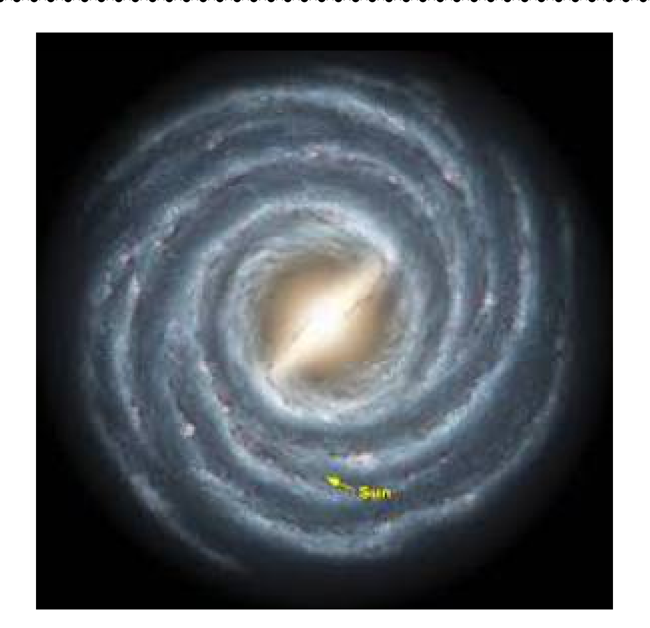
ان آیتوں میں دو باتیں قابل غور ہیں [۱] ایک تو یہ کہ تمام سیارے اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں، یعنی گڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ درمیان میں معلق ہیں، اور دوڑ بھی رہے ہیں۔ [۲] اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر سیارے کے لئے الگ الگ مدار ہیں

سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق یہ ہے کہ اس فضا میں ایک سورج اور ایک چاند نہیں ہے، بلکہ کھربوں سورج ہیں، اور ہر ایک ایک دوسرے سے کھربوں نوری سال دور ہیں، ہر ایک کا مدار الگ الگ ہیں، اور ان سب کے مجموعے کو، galaxy، کہتے ہیں اور اردو میں اس کو کہکشاں کہتے ہیں

اور یہ بھی تحقیق ہوئی کہ یہ سب بہت تیزی سے اپنے اپنے مدار میں دوڑ رہے ہیں، خود ہمارا سورج ایک سیکنڈ میں 230 کیلومیٹر دوڑ رہا ہے تو دوسرے سورج کتنا دوڑ رہے ہوں گے

پچھلے فلکیات کے خلاف سائنس نے جب یہ تحقیق کی تو وہ قرآن کی آیتوں پر سر پکڑ کر رہ گئے، اور یقین کرنے لگے کہ واقعی یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے



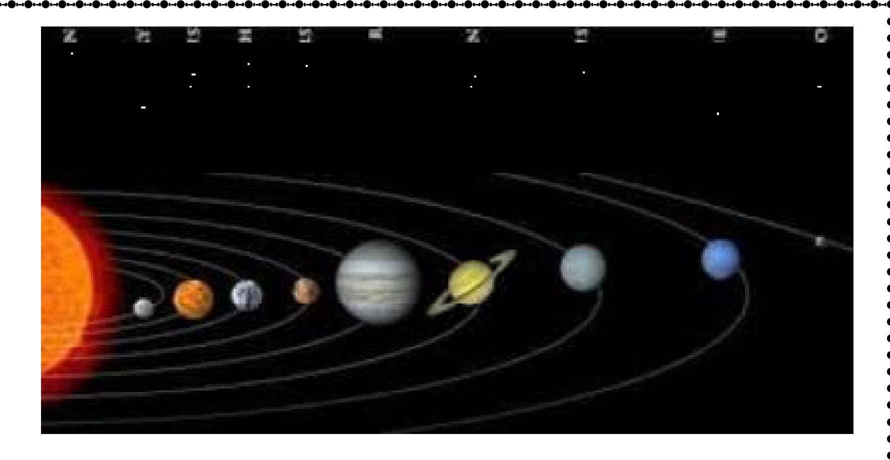
اس فوٹو میں دیکھیں کہ چھوٹی چھوٹی جو روشنی نظر آرہی ہے یہ سب بڑے بڑے سورج ہیں اس کو،galaxy، کہتے ہیں اوراردو میں اس کو کہکشاں کہتے ہیں،،اور ہمارا سورج بھی ان میں سے ایک ہے اور یہ بھی تحقیق ہوئی کہ یہ سب درمیان میں معلق ہیں،اور بہت تیزی سے اپنے اپنے مدار میں دوڑ رہے ہیں،خود ہمارا سورج ایک سیکنڈ میں 230 کیلومیٹر دوڑ رہاہےتو دوسرے سورج کتنا دوڑ رہے ہوں گے

۲۷۔سورج، اور زمین اور چاند کس کو کہتے ہیں

سورج کس کو کہتے ہیں[sun]:۔۔۔سورج اس کو کہتے ہیں کہ اس میں بے پناہ گیس ہو، اور وہ گیس جل رہی ہو، اور اس جلنے کی وجہ سے اس میں گرمی بھی ہو، مقناطیس بھی ہو، اور روشنی بھی ہو، اور اس کی وجہ سے وہ چل رہا ہو۔سائنس داں کہتے ہیں کہ پہلے آسمان کے نیچے اس قسم کے کھربوں سورج ہیں، جو اپنے اپنے مدار میں روٹ میں گھوم رہے ہیں

ستارے کسکو کہتے ہیں[planets]۔۔۔:لاکھوں سال کے بعد اس سورج سے کچھ ستارے الگ ہوتے ہیں، اور سورج ہی کے ساتھ گھومنے لگتے ہیں، اس کے مقناطیس کی کشش سے وہ سورج ہی کے چاروں طرف گھومنے لگتے ہیں، اسی سورج کی روشنی سے روشنی حاصل کرتے ہیں، اور اسی سورج کی گرمی سے گرمی حاصل کرتے ہیں، اس کو اس کا ستارہ کہتے ہیں۔ ہمارے سورج کے ساتھ اس طرح کے 9 ستارے ہیں، ان ستاروں میں سے ایک ہماری زمین بھی ہے

چاند کس کو کہتے ہیں[moon]:۔۔۔، یہ جو سورج کا ستارہ ہوتا ہے، اس سے جو الگ ہوا، اس کو اس کا، چاند کہا جاتا ہے یہ چاند اپنے اپنے ستاروں کے ساتھ گھومتے ہیں، ہمارا چاند ہماری زمین کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں



اس فوٹو میں دیکھیں کہ بائیں جانب سورج ہے، اور دائیں جانب بالترتیب یہ ستارے ہیں

1 پہلے نمبر پر۔۔عطارد Mercury

2 دوسرے نمبر پر۔۔ زہرہ Venus

3 تیسرے نمبر پر۔۔زمین Earth

4 چوتھے نمبر پر۔۔مریخ Mars

5 پانچویں نمبر پر۔۔مشتری Jupiter

6 چھٹے نمبر پر۔۔زحل Saturn

7 ساتویں نمبر پر۔۔یورینس Uranus

8 آٹھویں نمبر پر۔۔نیپچوں Neptune

9 نویں نمبر پر۔۔پلوٹو Pluto

اور دوسری بات یہ دیکھیں کہ تمام ستارے فضا میں معلق ہیں

اور تیسری بات یہ دیکھیں کہ سورج کے مقناطیس کی وجہ سے سب ستارے تیزی سے دوڑ رہے ہیں

۷۳۔سورج بھڑکتا ہوا چراغ ہے

قرآن کی آیت ،سراجاوھاجا،دہکتاہو چراغ ،کولوگ پڑھتے تھےلیکن اس کی حقیقت سے واقف نہیں تھے
،لیکن جب سائنسی تحقیق ہوئی کہ سورج کتنا دہک رہاتو لوگ حیران ہو گئے
ان آیتوں کو پڑھیں ۔وَجَعَلْنَا سِرَاجاً وَّ هَّاجًا (سورۃ انبیاء۷۸،آیت ۱۳)
ترجمہ:اور ہم نے ہی ایک دہکتا ہوا چراغ سورج پیدا کیا ہے

۔وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْراً وَ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (سورۃ نوح ۷۱،آیت ۱۶)
ترجمہ :اوران میں چاندکونور بنا کراور سورج کو چراغ بنا کر پیدا کیا ہے

سائنسی تحقیق

سورج کی لپٹ

سورج میں جب آگ جلتی ہے تو کئی ہزار میل تک اس کی لپٹ اٹھتی ہے
قرآن نے سچ کہا ہے کہ سورج وہاج ،یعنی دہکتا ہو چراغ ہے

سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ سورج میں
70 فیصد ہائیڈروجن [hydrogen gas] گیس ہے

اور 28 فیصد ہیلیم [helium gas] گیس ہے۔

اور 1.5 فیصد carbon nitrogen and oxygen گیس ہے

ہائیڈروجن ہمہ وقت ہیلیم گیس میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

۔ایک سیکنڈ میں 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) ٹن ہائیڈروجن گیس ہیلیم گیس میں تبدیل ہوتی ہے۔ جب یہ ہیلیم گیس میں تبدیل ہوتی ہے تو سورج میں زبردست گرمی پیدا ہوتی ہے۔

سورج میں گرمی

سورج کے اندر کی جانب، 2,70 000,000 (دوکروڑ ستر لاکھ) فارن ہیٹ گرمی ہے

اورسورج کی اوپر کی سطح پر، 9900 (نو ہزار نوسو) فارن ہیٹ گرمی ہے

سورج کی اس گرمی سے تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں

[۱] پہلی چیز۔۔اس گرمی سے فضاؤں میں گرمی پیدا ہوتی ہے، اور یہ گرمی زمین پر بھی آتی ہے، جس سے انسان زندہ رہ سکتا ہے ورنہ سردی سے انسان مرجائے گا

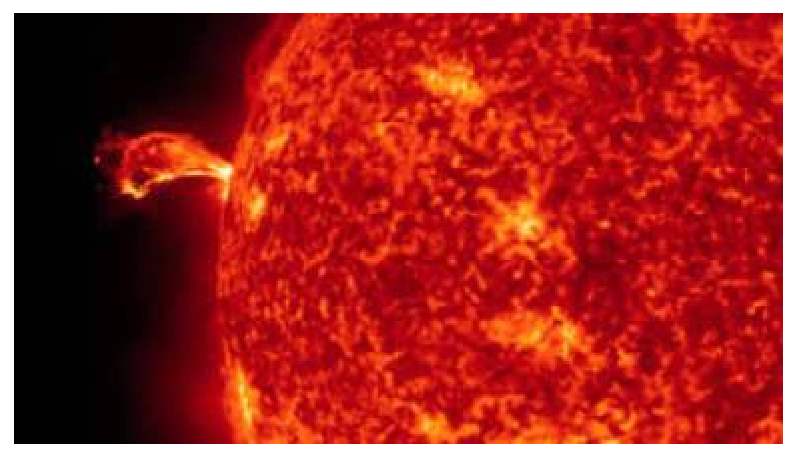
[۲] دوسری چیز۔۔۔سورج کی آگ کی وجہ سے دوسرے سیاروں پر روشنی جاتی ہے، اور زمین پر بھی روشنی آتی ہے، ورنہ اندھیرے میں انسان کچھ بھی نہیں کر پائے گا

[۳] تیسری۔۔۔سورج کی تیز گرمی کی وجہ سے مقناطیس پیدا ہوتا ہے، اس مقناطیس کی وجہ سے سورج کے نو سیارے اپنے اپنے مدار میں ٹکے ہوئے ہیں، اور ایک توازن سے دوڑ رہے ہیں۔ ہماری زمین بھی سورج کے مقناطیس کی وجہ سے ٹکی ہوئی ہے ورنہ یہ بھی دوسرے سیارے سے ٹکرا کر چور ہو جاتی، اور

ہم مرجاتے

سورج کی گرمی سے یہ تینوں عظیم فائدے ہوتے ہیں، اس لئے قرآن نے اشارے ہی اشارے میں اس کا ذکر فرمایا کہ میں سورج کو،سِرَاجاً وَّ هَّاجًا، دہکتا ہوا چراغ بنایا ہے

اور سائنس نے جب یہ تحقیق کی تو حیران ہو گئے





سورج کے ان دونوں فوٹو میں دیکھیں کہ کتنی گرمی ہے،اور کتنی اونچی اونچی لپٹ اوپر اٹھ رہی ہے

۴۷۔ایک وقت آئے گا جب سورج ختم ہو جائے گا

قرآن کریم بڑی قوت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ یہ سورج جسکو آپ چمکتا ہوا دیکھ رہے ہیں، جس کی کچھ لوگ پوجا کرتے ہیں، وہ ایک دن ماند پڑ جائے گا، اور ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے گا، اور سائنس نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے کہ ایسا ہی ہوگا

اس کے لئے یہ آیتیں پڑھیں

۔اِذاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النَّجُوْمُ انْكَدَرَتْ (سورۃ التکویر۸۱،آیت ۱۔۲):

ترجمہ: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا،اور جب ستارے ٹوٹ کر گریں گے

۔ اِذَاالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَاالْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (سورۃ الانفطار۸۲،آیت ۱۔۲)

ترجمہ: جب آسمان چر جائے گا،اور جب ستارے جھڑ پریں گے

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ سورج ٹوٹ کر بکھر جائے گا، اور دوسرے ستارے بھی ٹوٹ کر بکھر جائیں گے

سائنسی تحقیق

سائنس نے دوربین سے دیکھ کر یہ تحقیق کی ہے کہ سورج میں ہر وقت ہائڈروجن گیس جل رہی ہے

ایک سیکنڈ میں 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) ٹن ہائڈروجن گیس جل جاتی ہے

اور ہر سیکنڈ میں سورج کی مقدار 4,000,000 ٹن کم ہو رہی ہے

اب ظاہر ہے کہ اتنی گیس جلتے جلتے ختم ہو جائے گی ،جس کی وجہ سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی ،اور وہ ماند پڑ جائے گی ،اسی طرح گیس کی جلنے کی وجہ سے مقناطیس پیدا ہوتی ہے، جب گیس ہی نہیں جلے گی تو مقناطیس بھی پیدا نہیں ہوگی ،اور سورج کے ساتھ جو نو سیارے ہیں وہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے، اور سب ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جائیں گے

دیکھئے سائنس قرآن کی ہر بات کو کس طرح تصدیق کرتی ہے

سائنس یہ بھی کہتی ہے کہ ابھی سورج [White Dwarf] چھوٹا سا سفید بونا ستارہ ہے جب گیس ختم ہو جائے گی تو یہ [Black Dwarf] چھوٹا سا کالا ستارہ بن جائے گا اور سورج بے نور ہو جائے گا



اس فوٹو میں ہے کہ سورج کی مقدار ہر وقت کم ہوتی جا رہی ہے، اس لئے ایک وقت آئے گا جب وہ ختم ہو جائے گا ،اور یہ قیامت کا دن ہوگا

۷۵۔قرآن کریم نے فرمایا کہ سورج بھی بے تحاشا دوڑ رہا ہے

قرآن نے سورج ہی کے بارے میں کہا سورج اپنی منزل کی طرف بے تحاشہ دوڑ رہا ہے

آیتیں یہ ہیں

۔وَالشَّمْسَ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا، ذالک تقدیر العزیز العلیم .(سورۃ یٰسین ۳۶،آیت ۳۸)

ترجمہ: اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے ، یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل ہے

اس آیت میں ہے کہ سورج اپنی منزل کی طرف جا رہا ہے، لیکن یہ منزل کون سی ہے یہ اللہ ہی جانے

۔وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَلَكُمْ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ (سورۃ ابراھیم ۱۴،آیت ۳۳)

ترجمہ: اور تمہاری خاطر سورج اور چاند کو اس طرح کام پر لگایا کہ وہ مسلسل سفر میں ہیں

اس آیت میں بھی ہے کہ سورج اور چاند مسلسل دوڑ رہے ہیں

سائنسی تحقیق

ابھی پہلے گزرا کہ اس فضا میں کڑوروں سورج ہیں جو بلون کی طرح گھوم رہے ہیں، ان تمام سورج کے

مجموعے کا نام[galaxy]ہے،یا[milky way]ہے،یہ کھربوں میل نوری سال کی لمبائی چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے،جس میں کھربوں سورج گھوم رہے ہیں ان میں سے ایک سورج ہمارا بھی ہے

اور ابھی بتایا کہ ہمارا سورج اس کہکشاں میں،ایک سیکنڈ میں 230 کیلومیٹر دوڑتا ہے،اور ایک منٹ میں 13800 کیلومیٹر دوڑ جاتا ہے،چونکہ سورج بہت تیز دوڑتا ہے،اس لئے قرآن نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا،تَجْرِیْ ،کہ بہت تیز دوڑ رہا ہے

تعجب کی بات یہ ہے کہ سورج تنہا نہیں دوڑ رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ 9 بڑے بڑے سیارے ہیں

[1]عطارد۔ [2]زہرہ۔ [3] زمین۔[4] مریخ۔[5]مشتری۔[6] زحل [7] یورینس۔ [8]نیچون۔ [9]پلوٹو،

یہ بڑے بڑے 9 سیارے ہیں جو سورج کے ساتھ ہیں،سورج ان سب کو ساتھ لیکر اتنی تیزی سے دوڑ رہا ہے،اور کمال کی بات یہ ہے کہ ہماری زمین بھی سورج کے ساتھ،ایک سیکنڈ میں 230 کیلومیٹر دوڑ رہی ہے،اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہے

سائنس یہ بھی کہتی ہے کہ سورج اتنا تیز دوڑنے کے باوجود اتنا زمانہ ہوگیا،ابھی تک کہکشاں کے ایک کنارے پر بھی نہیں پہنچا ہے،اور اپنی منزل پر کب پہنچے گا اللہ ہی جانے

سائنس کی اس تحقیق کے بعد لوگ قرآن کے اشارے پر سر دھن رہے ہیں



اس فوٹو کو galaxy کہتے ہیں، اس میں جو باریک باریک روشنی نظر آرہی ہے یہ بڑے بڑے کروڑوں سورج کی روشنی ہے، اور اس میں سے ہمارا سورج بھی ہے،

اور ہمارا یہ سورج ایک سیکنڈ میں 230 کیلومیٹر دوڑتا ہے، اور ایک منٹ میں 13800 کیلومیٹر دوڑ جاتا ہے، بتائے کتنا بے تحاشہ ہمارا سورج دوڑ رہا ہے، اور قرآن کریم نے کتنی سچی خبر دی ہے

اور کمال یہ ہے کہ دوڑتے ہوئے اتنا زمانہ ہو گیا لیکن ابھی بھی سورج اپنی منزل پر نہیں پہنچا ہے۔

۷۶۔ جتنے بھی کہکشاں ہیں یہ پہلے آسمان کے نیچے ہیں

قرآن کا اعلان ہے کہ ہم نے پہلے آسمان کو ان چراغوں سے یعنی کہکشاں، اور ستاروں سے مزین کیا ہے اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

۔فقضاھن سبع سموات فی یومین و اوحی فی کل سماء امرھا ، و زینا السماء الدنیا بمصابیح ، حفظا ، ذالک تقدیر العزیز العلیم ۔(سورت حٰم السجدۃ ۴۱، آیت ۱۲)

ترجمہ: چنانچہ اس نے دو دن میں اپنے فیصلے کے تحت ان کے سات آسمان بنا دئے، اور ہر آسمان میں اس کے مناسب حکم بھیج دیا، اور ہم نے اس قریب والے آسمان کو چراغوں سے سجایا، اور اسے خوب محفوظ کر دیا، یہ اس ذات کی نپی تلی منصوبہ بندی ہے، جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی مکمل ہے

۔و لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ۔(سورت الملک ۶۷، آیت ۵)

ترجمہ: اور ہم نے قریب والے آسمان کو روشن چراغوں سے سجا رکھا ہے

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ فضا کھربوں کھربوں میل میں پھیلی ہوئی ہے، اور اس میں کھربوں سورج اور

ستارے ہیں، جو اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ فضا میں ایک کہکشاں نہیں ہیں بلکہ کھربوں کہکشاں ہیں[galaxy] ہیں اور [milky way] ہیں، اور ہر ایک میں کھربوں ستارے ہیں،، اور ایک ستارے سے دوسرے ستارے کی دوری کھربوں نوری سال ہیں یہ سب کسی چیز میں اٹکے ہوئے نہیں ہیں بلکہ بیچ میں معلق ہیں، اور ہزاروں میل فی سیکنڈ کے حساب سے دوڑتے ہیں، اور اتنی تیزی سے دوڑنے کے باوجود کسی سے نہیں ٹکراتے

ہم اپنی بڑی بڑی دور بین سے جتنا بھی دیکھتے ہیں، ہمیں یہ سب ستارے ہی نظر آتے ہیں، کہیں آسمان کی چھت نظر نہیں آتی، قرآن نے جس کو پہلا آسمان کہا ہے، ہمیں وہ اب تک نظر نہیں آیا، ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ سارے کہکشاں پہلے آسمان کے نیچے نیچے ہیں، اور قرآن کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اللہ نے پہلے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا ہے

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک قسم کے ستارے نہیں ہیں، اور ان کی روشنی بھی ایک قسم کی نہیں ہے، بلکہ بہت مختلف قسم کے ستارے ہیں، اور ان کی روشنیاں بھی مختلف قسم کی ہیں، اور بہت چمکیلی ہیں، اس لئے یہ بات بھی صحیح ہے کہ اللہ نے پہلے آسمان کو چراغوں سے یعنی ستاروں سے خوب مزین کیا ہے



یہ باریک باریک روشنیاں کھربوں سورج ہیں، جس کو [milky way] کہتے ہیں، اور یہ سب پہلے آسمان کے نیچے نیچے ہیں

۷۷۔ ہر ستارہ کا روٹ الگ الگ ہے

اس بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے

۔ لا الشمس ینبغی لها ان تدرک القمر و لا اللیل سابق النهار وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُونَ. (سورۃ یسین ۳۶، آیت ۴۰)

ترجمہ: نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں

۔، هُوَالَّذِیْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۳۳)

ترجمہ: اور وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند پیدا کئے۔ سب کسی نہ کسی مدار میں تیر رہے ہیں

سائنسی تحقیق

سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے آسمان کے نیچے نیچے کھربوں سورج ہیں، اور ان کے ساتھ کھربوں ستارے ہیں، کھربوں زمین ہیں، اور کھربوں چاند ہیں

اور تمام میں تین تین گردشیں ہیں، اور ہر ایک کی گردش بالکل الگ الگ انداز کی ہے، اور ہر ایک کا روٹ، اور مدار بھی الگ ہے، ایک ستارہ دوسرے ستارے کے روٹ میں نہیں جاتا، بلکہ کھربوں کیلومیٹر دور سے گزرتا ہے، اور سارا نظام صرف مقناطیس سے چلتا ہے، یا یوں کہئے کہ امر الہی سے چلتا ہے، جو مستحکم نظام ہے

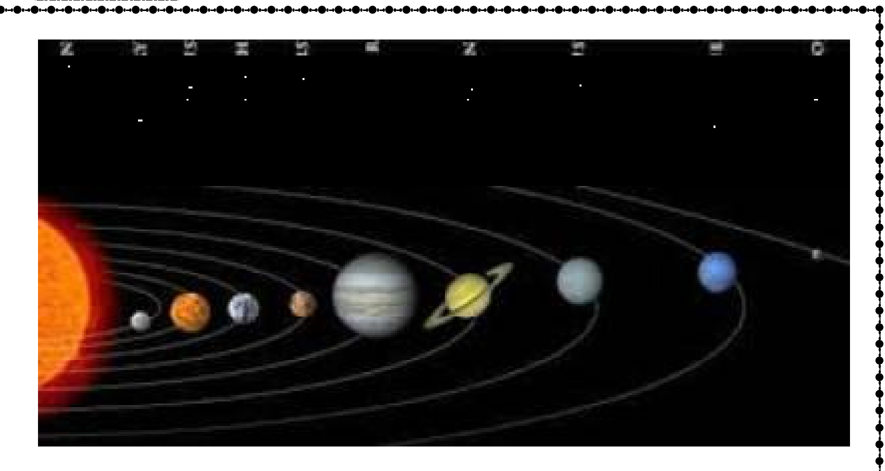
اگر ایک ستارہ دوسروں کے روٹ میں چلا جائے
تو دونوں ستارے چور چور ہو جائیں گے

اگر ایک ستارہ دوسرے کے روٹ، یا مدار میں چلا جائے تو دونوں ستارے ٹکرا جائیں گے، اور دونوں چور چور ہو جائیں گے، اور فضا میں زبردست ڈھماکہ ہوگا

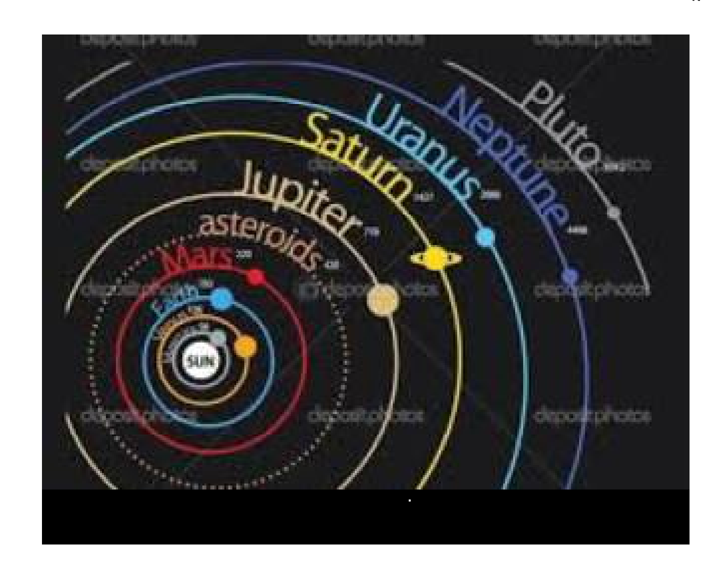
لیکن اللہ نے ایک ایسا نظام بنایا ہے کہ ایک ستارے کا روٹ دوسرے ستارے کے روٹ میں نہیں جاتا اور بعض ستارے کا روٹ دوسرے ستارے کے روٹ سے گزرتا ہے، تو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلا ستارہ وہاں سے گزر کر چلا جاتا ہے، کافی دور ہو جاتا ہے، تب جا کر دوسرا ستارہ وہاں پر آتا ہے، اس لئے دونوں ٹکراتا نہیں ہے، بلکہ دور دور ہی سے نکل جاتا ہے، ہاں قیامت کے قریب تمام سورج، اور ستاروں کے مقناطیس میں کمی آئے گی ،جس کی وجہ سے روٹ بدل جائے گا، اور ستارے ٹکرا جائیں گے، جس کی خبر خود قرآن نے دی ہے ۔اِذاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النَّجُوْمُ انْكَدَرَتْ (سورۃ التکویر ۸۱، آیت ۱۔۲): ترجمہ: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، اور جب ستارے ٹوٹ کر گریں گے

لیکن اس وقت ہر ایک کا روٹ الگ الگ ہے، ہر ایک کا مدار الگ ہے، جس کو قرآن نے کہا ہے، اور سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے

ہماری جو زمین ہے، اور اس کے ساتھ جو نو ستارے ہیں ان سب کا مدار الگ الگ ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سورج کے ساتھ جو نو ستارے تیزی سے دوڑ رہے ہیں سب کے مدار، اور روٹ الگ الگ ہیں۔



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ بیچ میں سورج ہے اور ہر ہر ستارے کے روٹ الگ الگ ہیں

۷۸۔زمین کے اندر سے لاوے نکلیں گے

قیامت کے قریب زمین کے اندر سے لاوے نکلیں گے

اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔اذا زلزلت الارض زلزالھا ، و اخرجت الارض اثقالھا۔(سورت الزلزال۹۹،آیت۱۔۲)

ترجمہ :جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی،اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی

اس آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ زمین کے اندر سے مردے نکل پڑیں گے۔زمین کے اندر سے گاڑے ہوئے خزانے نکل پڑیں گے۔زمین کے اندر جو اللہ نے خزانہ پیدا کر کے رکھا ہے وہ نکل پڑے گا، یہ ساری چیزیں ہوں گیں

لیکن سائنسی تحقیق یہ بھی کہتی ہے کہ زمین کے اندر جو لاوا ہے وہ بھی نکل پڑے گا اور زمین کے اندر جو گڑی ہوئی چیزیں ہیں وہ بھی سب نکل پڑئیں گی،اور اس وقت بے حساب زلزلہ ہوگا

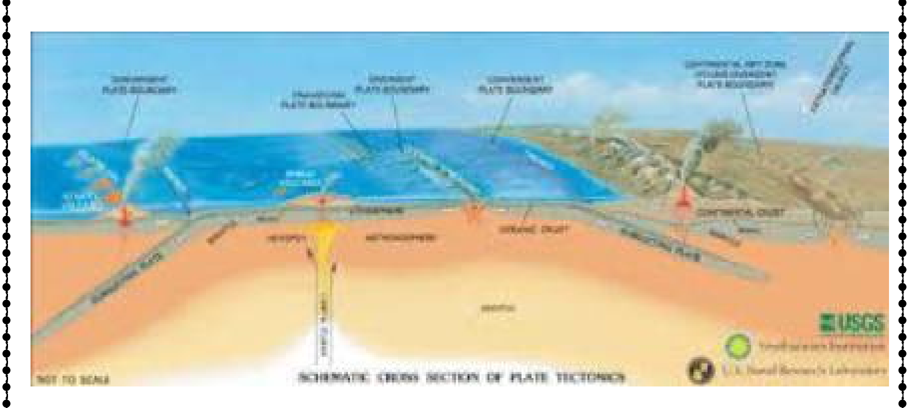
سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے یہ تحقیق کر کے یہ بتایا کہ زمین کے نیچے گرم لاوا ہے،اور اس کے اوپر اللہ نے چھلکا بنایا ہے،اسی چھلکے پر ہم بستے ہیں،اور گھر بناتے ہیں، یہ چھلکا ٹھنڈا ہے،لاوا کی طرح گرم نہیں ہے یہ چھلکا پندرہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے

قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ سورج میں ہیلیم گیس کم ہو جائے گا،اس کا جلنا بند ہو جائے گا،جس کی وجہ سے سورج میں مقناطیس نہیں رہے گا ، اس وقت زمین جو اپنی جگہ ہر گھوم رہی ہے،اور ایک

نظام سے چل رہی ہے، وہ سورج کے مقناطیس کی وجہ سے ہے، وہ مقناطیس زمین کو اپنے نظام پر رکھے ہوا ہے، جب یہ مقناطیس ختم ہو جائے گا تو زمین میں زبردست خرابی پیدا ہوگی، اور زمین کے اوپر کا چھلکا مزید ٹوٹ جائے گا، اور اندر کا لاوا نکل پڑے گا بلکہ وہ بہ پڑے گا، اور ساری زمین برباد ہو جائے گی

جب سائنس دانوں کو اس حقیقت کا پتہ چلا کہ قیامت کے قریب سورج کے مقناطیس ختم ہونے کے بعد زمین کے اندر کا لاوا باہر نکل آئے گا، اور پھر اس آیت پر نظر پڑی کہ قرآن نے چودہ سو سال پہلے ہی یہ بات کہی تھی تو وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ واقعی یہ اللہ کی کتاب ہے جس میں آج کی سائنسی تحقیق مکمل طور پر چھپی ہوئی ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ زمین کے اندر کا لاوا سمندر میں بھی نکل رہا ہے، اور خشک زمین میں بھی نکل رہا ہے، مقناطیس کے کم ہونے کی وجہ سے قیامت کے قریب یہ لاوا بے حساب نکلے گا

۷۹۔تین جگہ سے زمین دھنسے گی اور عدن سے آگ نکلے گی

سعوی عرب کی زمین دھنسنے اور عدن سے آگ نکلنے کے بارے میں حضور ﷺ کی حدیث یہ ہے

۔عن حذیفه بن اسید الغفاری قال کناقعودا نتحدث فی ظل غرفة لرسول الله ﷺ فذکرنا الساعة فارتفعت اصواتنا فقال رسول الله ﷺ لن تکون او لن تقوم الساعة حتی تکون قبلها عشرة آیات ، طلوع الشمس من مغربها ، و خروج الدابة ، و خروج یأجوج و مأجوج ، و الدجال و عیسی ابن مریم ، و الدخان ، و ثلاث خسوف ، خسف بالمغرب و خسف بالمشرق ، و خسف بجزیرة العرب ، و آخر ذالک تخرج نار من الیمن من قعر عدن (ابوداود شریف، باب امارت الساعۃ، ص ۶۰۵، نمبر ۴۳۱۱ / ترمذی شریف، باب ماجاء فی الخسف ،ص ۵۰۲ ،نمبر ۲۱۸۳)

ترجمہ : حذیفہ بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے کمرے کے سائے میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے ،اس دوران ہم نے قیامت کا ذکر کیا ،تو باتوں باتوں میں ہماری آواز بلند ہوگئی ،تو حضورؐ نے فرمایا کہ، قیامت سے پہلے جب تک دس علامیں نہ ہو جائیں ، قیامت قائم نہیں ہوگی ، مغرب سے سورج طلوع ہو گا ، ایک جانور نکلے گا ، یاجوج ماجوج نکلیں گے ، دجال آئے گا ، حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے ، زمین سے دھواں نکلے گا ، اور تین جگہ سے زمین دھنسے گی ، مغرب میں زمین دھنسے گی ، مغرب میں دھنسے گی ، اور جزیرۃ العرب میں دھنسے گی ، اور آخری میں یہ ہوگا کہ یمن کے پاس جو مقام عدن ہے اس کی زمین کے نیچے سے آگ نکلے گی ۔

اس حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب، زمین سے دھواں نکلے گا، یہ بھی ہے کہ تین جگہ سے زمین دھنس جائے گی، اور یہ بھی، اور یہ بھی ہے یمن کے پاس جو عدن ہے اس کی زمین سے آگ نکلے گی۔

سائنسی تحقیق

سائنسی تحقیق یہ ہے کہ اس زمین کے نچلے حصے میں گرم لاوا ہے، اور اس کے اوپر چھلکا ہے اس کو انگریزی میں [tectonic plates] کہتے ہیں یہ اوپر سے ٹھنڈا ہے ، ہم اسی پر بستے ہیں، اور یہ چھلکا 15 جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے، یعنی گویا کہ اس چھلکے کے پندرہ ٹکڑے ہیں، اور سعودی عرب کا پورا حصہ بھی ایک ٹکڑا ہے اس کو [arabian plates] کہتے ہیں، اسی لئے اس کو جزیرۃ العرب، کہتے ہیں، اور جو دراڑ ہے وہ سعودی عرب کے چاروں طرف سے گزرتا ہے، اور خاص طور پر یمن کے پاس سے گزرتا ہے، اور عدن کے پاس سے گزرتا ہے، عدن یمن کا ایک حصہ ہے، اس کے پاس کے سمندر کو [gulf of adan] کہتے ہیں

قیامت کے قریب جب سورج کا مقناطیس کم ہوگا، تو زمین میں خرابی آئے گی، جس کی وجہ سے جزیرۃ العرب کے ٹکڑے میں جو دراڑ ہے اس سے لاوا نکلنا شروع ہوگا، اس لاوا کے نکلنے سے بے پناہ دھواں ہوگا، کیونکہ جب بھی زمین سے لاوا نکلتا ہے تو اس کے ساتھ زمین سے دھواں بھی نکلتا ہے، حضور نے حدیث میں یہی بات کہی ہے کہ جزیرۃ العرب سے دھواں نکلے گا

دوسری بات یہ ہے کہ جب زمین سے کافی حد تک لاوا نکل جائے گا تو چھلکے نے نیچے بہت بڑا خلا پیدا ہوگا، جس کی وجہ سے چھلکا ٹوٹ کر نیچے دھنسے گا، اور تین جگہ سے یہ ٹوٹے گا، اور تین جگہ سے دھنسنا ہوگا، حدیث میں یہی بات کہی ہے کہ مشرق میں دھنسے گا مغرب میں بھی دھنسے گا، اور خود جزیرۃ العرب میں دھنسنا ہوگا

اور تیسری بات یہ ہے کہ یہ ٹوٹنا چونکہ عدن کے قریب سے ہوگا کیونکہ یہ چھلکے کا دراڑ عدن کے پاس سے گزرتا ہے، اور یہ لاوا بھی عدن کے پاس سے نکلے گا، تو چونکہ لاوا بہت گرم ہوتا ہے تو لاوا کے ساتھ بے پناہ آگ بھی نکلے گی ،حضور نے حدیث میں یہی بات کہی ہے کہ عدن کی زمین کے اندر سے یہ آگ نکلے گی

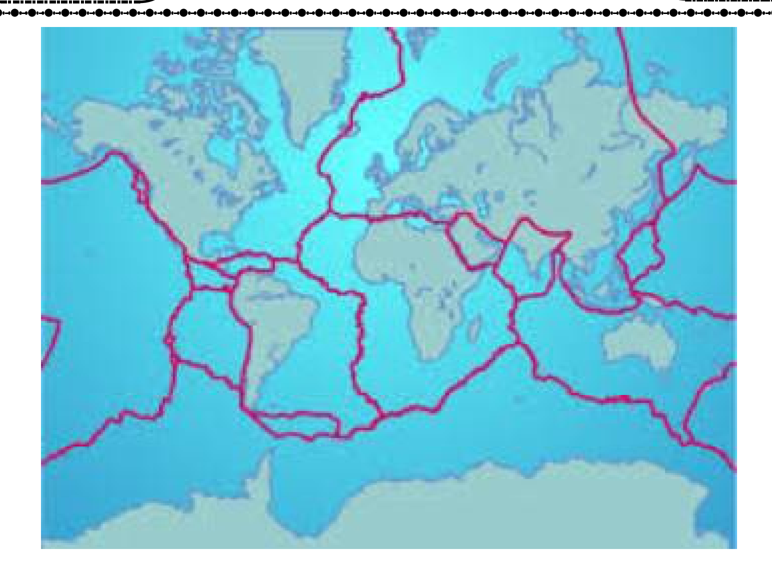
ابھی سائنس یہ کہتی ہے کہ چونکہ جزیرۃ العرب کے چاروں طرف سے چھلکا ٹوٹا ہوا ہے، اور قیامت کے قریب وہاں سے لاوا نکلے گا، اس لئے حضور ﷺ کی تینوں باتیں بالکل ثابت ہوں گی

جب سائنس دانوں نے چھلکے کے نقشے کو دیکھا کہ واقعی یمن اور عدن کے پاس سے گزر رہا ہے تو وہ حیران ہو گئے کہ حضور واقعی نبی تھی جو بات انہوں نے کہی واقعی آج سچی ہو گئی ہے



زمین کا چھلکا 15 جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے، ان میں سے ایک ٹکڑا وہ ہے جس میں سعودی عربیہ کا پورا ملک ہے اس کو arabian plate عربین پلیٹ، کہتے ہیں۔

۔دوسری بات یہ ہے کہ ٹوٹا ہوا حصہ عدن اور یمن کے پاس سے گزر رہا ہے، اس لئے قیامت کے قریب عدن کے پاس سے ہی دھنسے گا، اور زلزلہ آئے گا



اس فوٹو میں دیکھیں کہ زمین کا چھلکا 15 جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے، ان میں سے ایک ٹکڑا سعودی عرب سے بھی گزر رہا ہے، گویا کہ سعودی عرب، چھلکے کے ایک ٹکڑے پر ہے، اس کو [arabian plates] کہتے ہیں

۸۰۔قیامت کے قریب
بے حساب زلزلے ہوں گے

قیامت کے قریب زمین میں بے حساب زلزلے ہوں گے اس کے بارے ارشاد ربانی یہ ہے

۔اذا زلزت الارض زلزالها ، و اخرجت الارض اثقالها۔(سورت الزلزال ۹۹،آیت ۱۔۲)

ترجمہ :جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی،اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی

اس زلزلے کے بارے میں حضور ﷺ کی حدیث یہ ہے

۔عن حذیفه بن اسید الغفاری قال کناقعودا نتحدث فی ظل غرفة لرسول الله ﷺ...... ، و ثلاث خسوف ، خسف بالمغرب و خسف بالمشرق ، و خسف بجزیرة العرب ، و آخر ذالک تخرج نار من الیمن من قعر عدن (، ابوداود شریف، باب امارت الساعۃ ،ص ۶۰۵، نمبر ۴۳۱۱ / ترمذی شریف، باب ما جاء فی الخسف ، ص ۵۰۲،نمبر ۲۱۸۳)

ترجمہ : حذیفہ بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے کمرے کے سائے میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔،اور تین جگہ سے زمین دھنسے گی،مغرب میں زمین دھنسے گی،مغرب میں دھنسے گی،اور جزیرۃ العرب میں دھنسے گی،اور آخری میں یہ ہوگا کہ یمن کے پاس جو مقام عدن ہے اس کی زمین کے نیچے سے آگ نکلے گی۔

سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق گزری کہ قیامت کے قریب جب سورج کا مقناطیس کم ہو جائے گا تو زمین میں خرابی آئے گی ،اور زمین کے چھلکوں میں بے حساب دراڑ پیدا ہو جائے گا،جس کی وجہ سے زمین کے اندر کا لاو بے حساب ا باہر نکلے گا ،اور زمین کے چھلکے کے نیچے بہت زیادہ خلا پیدا ہو جائے گی ،اس خلا پیدا ہونے کی وجہ سے چھلکے کے جو 15 ٹکڑے ہیں وہ نیچے کو دھنسیں گے،اور لاوا کے اندر پہنچ جائیں گے آپ کو پتہ ہے کہ ہم لوگوں کی بستیاں ان چھلکوں کے ٹکڑوں پر بسی ہوئی ہیں ،جب یہ ٹکڑے زمین کے اندر دھنس جائیں گے،تو اسی دھنسنے کا نام زلزلہ ہے،اور چونکہ یہ دھنسنا زمیں کے ہر جگہ سے ہوگا اس لئے ہر جگہ زلزلہ آجائے گا اور بے پناہ زلزلہ ہو جائے گا

اسی کو قرآن کریم نے کہا ہے۔۔اذا زلزت الارض زلزالھا ۔ترجمہ: کہ زمین میں بے حساب زلزلہ آجائے گا،سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے

تفصیل کے لئے پچھلے صفحے کی تصویر دیکھیں

۸۱۔قرآن نے کہا: سمندر کا پانی بہ پڑے گا

نیچے کی دونوں آیتوں میں ہے کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا، کہ سمندر کا پانی انتہائی گرم ہو جائے گا، اور سمندر کا پانی بہہ پڑے گا،

۔وَاِذَاالبِحَارُ فُجِّرَتْ (سورۃ الانفطار ۸۲، آیت ۳)

ترجمہ: اور جب سمندر بہ پڑیں۔

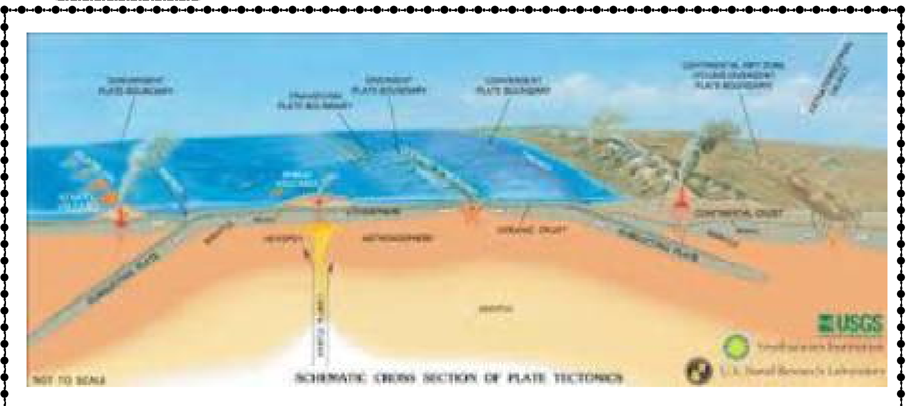
سائنسی تحقیق

لیکن سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ زمین کے چھلکے [plates] ٹوٹے ہوئے ہیں، اور اسکے 15 ٹکڑے ہیں، اور اکثر ٹکڑ ے سمندر کے اندر ہیں، اس لئے اگر ان ٹکڑوں کے اندر سے زمین کے اندر کا لاوا نکلنا شروع ہو جائے تو دونوں باتیں ہوں گی

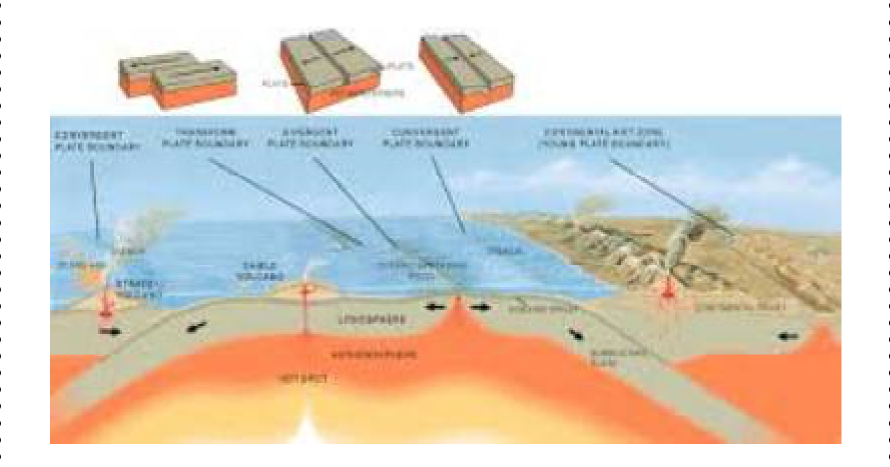
1 ۔ایک تو یہ گرم لاوے کی وجہ سے سمندر کا پانی گرم ہو جائے گا اور کھولنے لگے گا،

2۔اور دوسرا یہ ہے کہ سمندر میں لاوا کا مادہ بہت زیادہ جمع ہو جائے گا تو سمندر بھر جائے گا، جس کی وجہ سے سمندر کا پانی اوپر اٹھ کر باہر بہنے لگے گا، اور قرآن کی یہ بات قیامت سے پہلے ہونا بھی ممکن ہے

سائنس داں قرآن کی اس باریک تحقیق پر حیران ہیں



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کے اندر زمین کا چھلکا ٹوٹا ہوا ہے، اور وہاں زمین کے اندر سے گرم لاوا نکل رہا ہے، قیامت کے قریب مقناطیس کی کمی کی وجہ سے یہ لاوا سمندر میں بہت نکلے گا، جس کی وجہ سے سمندر بھر جائے گا، اور اس کا پانی باہر بہ پڑے گا



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ زمین کا چھلکا ٹوٹ گیا ہے اور سمندر کے اندر سے گرم لاوا نکل رہا ہے

۸۲۔سائنس نے تصدیق کردی کہ سمندر کا پانی گرم ہو جائے گا

قیامت کے قریب سمندر کا پانی انتہائی گرم ہو جائے گا

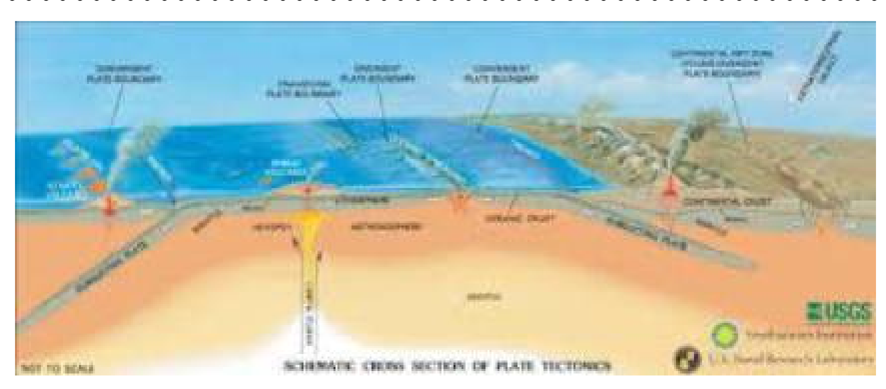
۔و اذا البحار سجرت۔(سورت التکویر ۸۱،آیت ٦)

ترجمہ :اور جب سمندر کو بھڑکایا جائے گا

سائنسی تحقیق

ابھی سائنسی تحقیق گزری زمین کے نیچے آج بھی انتہائی گرم لاوا ہے،اور زمین کے اوپر چھلکا ہے،اور یہ چھلکا پندرہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے اور سمندر اور پہاڑ اسی چھلکے کے اوپر ہیں، قیامت کے قریب سورج کا مقناطیس کم ہوگا تو زمین میں خرابی آئے گی، اور جہاں جہاں سے چھلکا ٹوٹا ہوا ہے، وہاں سے اور بھی ٹوٹ جائے گا،اور وہیں سے اندر کا لاوا نکلے گا، چونکہ یہ ٹوٹا ہوا حصہ سمندر کے نیچے زیادہ ہے اس لئے تمام گرم لاوا سمندر کے اندر سے بھی نکلے گا،اور اس کی وجہ سے سمندر کا پانی انتہائی گرم ہو جائے گا

اس لئے سائنس قرآن کریم کی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ قیامت کے قریب سمندر کا پانی واقعی انتہائی گرم ہو جائے گا



اس فوٹو میں دیکھیں کہ سمندر کے اندر سے گرم لاوا نکل رہا ہے، قیامت کے قریب یہ گرم لاوا بے حساب نکلے گا، اوراس کی وجہ سے سمندر کا پانی انتہائی گرم ہو جائے گا، سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے

۸۳۔قیامت سے پہلے پہاڑ چلائے جائیں گے

پہاڑ چلایا جائے گا اس بارے میں ارشاد ربانی یہ ہے

۔و اذا الجبال سیرت۔(سورت التکویر ۸۱، آیت ۳)

ترجمہ :اور جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا۔

سائنسی تحقیق

جب سورج کا مقناطیس کم ہو جائے گا، تو اس کی وجہ سے زمین کا نظام خراب ہو جائے گا، اور زمین کے اوپر کا چھلکا جو 15 جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے وہاں سے بے پناہ لاوا نکلے گا، جس کی وجہ سے زمین کا یہ چھلکے بھی تنکے کی طرح بہنے لگیں گے، اور چونکہ تمام پہاڑ جو اس وقت نظر آرہے ہیں، یہ سب زمین کے چھلکے کے اوپر ہیں، اس لئے جب چھلکے بہیں گے تو اس کے ساتھ یہ پہاڑ بھی بہنے لگیں گے، اور ایسا لگے گا کہ یہ پہاڑ چل رہے ہیں، اسی کو قرآن کریم میں کہا ہے۔**و اذا الجبال سیرت** ، جب پہاڑ چلائے جائیں گے

۸۴۔قیامت کے قریب ستارے جھڑ جائیں گے

قیامت کر قریب تمام ستارے جھڑ جائیں گے،اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔و اذا الکواب انتثرت ۔(سورت الانفطار۸۲،آیت۲)

ترجمہ :اور جب ستارے جھڑ جائیں گے

سائنسی تحقیق

ابھی بات گزری کہ پہلے آسمان کے نیچے نیچے کھربوں سورج ہیں،اوران سورجوں میں اپنی آگ ہے، اس آگ کی وجہ سے مقناطیس پیدا ہوتا ہے،اوراسی مقناطیس کی کشش سے سارے ستارے اپنے اپنے مدار میں محوگردش ہیں،لیکن قیامت کے قریب یہ گیس جل جل کرختم ہو جائے گا،اس لئے مقناطیس بھی ختم ہو جائے گا،جس کی وجہ سے سارے ستارے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے،اور چور چور ہو جائیں گے،اسی کوقرآن کریم نے کہا ہے،و اذا الکواب انتثرت ۔ترجمہ :اور جب ستارے جھڑ جائیں گے،

سائنس ان تحقیقات پر پہنچی تو حیران ہوگئی



اس فوٹو میں دیکھیں کہ ستارے جھڑ رہے ہیں، اور سب ستارے اس کالے سوراخ میں داخل ہو رہے ہیں، سائنس اس کو[black hole] کہتی ہے



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ ستارے جھڑ رہے ہیں، اور سب ستارے اس کالے سوراخ میں داخل ہو رہے ہیں، سائنس اس کو[black hole] کہتی ہے

۸۵۔ سائنس نے قیامت کی تصدیق کردی

قرآن کریم بار بار بڑی شدت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ یہ زمین اور آسمان ٹوٹ جائیں گے، اور قیامت آجائے گی۔ اور اب سائنس نے بھی اس کی تصدیق کردی ہے

اس کے لئے یہ آیتیں پڑھیں

۔فاذا نفخ فی الصور نفخة واحدة ، و حملت الارض و الجبال فدکتا دکة واحدة ، فیومئذ وقعت الواقعة ، و انشقت السماء فهی یومئذ واهیة ۔(سورت الحاقۃ ۶۹، آیت ۱۳تا۱۶)

ترجمہ: پھر جب ایک ہی دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی، اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا، تو اس دن وہ واقعہ پیش آجائے گا جسے پیش آنا ہے، اور آسمان پھٹ پڑے گا، اور وہ اس دن بالکل بودہ پڑ جائے گا

۔ اِذَالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَالْکَوَاکِبُ انْتَشَرَتْ ،و اذا البحار فجرت، و اذا القبور بعثرت علمت نفس ما قدمت و اخرت،(سورۃ الانفطار ۸۲، آیت ۱۔۵)

ترجمہ: جب آسمان چر جائے گا، اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے، اور جب سمندر کو ابال دیا جائے گا،، اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی، اس وقت ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے ،اور کیا پیچھے چھوڑا ہے

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ آسمان اور زمین ٹوٹ جائیں گے اور قیامت آجائے گی

سائنسی تحقیق

سائنس نے دوربین سے دیکھ کر یہ تحقیق کی ہے کہ سورج میں ہر وقت ہائڈروجن گیس جل رہی ہے
ایک سیکنڈ میں 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) ٹن ہائڈروجن گیس جل جاتی ہے
اور ہر سکینڈ میں سورج کی مقدار 4,000,000 ٹن کم ہو رہی ہے

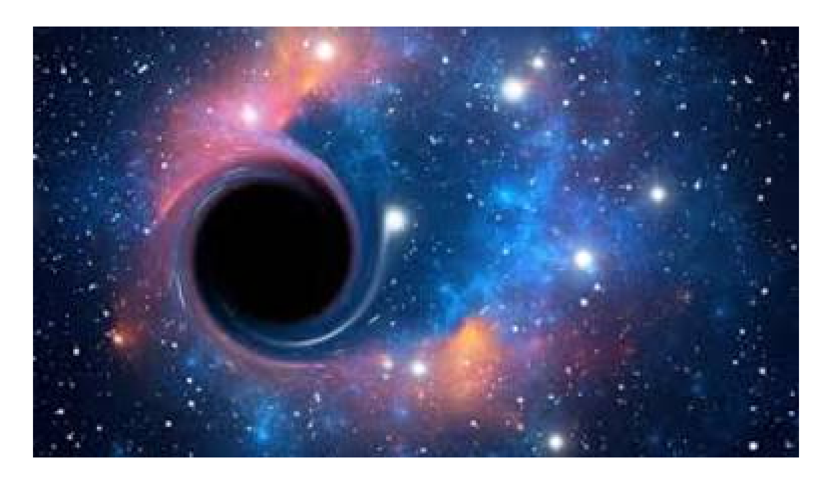
[big crunch] بہت بڑا سکیڑنا ہوگا

یہی حال دوسرے سورج اور دوسرے کہکشاوں کا بھی ہے، اس میں بھی گیس جل رہی ہے، اور ہر سکینڈ کہکشاوں کی مقدار کم ہو رہی ہے، اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ گیس ختم ہو جائے گی، جس کی وجہ اس کی مقناطیس ختم ہو جائے گی، اور تمام ستارے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے، اور ٹوٹ فوٹ جائیں گے، اور قیامت آجائے گی، سائنس اس کو [big crunch] کہتی ہے

انٹرنیٹ پر یہ بھی ہے کہ تقریبا [14 billion years]
14,000,000,000 (چودہ ارب سال کے بعد یہ بیگ کرنچ، یعنی قیامت برپا ہو جائے گی، اور آسمان اور زمین ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے گی، واللہ اعلم بالصواب



اس فوٹو میں بتایا گیا ہے کہ پوری کہکشاں آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے اس لئے ایک وقت آئے گا جب یہ ختم ہو جائے گی، اور ٹوٹ پھوٹ جائے گی، اور قیامت آجائے گی



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ ستارے آہستہ آہستہ، اس بلاک ہول [black hole] میں داخل ہو رہے ہے اور ایک وقت آئے گا تم ستارے ٹوٹ پھوٹ کر اس میں داخل ہو جائیں گے، اور قیامت آجائے گی

۸۶۔ قیامت میں ہاتھ پاؤں بولیں گے

قیامت کے روز ہاتھ اور پاؤں بولیں گے، اس بارے میں ارشاد ربانی ہے

۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَا اَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْ یَکْسِبُوْنَ (سورۃ یٰسین ۳۶، آیت ۶۵)

ترجمہ: آج ہم کافروں کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ بات کریں گے اور پاؤں شہادت دیں گے کہ یہ لوگ کیا کیا کرتے رہتے تھے

دوسری آیت میں ہے۔ حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُ ھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَاَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورۃ حم سجدہ ۴۱ آیت ۲۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ کافر جہنم تک پہنچ ہی جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہاتھ، پاؤں اور کھال کو بولنے کی طاقت دی جائے گی

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں یہی تحقیق تھی کہ صرف زبان بولتی ہے، اس لئے لوگوں کو آیت پر بڑا اشکال تھا کہ قیامت کے دن ہاتھ۔ پاؤں، کھال کیسے باتیں کریں گے، اور اپنے ہی خلاف کیسے گواہی دیں گے

لیکن اللہ جو تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، چودہ سو سال پہلے کہا تھا کہ قیامت میں ہاتھ، پاؤں، اور کھال باتیں کریں گے، اور دنیا کی کی ہوئی تمام باتیں بتائیں گی

سائنسی تحقیق

آج انسان کا بنایا ہوا مبائل فون، اور کمپیوٹر تمام باتوں کو محفوظ رکھتا ہے، وہ بولتا ہے، اور ہزاروں میل تک سنا بھی دیتا ہے، بلکہ اس کا میموری ایسا بنایا ہے کہ کڑوروں چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے، اور جب چاہے اس کو سن لیں، اور دوسروں کو سنا دیں، اور ہزاروں میل تک منتقل بھی کریں

جب ایک انسان کا بنائی ہوئی مشین میں اتنی طاقت ہے جو صرف لوہا اور کرنٹ ہے تو اگر اللہ ہاتھ، پاؤں، اور کھال کو بولنے کا حکم دے تو وہ کیوں نہیں بول سکتے ہیں

سچ یہ ہے کہ یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے، اس لئے جو کچھ اس نے کہا ہے وہ آج چودہ سو سال کے بعد بھی ثابت ہو رہی ہیں، اور دیکھئے آئندہ کیا کیا کرشمہ ظاہر ہوں گے۔

۸۷۔ اللہ پوروے کو جمع کریں گے

پوروے[Finger Print]کو جمع کرنے کے سلسلے میں ارشاد ربانی

.أ یحسب الانسان الن نجمع عظامة o بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلیٰ اَنْ نُّسَوِّی بَنَانَه (سورۃ القیامہ ۷۵،آیت ۴)

ترجمہ: کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے ہم اس کی ہڈیوں کو اکٹھا نہیں کریں گے، کیوں نہیں؟ جب کہ ہمیں اس پر بھی قدرت ہے کہ اس کی انگلیوں پور پور کو ٹھیک ٹھیک بنا دیں گے

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں اس آیت پر اشکال یہ تھا کہ اتنی اہمیت کے ساتھ اللہ نے یہ کیوں کہا کہ ہم انسان کے پوروں کو بالکل درست حالت میں لانے کی قدرت رکھتے ہیں، اس کی کیا ضرورت تھی، پورا تو ایک حقیر چیز ہے

سائنسی تحقیق

پہلے تو یہ تحقیق نہیں تھی، لیکن اس وقت سائنسی تحقیق یہ ہے کہ ہر آدمی کا پورہ بالکل الگ الگ ہوتا ہے، کسی کا پورا کسی سے نہیں ملتا، اللہ کی قدرت یہ ہے کہ قیامت تک کھربوں آدمی آنے والے ہیں لیکن کسی کا پورا کسی سے نہیں ملتا، یہی وجہ ہے کہ اس وقت ہر ایرپورٹ پر نام کے ساتھ دونوں انگوٹھے کا

نشان ضرور اسکرین پر لیتے ہیں، تا کہ انسان کہیں بھی بھاگ جائے تب بھی اس کے پوروے کے ذریعہ اس کو پہچانا جا سکے، اور اس کو تلاش کیا جا سکے، یہ ہے بہت باریک چیز، لیکن اتنا حیرت انگیز ہے، کہ انسانی دنیا اس کے کرشمے سے حیران ہیں

اسی طرح کسی بھی دستاویز پر دستخط کے ساتھ انگوٹھے کا نشان بھی ضرور لیتے ہیں، کیونکہ دستخط میں تو گڑ بڑی ہو سکتی ہے، لیکن انگوٹھے کے نشان میں کوئی گڑ بڑی نہیں ہو سکتی

اللہ تعالی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالی اس کو دوبارہ زندہ نہیں کر پائیں گے، اور حساب بھی نہیں لے پائیں گے، اس لئے اللہ نے اس آیت میں فرمایا کہ پوروا جیسی باریک سے باریک چیز کو بھی میں قیامت میں حاضر کروں گا، اور وہ جیسا دنیا میں تھا دوبارہ ویسا ہی بنا دوں گا، اور اس سے حساب لوں گا، یہ کام میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے

جب سائنس دانوں کو یہ تحقیق ہوئی کہ ہر ایک انسان کا پوروا الگ الگ ہے، اور اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو بھی جمع کروں گا، اور دنیا کی طرح درست کروں گا تو یہ سائنس داں حیران ہو گئے، اور اچھے سائنس داں اس بات پر یقین کرنے لگے یہ کتاب واقعی اللہ کی ہے

ان تینوں پوروں کے فرق کو دیکھیں







پوروے کے تینوں نشانوں کو دیکھیں، تینوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔اس طرح ہر آدمی کے نشانوں میں بہت فرق ہوتا ہے، اور اللہ تعالی اربوں پوروں کو قیامت میں پورا پورا حاظر کریں گے

۸۸۔کھال کو تکلیف کا احساس زیادہ ہوتا ہے

ارشاد ہے۔ ان الذین کفرو بآیاتنا سوف نصلیھم نارا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْ دُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْداً غَیْرَ ھا لِیَذُوْقُوْ الْعَذَابَ (سورۃ النساء۴ آیت ۵۶)

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے، ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے، کہ جب بھی ان کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی تو ہم انہیں ان کے بدلے میں دوسری کھالیں دے دیں گے تا کہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں چونکہ تحقیق نہیں تھی اس آیت پر اشکال یہ تھا کہ خاص طور پر اللہ نے کھال کو بدلنے، اور اس کو عذاب دینے کا ذکر کیوں کیا؟

سائنسی تحقیق

ڈاکٹری تحقیق یہ ہے کہ جسم کے اندرونی حصے کے گوشت میں کوئی زخم ہو تو اس سے آدمی کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے لیکن اگر اتنا ہی زخم کھال میں ہو تو گوشت کی نسبت کھال میں تکلیف کا احساس زیادہ ہوتا ہے، کھال کی رگیں اتنی حساس ہوتیں ہیں کہ وہ تکلیف کے احساس کو بہت جلد دماغ تک پہنچا دیتیں ہیں۔

چونکہ کھال میں تکلیف کا احساس زیادہ ہوتا ہے، اس لئے اللہ نے اس کو خاص طور پر ذکر کیا

۸۹۔ذرہ ذرہ قیامت میں حاضر کیا جائے گا

قیامت میں ذرہ ذرہ حاضر کیا جائے گا،اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (سورة لقمن ۳۱،آیت ۱۶)

ترجمہ: اے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو یا کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر ہو اللہ اسے لے ہی آئے گا بے شک اللہ بڑا باریک بین ہے بڑا باخبر ہے۔

دوسری آیت میں ہے۔و قال الذین کفروا لا تأتینا الساعة ، قل بلی و ربی لتأتینکم عٰلم الغیب ، لا یعزب عنه مثقال ذرة فی السموات و لا فی الارض ولا اصغر من ذالک و لا اکبر الا فی کتاب مبین ۔(سورة سبا ۳۴،آیت ۳)

ترجمہ :اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی ، کہہ دو: کیوں نہیں آئے گی؟ میرے عالم الغیب پروردگار کی قسم! وہ تم پر ضرور آئے گی،کوئی ذرہ برابر چیز اس کی نظر سے دور نہیں ہوتی ، نہ آسمانوں میں ، نہ زمین میں ، اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز ایسی ہے نہ بڑی جو ایک کھلی کتاب،یعنی لوح محفوظ میں درج نہ ہو۔

تیسری آیت میں ہے ۔فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیراً یَّراہ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً یَّراہ (سورة الزلزال ۹۹،آیت ۷۔۸)

ترجمہ: جو ذرہ برابر عمل خیر کرے گا اس کو (قیامت میں) دیکھے گا اور جو ذرہ برابر عمل شر کرے گا اس کو

(قیامت میں) دیکھے گا۔

ان تین آیتوں میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن باریک سے باریک تر چیزوں کو حاضر کیا جائے گا، اور لوگوں کے درمیان ان کو پیش کیا جائے، چاہے وہ جوہر ہو یا عرض ہو

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں فلسفہ والوں نے بحث کی تھی کہ دنیا میں ایک ہے جوہر، یعنی جو چیز دیکھی جاسکتی ہے، سنی جاسکتی ہے، یا چھوئی جاسکتی ہے، ان کو جوہر کہتے ہیں، ان کو تو جمع کیا جاسکتا ہے

دوسرا ہے عرض، یعنی وہ چیز نہ دیکھی جاسکتی ہے، نہ سنی جاسکتی ہے، اور نہ چھوئی جاسکتی ہے، ان کو عرض، کہتے تھے، اس کے بارے میں فلسفہ والوں کا نظریہ یہ تھا کہ اس کو کوئی محفوظ نہیں کرسکتا، اور اعمال کرنا یہ عرض ہے، اس لئے یہ کیا اور فنا ہو گیا، اس لئے اس کو دوبارہ قیامت میں نہیں لاسکتا ہے، یہ محال ہے، ایک زمانے تک لوگوں کا یہی نظریہ رہا ہے

سائنسی تحقیق

اس وقت کا عالم یہ ہے کہ انٹرنیٹ، واٹس اپ، کیمرہ، اور مبائل کے ذریعہ تمام عمل کو، آواز کو، ایکشن کو محفوظ رکھتے ہیں، اور ہزاروں میل تک فضاوں میں پھینک دیتے ہیں، اور دوسرا مبائل اس کو گرفت میں لیتا ہے، اس کو محفوظ رکھتا ہے، دوسروں کو سناتا ہے، اور دوسروں کو منتقل بھی کرتا ہے

کمال یہ ہے کہ اس فضا میں لاکھوں آوازیں ہیں جو اتنے محفوظ ہیں کہ ایک دوسرے کی آواز میں خلط ملط نہیں ہوتیں، بلکہ جتنی تصویریں ہیں وہ بھی خلط ملط نہیں ہوتیں، اس فضا میں یہ اتنا بڑا انظام ہے کہ کوئی

چیز کسی میں گڈ مڈ نہیں ہوتیں، بلکہ وہ محفوظ رہتیں ہیں

جب اس دنیا میں یہ سب محفوظ ہیں تو اللہ اگر یہ کہے کہ میں ان تمام ذروں کو قیامت میں حاضر کروں گا، اور سب کو لاوں گا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے

پچھلے زمانے میں مبائل فون، وٹ شوپ، انٹرنیٹ، اور کیمرے کی ایجاد نہیں تھی اس لئے لوگوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ عمل، آواز، تصویریں، حرکتیں بھی فضا میں محفوظ رہتیں ہیں، اور ایسی محفوظ رہتیں ہیں کہ ایک دوسرے میں خلط ملط بھی نہیں ہوتیں، اس لئے پچھلے زمانے کے لوگوں کو اشکال تھا

لیکن اللہ جو تمام کائنات کا خالق ہے، پہلے ہی قرآن میں اعلان کر کے کہہ دیا تھا کہ سب محفوظ ہیں، اور قیامت میں ان کو حاضر کریں گے

سائنسی تحقیق

پچھلے زمانے میں لوگ کاغذ پر لکھتے تھے، لکھنے کا یہی ایک ذریعہ تھا، میموری [memory] پر لکھنے کا طریقہ نہیں تھا اس لئے لوگ سمجھتے تھے کہ اتنا سارا لکھنے کے لئے اتنا کاغذ کہاں سے لائیں گے، اس لئے کچھ لوگ اس آیت کا انکار کرتے تھے، لیکن جب سے میموری پر لکھنے کا ایجاد ہوا تو لوگ حیران ہو گئے، کیونکہ چھوٹی سی میموری پر اربوں چیزیں لکھ سکتے ہیں، اور ان کو محفوظ کر سکتے ہیں، جب انسان کے بنائے ہوئے میموری کا یہ حال ہے تو اللہ کے بنائے ہوئے کتاب مبین جو میموری سے بھی افضل اور بہتر ہے تو دنیا کی تمام باتیں کیوں نہیں لکھی جا سکتی ہیں

۹۰۔ دنیا کی تمام چیزیں، اور تمام باتیں اللہ کی کتاب میں محفوظ ہیں

زمین و آسمان، اور دنیا میں جتنی چیزیں گزر چکی ہیں، یا ابھی موجود ہیں، یا قیامت تک ہوں گیں، وہ سب چیز اللہ کی کتاب میں محفوظ ہیں، اور قیامت میں ان کو سامنے لایا جائے گا

اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔و عندی مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو، و یعلم ما فی البر و البحر، و ما تسقط من ورقة الا یعلمها و لا حبة فی ظلمات الارض و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین ۔(سورت الانعام ۶، آیت ۵۹)

ترجمہ: اور اسی اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور خشکی اور سمندر میں جو کچھ ہے وہ اس سے واقف ہے، کسی درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا جس کا اسے علم نہ ہو، اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ یا کوئی خشک یا تر چیز ایسی نہیں ہے جو ایک کھلی کتاب میں درج نہ ہو۔

دوسری آیت میں ہے۔ **و ما یعزب عن ربک من مثقال ذرة فی الارض و لا فی السماء و لا اصغر من ذالک و لا اکبر الا فی کتاب مبین۔(سورت یونس ۱۰، آیت ۶۱)**

ترجمہ: اور تمہارے رب سے کوئی ذرہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے، نہ زمین میں نہ آسمان میں نہ اس سے چھوٹی، نہ بڑی، مگر وہ ایک واضح کتاب میں درج ہے۔

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں سب کچھ محفوظ ہیں

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے انٹرنیٹ ایجاد کی ہے، اس انٹرنیٹ کا کمال یہ ہے کہ ہم پوری دنیا والے فون پر جو کچھ بولتے ہیں سب کو محفوظ رکھتا ہے، جو لکھتے ہیں وہ بھی محفوظ رکھتا ہے، جو ایکشن کرتے ہیں اور ویڈیو بناتے ہیں وہ بھی محفوظ رکھتا ہے، ان کے تمام رنگوں کو پورے طور پر محفوظ رکھتا ہے، ہم اس لو مٹا دیں اور ڈیلیڈ کر دیں تب بھی وہ محفوط رکھتا ہے، اور ان کا دعوی یہ ہے کہ ان کو ہزاروں سال کے بعد بھی ہو بہو دیکھاوں گا، اور سناوں گا

جب انسان کا بنایا ہوا انٹرنیٹ اتنا پاورفل ہے کہ سب چیز کو محفوظ رکھتا ہے تو اللہ تمام اعمال کو محفوظ رکھے تو آپ کو کیا اشکال ہے

سائنس کا دعوی یہ بھی ہے کہ پچھلے زمانے کے تمام آواز، اور اعمال اور ایکشن فضا میں محفوظ ہیں، اس لئے ہم ایسی مشین ایجاد کر رہے ہیں کہ پچھلے زمانے کی تمام آواز اور ایکشن کو گرفت میں لے لیں، اور محفوظ کر لیں، پھر ان کو تمام لوگوں کو سنائیں اور تمام لوگوں کو دیکھائیں، اور اس بارے میں وہ کافی پیش رفت کر چکے ہیں

اگر ہماری فضا میں پچھلے زمانے کی تمام آواز محفوظ ہیں، اور تمام ایکشن محفوظ ہیں تو اللہ کی کتاب میں تمام اعمال، اور تمام چیزیں محفوظ ہوں تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ انٹرنیٹ کی وجہ سے پوری دنیا کے اعمال، ایکشن، اور آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں، اور ان کو محفوظ بھی رکھتے ہیں



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ انٹرنیٹ کی جال پوری دنیا پر کیسی پھیلی ہوئی ہے

۹۱۔قیامت میں ہر چیز کا حساب ہوگا

قیامت میں تمام لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا، اس بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

۔فسوف یحاسب حسابا یسیرا ۔(سورت الانشقاق ۸۵، آیت ۸)

ترجمہ :اس سے آسان حساب لیا جائے گا

۔وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ آتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۴۷)

ترجمہ: اور ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے سو کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لا کر حاضر کرینگے اور حساب لینے والے ہم ہی کافی ہیں

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں فلسفہ والوں نے یہ کہا تھا کہ عمل ایک قسم کا عرض ہے، یعنی کیا اور فنا ہوگیا، اس کی بقاء نہیں ہے، اس لئے اس کو نہ تو قیامت میں لایا جائے گا، اور نہ اس کا کوئی وزن ہوگا، اور نہ اس کا حساب ہوگا

پھر دوسری بات یہ ہے کہ کتنے کھرب آدمی ہیں، پھر ان کے اعمال کتنے ہیں، ان تمام چیزوں کا حساب کیسے ہوگا

اس قسم کے کہنے والوں نے عمل کے حساب کا انکار کر دیا تھا

سائنسی تحقیق

ابھی اوپر بتایا کہ انٹرنیٹ، کیمرہ، وٹ شوپ، اور ویڈیو کے ذریعہ سے ہم جو کچھ حرکت کرتے ہیں وہ سب محفوظ کرلیا جاتا ہے، پھران کو فضا میں بھی پھینکتے ہیں، اور دوسرا مبائل اس کو گرفت میں بھی لیتا ہے، اس کو محفوظ کرتا ہے، اور ایک سکنڈ میں ہزاروں آدمیوں کو بھیج دیتا ہے، اور سناتا بھی ہے، اور دیکھاتا بھی ہے، اور کمال کی بات یہ ہے کہ کڑوروں عمل ہونے کے باوجود کسی میں خلط ملط نہیں ہوتا، ابھی پتہ چلا ہے کہ اس فضا میں بھی اتنا مستحکم نظام ہے

جب انٹرنیٹ، اور چھوٹا سا مبائل ایسا کرسکتا ہے، تو اللہ تعالی ان سب کو جمع کر کے وزن کرنے میں اور حساب کرنے پر قادر کیوں نہیں ہیں

گرین وچ کا بہت بڑا کمپیوٹر

مجھے پوری دنیا کے لئے چاند کا حساب کرنا ہوتا ہے، اس لئے مجھے گرین وچ کے ویب سائٹ پر جانا ہوتا ہے، اس کے ویب سائٹ پر ایک بہت بڑا کمپیوٹر لگا ہوا ہے، اس کا کمال یہ ہے کہ کسی جگہ کا طول بلد، اور عرض بلد دیں اور اس جگہ کا نام لکھ دیں، تو اس جگہ کا ایک سو سال کا چاند کا حساب صرف تین سکنڈ میں دے دیتا ہے اس حساب میں ہر ہر دن کے لئے اٹھارہ اٹھارہ باتوں کے حساب ہوتے ہیں، اس طرح ہر ماہ کے لئے تین دن کا حساب دیتا ہے، اور ہر سال کے بارہ مہینے کا حساب دیتا ہے، اس طرح یہ لاکھوں چیزوں کا حساب صرف تین سکنڈ میں دے دیتا ہے، اور ایک منٹ کی بھی غلطی نہیں ہوتی، بلکہ منٹ کے حساب سے وہ صحیح ہوتا ہے

یہ تو ایک چاند کا حساب ہے، ابھی تو لوگوں نے مریخ، زہرہ، اور نہ جانے کتنے کتنے سیاروں کا حساب تین سکنڈ میں کر لینے کے لئے کمپیوٹر تیار کر لئے ہیں، اور اس پر کام کر رہے ہیں

نصیحت

اگر ایک انسان اتنا بڑا بڑا کمپیوٹر تیار کر سکتا ہے جو پوری دنیا کا حساب کر سکے تو اللہ تعالی اپنے خزانہ غیب میں تمام انسانوں کے اعمال کے حساب کرنے کے لئے کمپیوٹر جیسی چیز تیار کر لئے ہوں تو ہم اور آپ کو کیوں اشکال ہوگا

پچھلے زمانے میں اس کی تحقیق نہیں تھی اس لئے لوگ انکار کر دیتے تھے، اس وقت خود انسان نے ایسی ایسی مشینیں تیار کر لی ہیں کہ عقل حیران ہے، اور اللہ کے کلام پر اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں ہے

اور چونکہ یہ چودہ سو سال پہلے قرآن نے دی ہے اس لئے ہر آدمی کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے، اس میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہے،

۹۲۔قیامت میں تمام انسانوں کے اعمال وزن کئے جائیں گے

۔وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ آتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (سورۃ الانبیاء۲۱،آیت ۴۷)

ترجمہ:اور ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گےسو کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لا کر حاضر کرینگے اور حساب لینے والے ہم ہی کافی ہیں

اس پر اشکال یہ تھا

پچھلے زمانے میں فلسفہ والوں نے یہ کہا تھا کہ عمل ایک قسم کا عرض ہے،یعنی کیا اور فنا ہو گیا،اس کی بقاءنہیں ہے،اس لئے اس کو نہ تو قیامت میں لایا جائے گا،اور نہ اس کا کوئی وزن ہوگا

اس قسم کے کہنے والوں نے اعمال کے وزن ہونے کا انکار کر دیا تھا

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے اتنی ترقی کی ہے کہ فضا میں جو انٹرنیٹ کا ویب ہے،جس کے ذریعہ مبائل چلتا ہے، انٹرنیٹ چلتا ہے،پچھلے زمانے کے اعتبار سے یہ بالکل عرض ہے،اس کو بھی ناپا ہے،اور اس کا بھی وزن

کرتے ہیں کہ، حالانکہ یہ ویب نظر نہیں آتا، ہاتھوں سے چھو نہیں سکتے ، بلکہ جسم سے محسوس بھی نہیں کر سکتے ،صرف انٹرنیٹ ہو تب ہی اس کی مشین پتہ لگاتی ہے کہ یہاں ویب ہے یا نہیں ہے اور ہے تو کتنی ہے،اس کے باوجود اتنی باریک باریک چیز کو وزن کرتے ہیں،اور پتہ لگاتے ہیں کہ یہ کتنا ہے

یہ بھی یاد رہے کہ ہر چیز کے ناپنے کا آلہ الگ الگ ہوتا ہے، بخار ناپنے کا آلہ الگ ہے، ہوا ناپنے کا االہ الگ ہے،اور ویب ناپنے کا آلہ الگ ہے، روشنی،اور آواز ناپنے کا آلہ الگ الگ ہیں

اس لئے اگر خداوند قدوس نے اعمال ناپنے کے لئے اپنے اندازے سے آلہ بنیا ہو جس کو وہ سمجھانے کے لئے ترازوں ، کہتے ہیں تو ،اور قیامت میں اس سے انسانوں کے اعمال ناپے،اور اس کی وجہ سے ثواب دے، یا عذاب دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے



اس فوٹو میں دیکھیں کہ کس طرح ویب پوری دنیا میں پھیلتا ہے،اور آواز کو اور انٹرنیٹ کو اپنی گرفت میں لیکر ان کو محفوظ کرتا ہے

۹۳۔قیامت میں اپنے اپنے اعمال کو دیکھیں گے

قیامت میں اپنے اپنے خیر اور شر اعمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، اس کے لئے ارشاد ربانی یہ ہے

۔ **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یراہ ، و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یراہ** ۔(سورت الزلزال ۹۹، آیت ۷۔۸)

ترجمہ : چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا، اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا

قرآن نے جب اس بات کا اعلان کیا کہ قیامت میں وہ اپنے اپنے اعمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا تو پچھلے زمانے کے فلسفی لوگوں نے بڑا اعتراض کیا کہ اعمال تو عرض ہے، یعنی کوئی جسم نہیں ہے، اور کسی جسم والی چیز کو آنکھ دیکھ سکتی ہے، ایسی چیز جس کا کوئی جسم نہ ہو، رنگ نہ ہو، خوشبو نہ ہو، اس کو آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے، اس لئے نعوذ باللہ، یہ آیت غلط ہے، اور اس غلطی پر بہت زور لگایا، یہاں تک کچھ مفسرین اس آیت کی تاویل کرنے پر مجبور ہوئے، کہ اعمال کو جسم دیا جائے گا پھر اس کو انسان دیکھ سکیں گے

سائنسی تحقیق

ابھی سائنس نے مبائل فون ایجاد کی ہے، اور اس میں واٹس اپ ہے، اس واٹس اپ کا کام یہ ہے کہ فضا میں جو ویب ہے، اور اس میں جو کروڑوں تصویریں پھیلی ہوئی ہیں، اور لوگوں کے ناچ گانے پھیلے ہوئے ہیں، ان کی حرکتیں ، اور ایکشن پھیلی ہوئی ہیں ، ان کو اپنے اندر محفوظ کرتا ہے ، پھر ان تصویروں کو ناظرین کو دکھلاتا ہے، اس کے تمام رنگوں کو دکھلاتا ہے، اس کی آواز کو سناتا ہے، لوگوں کے ایکشن کو بھی ہو بہو دکھلاتا ہے، اس میں کوئی کمی نہیں کرتا، اور یہ سب اعمال ہیں

جب ایک واٹس اپ سارے اعمال کو محفوظ کرتا ہے، اور اس کو لوگوں کو دکھلاتا ہے، اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا تو یہ بتائے کہ اللہ کے لئے کیا بعید ہے کہ انسان کے اعمال کو محفوظ رکھے، اور کل قیامت کے دن اسی اعمال کو دکھلائے، اور اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو

جب سائنس داں اس نکتے پر پہنچے تو وہ حیران ہو گئے کہ واقعی جب واٹس اپ اعمال کو محفوظ کر سکتا ہے، اور لوگوں کو دکھلا سکتا ہے تو اللہ کیوں نہیں دکھلا سکتا، اور آیت کی سچائی پر حیران ہو گئے

۹۴۔کائنات میں پھر دھواں ہوگا

قرآن کریم کا اعلان ہے کہ قیامت کے قریب آسمان میں دھواں ہو جائے گا

اس کے لئے یہ آیت دیکھیں

۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ الدخان ۴۴، آیت ۱۰)

ترجمہ: اس لئے اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک واضح دھواں لیکر نمودار ہوگا

سائنسی تحقیق

ابھی یہ گزرا کہ

ایک سیکنڈ میں 600,000,000 (ساٹھ کروڑ) ٹن ہائڈروجن گیس جل جاتی ہے

اور ہر سیکنڈ میں سورج کی مقدار 4,000,000 ٹن کم ہو رہی ہے

اس لئے جب، big crunch، ہوگا یعنی سب کچھ جل کر ختم ہو جائے گا تو اس وقت آسمان میں دھواں ہوگا، اس لئے سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب کہ آسمان میں دھواں ہوگا



اس فوٹو میں دیکھیں کہ کس طرح قیامت کے قریب آسمان میں پھر دھواں ہوگا



اس فوٹو میں بھی دیکھیں کہ قیامت کے قریب آسمان میں کتنا دھواں ہوگا

۹۵۔قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا

نیچے والی حدیث میں حضور فرماتے ہیں کہ سورج عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے،اور ہر آن آگے چلنے کی اللہ سے اجازت مانگتا ہے ،اور دوسری بات فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس کے لئے یہ حدیث دیکھیں

۔عن ابی ذرؓ قال النبی ﷺ لابی ذر حین غربت الشمس ، أتدری این تذهب ؟ قلت : الله و رسوله اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستأذن فیؤذن لها و یوشک ان تسجد فلا یقبل منها و تستأذن فلا یوذن لها فیقال لها ارجعی من حیث جئت، فتطلع من مغربها، فذالک قوله تعالی،.وَالشَّمْسَ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا، ذالک تقدیر العزیز العلیم . (سورۃ یٰسین ۳۶،آیت ۳۸)(بخاری شریف، کتاب بدء الخلق ،باب صفة الشّمس والقمر،ص ۵۳۴،نمبر ۳۱۹۹)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں، کہ جب سورج ڈوب رہا تھا تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، ابوذر تمہیں پتہ ہے کہ سورج کہاں جا رہا ہے، میں نے کہا کہ اللہ اور انکے رسول جانتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ عرش کے نیچے اللہ کو سجدہ کرتا ہے،اور آگے چلنے کی اجازت مانگتا ہے،تو اس کو اجازت مل جاتی ہے،ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ سورج سجدہ کرے گا،اور اس کا سجدہ قبول نہیں کیا جائے گا،وہ آگے چلنے کی اجازت مانگے گا تو اس کو اجازت نہیں دی جائے گی،اس کو کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے

وہاں واپس لوٹو ، اس وقت وہ مغرب سے نکلنے گا ، ، پھر دلیل کے طور پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ [وَالشَّمْس، الخ] ترجمہ:اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جار ہا ہے ، یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل ہے۔

یہاں سورج کے سجدے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ آنسان کی طرح سجدہ کرتا ہے، بلکہ سورج کے سجدے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے امر کے سامنے جھکا ہوا ہے، اور ہر وقت جھکا ہوا ہے،

اور ہر وقت آگے چلنے میں اللہ کے امر کا محتاج ہے، لیکن قیامت کے قریب آگے چلنے کا حکم نہیں ہوگا، بلکہ پیچھے مڑنے کا حکم ہوگا، اور وہ پیچھے مڑے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا

سائنسی تحقیق

ابھی پیچھے گزرا کہ سورج کی گیس کم ہوتی جارہی ہے، اس لئے جب گیس ختم ہوگی تو آگے چلنا بند ہو جائے گا، اور قاعدہ یہ ہے کہ کوئی معلق پہیا تیزی سے گھوم رہا ہو، اور جب اچانک گھومنا بند ہوجائے تو وہ الٹا گھومنے لگتا ہے، اور تھوڑی دیر الٹا ہی گھومتا رہتا ہے، ٹھیک اسی طرح سورج تیزی سے گھوم رہا ہے، جب اس کا ایندھن ختم ہوجائے گا تو وہ تھوڑی دیر کے لئے الٹا گھومے گا، اور ہوگا یہ کہ ابھی سورج مشرق سے نکل رہا ہے، قیامت کے قریب وہ الٹا گھومے گا اور مغرب سے نکلے گا

پچھلے زمانے میں لوگوں کو بڑا شک تھا کہ ایسا کیسے ہوگا کہ سورج مغرب سے نکلے گا

لیکن سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حضور کی پیشین گوئی کے مطابق مغرب سے سورج نکلے گا ،لیکن یہ تھوڑی دیر ہوگا، اس کے بعد قیامت آجائے گی، یہی وہ وقت ہوگا جب سورج بے نور ہوجائے گا

تمت بالخیر

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسوله الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین

احقر ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

مانچسٹر، انگلینڈ

۶/۷/ ۲۰۱۹ء

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

E samiruddinqasmi@gmail.com

Mobile (00 44) 07459131157

website samiruddinbooks.co.uk